نوائے افغان جہاد

شوال ۱۴۳۶ھ اگست 2015ء

عالی قدر امیر المؤمنین مُلّا محمّد عُمر مجاھد رحمہ اللہ

دلیلِ راہ بن کے جو ستارۂ سحر رہا
بجھا تو روشنی کی کائنات دل میں بھر گیا

نصائح
صاحب سر النبی ؑ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے

حضرت ابوطفیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اے لوگو! اور لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا تو کیا تم لوگ زندوں میں سے مردہ کے بارے میں نہیں پوچھتے؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، انہوں نے لوگوں کو گمراہی سے ہدایت کی طرف اور کفر سے ایمان کی طرف بلایا، پھر جس کا مقدر اچھا تھا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کرلیا اور جو لوگ مردہ تھے وہ حق کو قبول کر کے زندہ ہوگئے اور جو زندہ تھے وہ باطل پر چلتے رہنے کی وجہ سے مردہ ہوگئے...... پھر (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے) نبوت چلی گئی، پھر نبوت کے نہج پر خلافت آگئی، اب اس کے بعد ظلم والی بادشاہت ہوگی۔ جو ان کے ظلم پر دل، زبان اور ہاتھ سے انکار کرے گا تو وہ پورے حق پر عمل کرنے والا ہوگا اور جو ہاتھ کو روک لے گا اور صرف دل اور زبان سے انکار کرے گا وہ حق کے ایک حصہ کو چھوڑنے والا ہوگا اور جو ہاتھ اور زبان کو روک لے گا اور صرف دل سے انکار کرے گا وہ حق کے دو حصوں کو چھوڑنے والا ہوگا اور جو دل سے بھی انکار نہیں کرے گا وہ انسان زندوں میں سے مردہ ہے“۔

[ابونعیم فی الحلیۃ: ج۱ص ۲۷۴]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۱۰، شمارہ نمبر ۸

شوال ۱۴۳۶ھ اگست 2015ء

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کوئی شخص حصولِ غنیمت کیلئے جہاد کرتا ہے، اور کوئی شخص ناموری کی غرض سے جہاد کرتا ہے، اور کوئی شخص اپنی بہادری دکھانے کیلئے لڑتا ہے، تو فی سبیل اللہ مجاہد کون ہے، فرمایا، وہ شخص جو محض اس لئے لڑئے کہ اللہ کا بول بالا ہو جائے، تو دراصل وہی شخص مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔

(بخاری)

اس شمارے میں
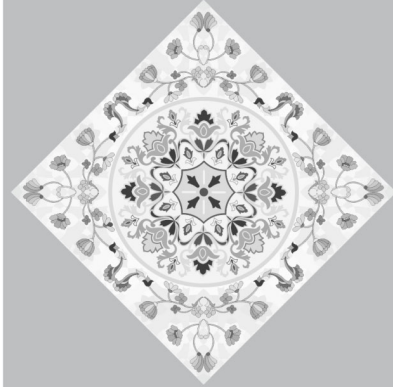
تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

nawaeafghan@yandex.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

NawaiAfghan.blogspot.com
NawaeAfghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیرووں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اُفق پہ اُس کو ڈھونڈنا وہ دن کا پہلا پہر تھا!

یہ قرنِ اول کی بات نہیں بلکہ صرف ڈیڑھ دہائی پہلے پیش آنے والی حقیقت ہے، جی ہاں! صرف پندرہ سال پہلے اللہ کے ایک چنیدہ بندے نے قرون صحابہؓ کی یادیں تازہ کرتے ہوئے پورے عالمی کفر کو چیلنج کیا تھا کہ ''ہمارے سامنے دو وعدے ہیں، ایک امریکہ کا وعدہ اور ایک اللہ رب العزت کا وعدہ ہے......ہم دیکھیں گے کہ کس کا وعدہ سچا ہے''......اپنے سچے رب کے سچے وعدوں پر یقین کرنے والا اور ان وعدوں کو نا صرف اپنی آنکھوں کے سامنے ایفاء ہوتا دیکھنے بلکہ دنیا بھر کے اصحاب بصیرت و بصارت کو ''الٰہی وعدوں پر یقین کے نتائج'' کا سبق دے کر وہ بندۂ مومن اپنے مالک کے دربار میں حاضر ہو گیا......قائم و دائم ذات، حی لا یموت ہستی صرف ایک ہے اور ہمیشہ کا دوام بھی اُسے ہی سزاوار ہے، ابدی قیام بھی اُسی کی شان اور اُسی ایک ہی کا خاصہ ہے......باقی تو سب کچھ فنا ہونے والا ہے، لیکن ان 'فنا ہونے والوں' میں سے بھی چند ایسے نیک بخت اور خوش قسمت ہوتے ہیں جنہیں اُن کا مالک زمانوں کا امام بناتا ہے اور جن کے اخلاص واستقامت کو صدیوں تک روشن رہنے والی مثالوں اور یاد رکھے جانے والے استعاروں میں بدل دیتا ہے......امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ ایسے ہی رجال اللہ میں سے تھے! اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کسی زمانے میں بھی بانجھ نہیں ہوئی......'السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ' کے متعلق یہ تو فرمایا گیا کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ' لیکن متاخرین میں سے قلتِ تعداد میں ہونے کے باوجود یہ 'المقربون' ہر زمانے اور ہر دور میں موجود رہتے ہیں......آج کے دور میں اگر کسی کو اس 'گروہ مقربین' کا سردار کہا جاسکتا ہے تو وہ امیر المومنین رحمہ اللہ کے علاوہ بھلا اور کون ہوسکتا ہے!!!

بے شک آپ جئے تو ایمان، توکل، غیرت دینی اور استقلال کا ہمالہ بن کر جئے اور اس دنیا سے رخصت ہوئے تو اہل ایمان کی قیادت کا حق ادا کرتے ہوئے رخصت ہوئے......رب رحمٰن کے وعدے سچے ثابت ہوئے! امریکہ اور صلیبی اتحاد، منافقین اور مرتدین کے ٹولے امیر المومنین رحمہ اللہ کی گرد کو بھی نہ پاسکے! خلاؤں میں بیٹھ کر زمین پر رینگتی چیونٹیوں تک کی ''نگرانی'' کے دعوے دار ڈیڑھ دہائی تک سر پٹختے رہے اور اُن کی ''ترقی یافتگی'' اُنہی کے سروں پر خاک ڈالتی رہی!!!

کہنا سننا اور لکھنا پڑھنا آسان ہے لیکن تصور کیجیے کہ جب کفر کے اندھیرے امت مسلمہ پر مسلط کرنے کے لیے اور امت جلیلہ کو ہمیشہ کے لیے زیر دست و زیر نگیں بنانے کے لیے تاریخِ انسانی کی سب سے مہیب جنگی طاقت ''This is Crusade'' کے نعرے لگاتی ہوئی سرزمینِ افغانستان پر حملہ آور ہوئی تھی تو کیا منظر نامہ تھا! ایٹمی طاقت کے حامل ہونے پر سینے پھلانے والے تھر تھر کانپنے لگے اور تیل کی دولت سے خزانۂ قارون جیسے انبار لگانے والے بالکل ہی دُبک گئے اور سٹھیا اور گڑبڑا کر 'إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ' کہتے ہوئے صلیبی لشکروں کے ہی دست و بازو بن گئے! ایسے میں بوسیدہ چادر اوڑھے، ٹوٹی چپل پہنے اور لمبی قندھاری قمیص زیب تن کیے ہوئے ایک مردِ مجاہد اور ایک قافلہ سالار اپنے چند ہزار ساتھیوں سمیت للکارا: كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ! پھر تاریخ کا ایک عجیب اور اچھوتا معرکہ شروع ہوتا ہے! جہاں ''سب کچھ'' اُن کے پاس تھا جو 'مالکِ کُل' کے انکاری اور باغی تھے......اور 'مالک الملک' اُن کے ساتھ تھا جو ہر جانب سے گھیرے میں تھے، تہی دامن اور بے سرو سامان تھے! لیکن جب رب کی معیت حاصل ہو تو گھیرنے والوں کی گت بنانا کیا مشکل ہوتا ہے اور جب اُسی کی مدد و نصرت' آس و امید کا محور ہو تو تہی دامنی کے باوجود متحدہ کفر کا ٹیٹوا دبانا کیا دشوار رہتا ہے......پھر سمجھ آتی ہے کہ یہ کیا کہا گیا کہ ''میں اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور میں اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے!!!'' پھر جدید ترین جنگی ٹیکنالوجی کو مات دیتے ہوئے الٰہی وعدوں پر تیقن و ایمان بڑھتا ہے کہ ''سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ'......

یہ جمع ہو کر اور اسلام کو مٹانے کا عزم لے کر آنے والے اور بالآخر پیٹھ پھیر کر بھاگ جانے والے آج جشن منا رہے ہیں! امیر المومنین کی رحلت پر خوشی سے نہال ہو رہے ہیں! نت نئی سازشوں اور مکر و فریب میں مصروف ہیں......ہم کہتے ہیں کہ الْقَلْبُ يَحْزَنُ وَالْعَيْنُ تَدْمَعُ ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يُرْضِي الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ! اس سب کے باوجود ہماری نظر ہمارے رب کی طرف ہی ہے! اے اللہ! آپ تو ہم سے راضی ہیں نا؟ گواہ رہیے! ہم آپ کی رضا میں راضی باش کھڑے ہیں! آپ کی رضا میں راضی ہیں!......اللہ تعالیٰ روزِ محشر اس قافلہ جہاد کے قائدین اور راہیوں کو دیکھ کر مسکرائیں تو حزن وملال کے آثار تک کافور ہو جائیں گے! ان شاء اللہ، رب کا فضل شامل حال رہا تو ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جام لنڈھائیں گے تو سارے غم ڈھل جائیں گے!

لہٰذا اے مجاہدین فی سبیل اللہ! ایام الحزن ان شاء اللہ عنقریب ایام البرکۃ والعظمۃ میں تبدیل ہو جائیں گے، اور آپ کھلی آنکھوں سے اللہ کی نعمتوں، رحمتوں اور نصرتوں کا ظہور ہوتا دیکھیں گے! اس لیے متحد اور یکجان رہیے! ایمان، توکل، صبر، عزم، ہمت، حوصلہ اور پامردی سے کفر کے لشکروں کو کاٹتے ہوئے بڑھتے رہیں اُن جنتوں کی طرف جن کا وعدہ ربِّ دو جہاں نے کیا ہے اور جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس انعقاد ہے، جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاکیزہ جماعت شریک مجلس ہے اور جہاں شیخ عبداللہ عزام، شیخ زرقاوی، محسن امت شیخ اسامہ، شیخ ناصر وحیشی، شیخ ابی زبیر رحمھم اللہ اور امت مسلمہ کو اندھیروں کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر فتح و نصرت کے دروازوں پر چھوڑ کر جانے والے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ بھی موجود ہیں! بے دلی، مایوسی، ناامیدی، قنوطیت اور پژمردگی کو قریب بھی نہ پھٹکنے دیں! اپنے رب کا شکر ادا کریں گے تو عنایت وعطا کی مزید بارشیں ہوں گی! ہم رب تعالیٰ کے حکم پر اُسی کی توفیق سے جب جب اور جہاں جہاں اُس کے دین کے لیے نکلے تو کیا پیارے مالک نے ہمیں تنہا چھوڑا؟ کیا اُس کی مدد و نصرت ہمارے ہمراہ نہیں رہی؟ ہمارے عزیز از جان قائدین اور بہت ہی پیارے ساتھیوں کو شہادت کی نعمت سے سرفراز کرنے والے رب نے ہمیں یوں ہی بے آسرا و بے سہارا چھوڑ دیا؟ کیا کفر کامیاب ہوا؟ کیا جہاد کے کاررواں رک گئے؟ کیا منافقین و مرتدین اپنے نظاموں کو مضبوط سے مضبوط ہوتا دیکھ کر چین و سکون کی نیند لے رہے ہیں یا پوری دنیا میں قائم اس فسادی اور ابلیسی نظام کے تار و پود بکھرتے دیکھ کر باؤلے ہوئے پھرتے اور جھنجھلاہٹ و پاگل پن کی آخری حدوں کو چھو رہے ہیں؟ سو دل گرفتگی کی کیفیت' شکستگی میں نہ بدلے بلکہ رب سے تعلق میں بڑھوتری کا سبب بنے تو یہی اصل کامیابی ہے!

اے ہمارے محبوب مسلمان بھائیو! اپنے سروں پر مسلط کفر کے چاکروں، یہود و نصاریٰ کے محافظوں اور اللہ کے باغیوں طاغیوں سے بغاوت اور برأت کی روش کو عام کیجیے اور یہ دیکھئے! یہ رہے آپ کے حقیقی محسنین اور یہ رہی اُن کی قیادت! ایسی قیادت جس نے اپنے ترکے میں مال و منال نہیں چھوڑا، جنہوں نے وراثت میں کروڑوں اربوں ڈالر، ایکڑوں اور مربعوں پر محیط محلات اور سامانِ تعیش سے بھرے قصر نہیں چھوڑے...... بلکہ اُنہوں نے منظم، مربوط، نظامِ کفر کو بدترین انجام سے دوچار کرنے کا عزم رکھنے والی ایک مضبوط جہادی تحریک چھوڑی ہے......اپنے ان محسنین کی قدر کیجیے! یہ امت کے ابطال ہیں، یہ امت کے بیٹے ہیں، یہ فی زمانہ رجال اللہ ہیں! یہ فی الاصل امت کی قیادت ہیں...... یہ آپ کے خادم ہیں، یہی امت کے محافظ ہیں، یہی امت کے غم خوار و غم گسار ہیں......انہی کے دم قدم میں اللہ تعالیٰ نے وہ برکتیں رکھ دیں کہ آج اس امت کو عروج وتمکنت کی منزلوں کے راستے پر ڈال کر رب کے حضور حاضر ہو رہے ہیں!!! ان کی قدر کیجیے، ان کا مقام پہچانئے، ان کی اطاعت میں آجائیے، انہیں اپنا مقتدیٰ اور رہ نما بنائیے! ربِ دو جہاں' دونوں جہانوں کی ذلت، پسماندگی اور اِدبار سے نکال کر آپ کو عزت، رفعت اور عروج کے راستے پر گامزن فرما دیں گے!!! آخر میں امیر المومنین رحمہ اللہ کے لیے دست دعا اٹھائیے اور رب کریم کے حضور اُن کے لیے گڑگڑا کر التجائیں کریں کہ بے شک یہ امت کے ذمہ اپنے محسن کا حق ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّه' سِيْفٌ مِنْ سَيُوْفِكَ، بَطَلٌ مِنْ اَبْطَالِكَ اَغْفِرْلَه' وَارْحَمْه' اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، آمين۔

اسلامی جہاد کا ناقابلِ تسخیر سامان.....صبر، تقویٰ اور نماز

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دنیا اپنے حریف پر غلبہ پانے کے لیے طرح طرح کے سامان اور تدبیریں کرتی ہے اور اس سائنس کی ترقی کے زمانہ میں تو ان سامانوں اور تدبیروں کی حد نہیں رہی۔ اسلام بھی ضروری مادّی تدبیریں اور سامانِ جنگ جمع کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مادی سامان و تدابیر میں مسلمانوں کو دوسری قوموں سے کوئی امتیاز حاصل ہے نہ ہوسکتا ہے بلکہ عادتاً غیر مسلموں کی ساری توانائی اور سارا زور چونکہ ان ہی مادی تدابیر میں صرف ہوتا ہے اس لیے وہ اس معاملہ میں مسلمانوں سے ہمیشہ زیادہ ہی رہیں گے اور تاریخ کے ہر دور میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ البتہ مسلمانوں کے پاس ایک ایسی قوت ہے جو ناقابلِ تسخیر رہی ہے، اور دوسری قومیں اس سے عاجز ہیں۔ وہ ہے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور غیبی امداد۔ قرآن کریم نے اس تائید ربانی کے حاصل ہونے کی کچھ شرطیں رکھی ہیں۔ جب بھی مسلمان ان شرطوں کو پورا کرلیں تو اللہ تعالیٰ کی نصرت و امداد آتی ہے اور تھوڑی تعداد اور تھوڑے سامان کو بڑی سے بڑی تعداد اور جنگی سامانوں پر غالب کردکھاتی ہے۔ اور جب مسلمان خود ان شرائط کو پورا کرنے میں سستی اور غفلت کریں تو پھر اس امداد و نصرت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وعدہ نہیں۔ ایسی حالت میں ہمیں اپنے آپ کو اس کا مستحق نہیں سمجھنا چاہیے، یہ دوسری بات ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے مسلمانوں کے ضعف پر رحم فرمائیں۔ امدادِ الٰہی کے لیے وہ شرطیں کیا ہیں، قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت میں دیکھیے:

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُواْ اسْتَعِینُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِینَ (البقرة:۱۵۳)

''اے ایمان والو! مدد مانگو اللہ سے صبر اور نماز کے ذریعہ''۔

وَلَـكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِیِّینَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِی الْقُرْبَى وَالْیَتَامَى وَالْمَسَاكِینَ وَابْنَ السَّبِیلِ وَالسَّآئِلِینَ وَفِی الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُواْ وَالصَّابِرِینَ فِی الْبَأْسَاء والضَّرَّاء وَحِینَ الْبَأْسِ أُولَـئِكَ الَّذِینَ صَدَقُوا وَأُولَـئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (البقرة: ۱۷۷)

''نیکو کار وہ لوگ ہیں اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے ہیں''۔

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْراً وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِینَ (البقرة: ۲۵۰)

''(جہاد میں نکلنے والوں نے کہا) اے پروردگار عطا کردے ہم کو صبر اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کی قوم کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما''۔

وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لاَ یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْئاً (ال عمران: ۱۲۰)

''اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی کوئی جنگی تدبیر تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی''۔

إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَیَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَـذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلافٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُسَوِّمِینَ (ال عمران: ۱۲۵)

''بلاشبہ اگر تم نے صبر اور تقویٰ اختیار کیا اور دشمن فوراً ہی تم پر ٹوٹ پڑے تو تمہارا پروردگار، پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا''۔

وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الأُمُورِ (ال عمران: ۱۸۶)

''اور اگر تم نے صبر اور تقویٰ اختیار کیا تو یہی ہمت کے کام ہیں''۔

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (ال عمران: ۲۰۰)

''اے ایمان والو! صبر کرو، یعنی ثابت قدم رہو اور دوسروں کو بھی ثابت قدم رکھو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح و کامیابی حاصل کرو''۔

قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِینُوا بِاللّهِ وَاصْبِرُواْ إِنَّ الأَرْضَ لِلّهِ یُورِثُهَا مَن یَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِینَ (الاعراف: ۱۲۸)

''موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو، بلاشبہ زمین اللہ ہی کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنادے اور انجام کار' کامیابی تقویٰ شعار لوگوں کی ہی ہے''۔

(بقیہ صفحہ ۹ پر)

ولربک فاصبر

شیخ مصطفیٰ ابوالیزید رحمہ اللہ

صبر کی تعریف:

لغوی طور پر صبر کے معنی ''روک لینا'' ہے اور اصطلاحی طور پر صبر کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں جن میں جامع ترین تعریف یہ ہے کہ

الصبر علی اوامر الله والصبر عن معاصی الله والصبر علی الشدائد و البلیات

''اللہ کے احکام پر صبر کرنا، اللہ کی نافرمانیوں سے صبر کرنا اور سختیوں و مصائب پر صبر کرنا''۔

علاوہ ازیں جنید بن محمدؒ سے صبر کے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے فرمایا:

تجرع المرارة من غیر تعبّس

''زندگی کے تلخ گھونٹ تیوری چڑھائے بغیر پی جا''۔

صبر کی اہمیت:

ا)صبر ' جنت میں داخلے کی اہم شرط ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّهُ الَّذِينَ جَاهَدُواْ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ(آل عمران: ۱۴۲)

''کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم (سیدھے) جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون لوگ اس کی راہ میں جانیں لڑانے والے اور صبر کرنے والے ہیں''۔

ب)مددونصرت کی شرط:

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

بَلَى إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَـذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلافٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُسَوِّمِينَ(آل عمران: ۱۲۵)

''کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور دشمن اپنے اسی جوش سے تم پر چڑھ آئے تو اسی لمحے تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جن کے خاص نشان لگے ہوں گے''۔

ج)صبر کے ذریعے امامت فی الدین کا حصول:

اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ (السجدة/۲۴)

''اور جب انہوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے کچھ ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے راہ نمائی کرتے تھے اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے''۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ صبر اور یقین کے بغیر امامت فی الدین کا حصول ناممکن ہے۔

د)صبر ' اللّٰہ کی معیت کا ذریعہ:

اللہ مالک الملک کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ(البقرة: ۱۵۳)

''اے ایمان والو! تم صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کی معیت دو معنوں میں استعمال ہوئی ہے۔ ایک معیت عامہ ہے جو تمام مخلوق کو حاصل ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے علم وقدرت کے اعتبار سے تمام مخلوق کے ساتھ ہے۔ اور دوسری معیت خاصہ ہے جو صرف متقین و محسنین اور صابرین کے ساتھ خاص ہے یعنی اللہ کی خاص مدد و نصرت اور الطاف و عنایت انہیں حاصل ہوتی ہے۔ نیز اس آیت کریمہ میں اللہ کی مدد حاصل کرنے کے لیے صبر کے علاوہ نماز کی طرف توجہ دلائی گئی کیونکہ درحقیقت انسان انتہائی کمزور و ناتواں ہے''وخلق الانسان ضعیفاً''(انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے)

لہٰذا انسان کے لیے تن تنہا تمام مصائب وآلام کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے، البتہ جب نماز وعبادات کے ذریعے یہ کمزور و ناتواں اور فانی وجود ایک عظیم طاقت ورا ور لافانی ہستی کے ساتھ مرتبط ہو جاتا ہے تو وہ عظیم ہستی اس کا سننے کا حاسہ بن جاتی ہے جس کے ذریعے وہ سنتا ہے، اس کا دیکھنے کا حاسہ بن جاتی ہے جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتی ہے جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتی ہے جس کے ساتھ وہ چلتا ہے(کمافی البخاری)۔ یعنی ہر قدم اور ہر موڑ پر اللہ اس کا نگہبان بن جاتا ہے۔

صبر کی عادت اپنائیے:

چھوٹی چھوٹی باتوں پر انتہائی غصہ میں آجانا، خواہ مخواہ لڑائی جھگڑے پر اتر آنا،

بداخلاقی کا مظاہرہ کرنا، بلاوجہ ناراض ہو جانا، مصیبت کے وقت جزع فزع اور واویلا کرنا اور جلد بازی کا مظاہرہ کرنا وغیرہ بے صبری کی علامات ہیں۔ بہت سے لوگ ان باتوں کا ارتکاب کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ بھائی! کیا کریں؟ یہ باتیں ہماری طبیعت و عادت بن چکی ہیں۔

بعض بزرگ کہتے ہیں کہ ''مصیبت پر صبر نہ کرنا ایک دوسری مصیبت ہے''۔ اسی طرح ان احمقانہ حرکتوں کے ارتکاب کے بعد اصلاح احوال کی کوشش کی بجائے انہیں اپنی طبیعت کا حصہ قرار دینا ایک دوسری احمقانہ بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ صلاحیت دی ہے کہ وہ اپنے نفس پر کچھ جبر کر کے اپنی عادتیں تبدیل کر سکتا ہے بلکہ انسان کی اصل فطرت ہی نیکی اور بھلائی پر ہے لہٰذا تھوڑی سی یاد دہانی سے انسان اپنی فطرت پر پلٹ آتا ہے۔ اور پھر صبر کے حوالے سے تو خصوصاً ایک حدیث میں آتا ہے:

ومن یتصبر یصبرہ اللّٰہ

''اور جو صابر بننے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے صابر بنا دیتا ہے''۔

(بخاری)

گویا اللہ کی طرف سے یہ وعدہ ہے البتہ اس کے لیے کوشش لازم ہے۔ انسان تو انسان ہے ہم نے جنگل کے درندوں کو دیکھا ہے کہ سدھائے جانے کے بعد وہ اپنی درندگی بھول جاتے ہیں، پھر بھلا حضرت انسان اپنے آپ کو صبر و تحمل اور اعلیٰ اخلاق و اوصاف کا عادی کیوں نہیں بنا سکتا؟

مجاہدین کے لیے صبر انتہائی ضروری ہے:

یوں تو تمام لوگوں کے لیے صبر ضروری ہے لیکن ایک مجاہد کو جن جن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے ان کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک مجاہد کے زادِ راہ میں اگر صبر جیسا انمول موتی اور برداشت جیسی مضبوط ڈھال نہ ہو تو جہاد کے مراحل طے کرنا تو درکنار دو چار قدم چلنا بھی مشکل ہے۔ ان مراحل کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا مرحلہ: دنیا و مافیہا کو خیر باد کہنا

جب مجاہد اپنا پہلا قدم گھر سے باہر نکالتا ہے تو گویا وہ دنیا سے دست برداری کا اعلان کر رہا ہوتا ہے۔ ماں کی شفقت، باپ کی محبت، بہن بھائیوں کی الفت، بیوی بچوں کی مودت اور دوست احباب کی محفلیں کہیں دور رہ جاتی ہیں، بھاری تنخواہوں والی ملازمتوں، آسائشوں سے بھرے گھروں اور جانی پہچانی گلیوں کو چھوڑ کر اجنبی اور مسافر بن جانا کوئی آسان بات نہیں، مگر جس کے لیے اللہ آسان کر دے۔ انہی علائق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (التوبۃ: ۲۴)

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) کہہ دیجیے! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور وہ اموال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو (اگر یہ سب) تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (یعنی عذاب) لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔

اس کے معنی یہ نہیں کہ اسلام یا جہاد ہمیں رشتے ناطے کاٹنے کا حکم دیتے ہیں جب کہ خود اللہ رب العزت نے انتہائی تاکید کے ساتھ رشتہ داری جوڑنے اور صلہ رحمی کا حکم دیا ہے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ایک طرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کا معاملہ اور فرضِ عین کا تقاضا ہو اور دوسری طرف یہ رشتے ناطے ہمارے پاؤں کی زنجیر بن جائیں تو ہمیں یہ حکم ہے کہ رشتوں کو نہیں بلکہ اس زنجیر کو کاٹ پھینکیں کیونکہ مخلوق کی رضا مندی کے لیے خالق کی نافرمانی بہر حال نہیں کی جا سکتی۔ یہ شیطانی زنجیر اور ابلیسی پھندا ہے، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''بے شک شیطان، ابن آدم کی راہوں پر بیٹھتا ہے، سب سے پہلے اسلام کے راستے پر بیٹھتا ہے اور ابن آدم سے کہتا ہے، کیا تو مسلمان ہو کر اپنے اور اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دے گا؟ تو اگر وہ اس کی نافرمانی کرتے ہوئے اسلام قبول کر لے تو پھر شیطان ہجرت کے راستے پر بیٹھ جاتا ہے اور اُسے کہتا ہے، کیا تو ہجرت کرے گا؟ کیا تو اپنی زمین اور اپنے آسمان کو چھوڑ دے گا؟ پھر اگر وہ اس کی نافرمانی کرے اور ہجرت کر لے تو شیطان جہاد کے رستے پر بیٹھ جاتا ہے اور اُس سے کہتا ہے، کیا تو جہاد کے لیے جا رہا ہے؟ اس راہ میں تو جان و مال تلف ہو جاتے ہیں، کیا تو قتال کرنا چاہتا ہے؟ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ تو قتل ہو جائے، تیری بیویوں سے کوئی اور نکاح کر لے اور تیرا مال تقسیم ہو جائے؟ پھر اگر وہ اس کی نافرمانی کرتے ہوئے جہاد کے لیے نکل جائے تو رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرماتے ہیں، جس نے بھی ایسا کیا اور پھر وہ فوت ہو گیا تو اللہ پر حق ہے کہ اُسے جنت میں داخل کرے''۔

(سنن نسائی، اس کی سند صحیح ہے)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

یکم مارچ: صوبہ ہلمند.................ضلع نادعلی.................مجاہدین نے اینٹی ایئر کرافٹ گن سے امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا.................ڈرون میں نصب دو میزائل غنیمت

علاجِ کبر

عارف باللہ حضرت شاہ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ

اب آخر میں ایک واقعہ سنا کر یہ مضمون ختم کرتا ہوں جو بہترین علاج ہے کبر کا۔اور یہ واقعہ میرے شیخ اول حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھول پوری رحمہ اللہ علیہ نے سنایا تھا۔بات یہ ہے کہ بزرگ ایسے واقعات پیش کر دیتے ہیں جس سے اس دور کے لوگوں کی سمجھ میں بات جلدی آ جاتی ہے۔

حضرت شاہ عبدالغنی پھول پوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک لڑکی کی شادی ہو رہی تھی سارے محلّہ کی سہیلیوں نے اسے سجایا۔پہلے زمانہ میں رواج تھا کہ محلّہ کی لڑکیاں آتی تھیں اور اپنی سہیلی کو سجاتی تھیں،کوئی ناک میں نتھ پہنا رہی ہے،کوئی کان میں ایرن (بُندے) پہنا رہی ہے،کوئی سر میں جھومر لگا رہی ہے،کوئی بالوں میں تیل لگا کر کنگھا کر رہی ہے،کوئی سرمہ لگا رہی ہے......اسے خوب سجا کر محلّہ کی لڑکیوں نے کہا کہ بہن مبارک ہو،بہت اچھی لگ رہی ہو،تمہارے اندر تو بڑا حسن و جمال آ گیا۔یہ سن کر وہ لڑکی رونے لگی۔سہیلیوں نے پوچھا کہ تم کیوں رو رہی ہو،تمہیں تو خوش ہونا چاہیے۔کہا کہ میں اس لیے رو رہی ہوں کہ تمہاری تعریف سے میرا بھلا نہیں ہوگا،جب شوہر دیکھ کر مجھ کو پسند کر لے،جس کے ساتھ زندگی گزارنا ہے وہ دیکھ کر کہہ دے کہ تم مجھے اچھی لگ رہی ہو تب مجھے خوشی ہوگی......ابھی تو پتہ نہیں کہ میں اسے پسند آؤں گی یا نہیں،تمہاری نظر میں اچھی لگنے سے میرا کوئی فائدہ نہیں۔ایک دیہاتی مثل ہے۔جھلنی تو گڑھایوں پیا اپنے مناں سے پیا من بھاوالا کہ نائیں۔یہ ہندی زبان کا ایک محاورہ ہے کہ یہ زیور تو میں نے اپنی پسند سے بنایا لیکن نہ معلوم شوہر کو پسند آئے گا کہ نہیں۔

اس واقعہ کو بیان کر کے حضرت شاہ عبدالغنی پھول پوری رحمہ اللہ رونے لگے کہ ایسے ہی دنیا بھر کے لوگ کسی انسان کی تعریف کریں کہ ارے حضرت! آپ کا کیا کہنا، آپ کے چہرے سے تو انوار ٹپک رہے ہیں اور آپ کی آنکھوں میں تو بجلی کی دکان ہے، جس کو آپ دیکھ لیتے ہیں اللہ والا ہو جاتا ہے اور میں نے خواب میں آپ کو دیکھا کہ آپ آسمان پر اُڑ رہے تھے اور آپ تقریر کرتے ہیں تو کیا کہنا بجلی گراتے ہیں......ہر طرف سے تعریفیں سن سن کر آدمی پھُول جاتا ہے۔مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ گدھا موٹا ہوتا ہے بھوسہ سے اور آدمی کام کے راستہ سے موٹا ہوتا ہے۔کان کے راستہ سے اس کی تعریف آئے تو وہ موٹا ہو جائے گا، چاہے اس کو فاقہ ہو رہا ہو، ایسے لیڈر میں نے دیکھے کہ چپل پھٹی ہوئی، بالکل غریب لیکن الیکشن جیت گئے، ہر طرف سے تعریف ملی کچھ دنوں میں خوب موٹے ہو گئے، مولانا رومیؒ فرماتے ہیں

جانور فربہ شود از نا وَ نوش

جانور تو موٹا ہوتا ہے بھوسہ کھا کر۔اور

آدمی فربہ شود از راہِ گوش

آدمی کا نفس کانوں سے اپنی تعریف سن سن کر پھُول جاتا ہے۔

لہٰذا حضرت شاہ عبدالغنی صاحبؒ یہ واقعہ سنا کر رونے لگے اور آنکھوں میں آنسو بھر کر فرمایا کہ ساری دنیا تعریف کرے لیکن سوچو کہ قیامت کے دن مخلوق کی یہ تعریف کام آئے گی یا اللہ پاک کی نظر کام دے گی؟ جب قیامت کے دن اللہ پاک کی نظر میں ہماری نماز، ہمارے سجدے، ہمارا وعظ، ہماری پیری مریدی، ہمارے حج، ہمارے عمرے، ہماری نیکیاں پسند آ جائیں اور اللہ تعالیٰ فرما دیں کہ ہم نے قبول کیا تب خوش ہونا۔ابھی کیا پتہ ہے کہ ان کی نظر میں ہم کیسے ہیں، کیا کوئی خبر آئی ہے؟ عشرہ مبشرہ اور صحابہ کرام جن کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہ میں ان سے راضی ہوں وہ مستثنیٰ ہیں مگر ہم لوگوں پر تو کوئی آیت نازل نہیں ہوئی، لہٰذا ڈرتے رہیے اپنی قیمت خود نہ لگائیے۔وہ غلام نہایت بے وقوف ہے جو اپنی قیمت خود لگا لے...... بھائی! غلام کی قیمت مالک لگاتا ہے یا وہ خود لگاتا ہے؟ غلام کی قیمت تو مالک لگاتا ہے! بس جب قیامت کے دن مالک تعالیٰ شانہٗ ہماری قیمت لگا دیں اور فرما دیں کہ میں تم سے راضی ہوں پھر جتنا چاہو پھُلو کودو......

بڑے پیر صاحب حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ''جب ایمان کو سلامتی سے قبر میں لے جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ فرما دے گا کہ میں تم سے خوش ہوں تم میں وہاں خوب خوشی مناؤں گا''......

ابھی تو روتے ہی رہو، اللہ سے ڈرتے رہو اور عمل کرتے رہو۔لیکن اتنا خوف بھی نہ ہو کہ ناامید ہو کر عمل ہی چھوٹ جائے۔خوف بس اتنا ہی مطلوب ہے کہ آدمی گناہوں سے بچ جائے، خوف اور امید کے درمیان ایمان ہے۔میرے شیخ فرمایا کرتے تھے کہ ''کرتے رہو اور ڈرتے رہو''......دیکھئے جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ

وہ لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں۔یہاں اسم موصول ''مــا'' بلاغت کے لیے ہے، اسم موصول میں ابہام ہوتا ہے جس سے بلاغت مقصود ہوتی ہے یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خوب خرچ کرتے ہیں لیکن اس سے اُن کے دل میں اکڑ نہیں آتی بلکہ ڈرتے رہتے ہیں۔تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2 مارچ: صوبہ کنڑ............شیگل اور خاص کنڑ اضلاع............مجاہدین کا دشمن کی گشتی پارٹی اور ایف سی کی چوکی پر حملہ............متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی

نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟ یعنی خوب خرچ کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں، جہاد میں مال دیتے ہیں پھر کیوں ڈرتے ہیں؟ اَھُوَالرَّجُلُ یَسْرِقُ وَیَزْنِی وَیَشْرِبُ الْخَمْرَ کیا یہ چوری کرتے ہیں، زنا کرتے ہیں اور شراب پیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، ایسا نہیں ہے، وَلٰکِنَّہٗ الرَّجُلُ یَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُ وَیَصَلِّیْ یہ روزہ رکھتے ہیں، صدقہ کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں کہ اَنْ لاَ یَتَقَبَّلَ مِنْہٗ معلوم نہیں قبول بھی ہے یا نہیں۔

[تفسیر کبیر ص ۱۰۸، ج ۱۲۔ روح المعانی پ ۱۸، ص ۴۴]

دیکھئے نصِ قرآنی سے یہ علاج ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ علاج فرما رہے ہیں۔ قیامت تک کے لیے یہ سبق مل گیا کہ عمل کرنے کے بعد دل میں ڈر آنا چاہیے کہ معلوم نہیں قبول ہے یا نہیں۔

اگر تسبیحات سے، تہجد سے، چلّے لگانے سے پیٹ میں اور بھی زیادہ تکبر کے پلّے پیدا ہو جائیں تو بتاؤ یہ چلّے قبول ہوں گے؟ رائے ونڈ میں اکابر تبلیغ سے بھی یہ بات سنی کہ جس عمل کے بعد اکڑ آجائے تو سمجھ لو قبول نہیں ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بڑھ کر کس کا اخلاص ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنایا۔ لیکن کعبہ بنانے کے بعد اکڑ نہیں آئی کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا گھر بنایا ہے، اپنے اخلاص پر ناز نہیں کیا کہ اب تو قبول کرنا ہی پڑے گا۔ بلکہ گڑگڑا رہے ہیں، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ أَنتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کہ اے خدا! از راہِ کرم قبول فرمالیجیے۔

علامہ آلوسی السید محمد بغدادی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں وفــــــی اختیــار صیــغة التفعل اعتراف بالقصور [روح المعانی ص ۳۸۴، ج ۱] تقبل باب تفعل سے ہے اور تفعل میں خاصیت تکلف کی۔ پس تقبل کہنے میں اپنے عجز و قصور کا اعتراف ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اے خدا! ہماری تعمیر اس قابل نہیں کہ آپ قبول فرما ویں لیکن آپ بہ تکلف قبول فرمالیجیے، ہمیں حق نہیں پہنچتا، آپ از راہِ کرم از راہِ رحمت قبول فرمالیجیے۔

انک انت السمیع العلیم یعنی سمیع بدعواتنا وعلیم بنیاتنا

آپ ہماری دعا کو سن رہے ہیں اور ہماری نیت سے باخبر ہیں کہ ہم نے آپ ہی کے لیے یہ تعمیر کی ہے۔

دونوں نبیوں کی یہ دعا قیامت تک کے لیے ہمارے واسطے ہدایت ہے۔ دونوں پیغمبروں کا یہ عمل اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نازل کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو آگاہ فرما دیا کہ جب کبھی نیک عمل کی توفیق ہو جائے، چاہے حج کی توفیق ہو، عمرہ کی توفیق ہو، تلاوت کی توفیق ہو، تہجد کی توفیق ہو، روزوں کی توفیق ہو، جس نیک عمل کی توفیق بھی ہو جائے تو اکڑو مت، ناز نہ آئے کہ اوہ! میں نے آج اتنا کر لیا! آج میں نے اتنی تلاوت کر لی، آج میں نے اتنے نوافل پڑھ لیے، آج میں اللہ تعالیٰ کا مقرب ہو گیا۔ باقی سب لوگ تو غافل اور نافرمان ہیں اور اگر کچھ عبادت گزار ہیں بھی تو ایسے کہاں جیسا میں ہوں۔ بس جہاں یہ ''میں'' آئی تو سمجھ لو کہ وہ بکری ہو گیا۔ وہ بھی ''میں میں'' کرتی ہے۔ یہ ''میں'' ہی تو انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔

لہٰذا یہ آیت تکبر و عُجب کا علاج ہے کوئی نیک عمل ہو جائے تو اکڑو مت بلکہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا کہو، جو شخص کہہ دے گا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ أَنتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کبر سے پاک ہو جائے گا، جب اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا رہا ہے تو اب اس میں تکبر کہاں رہا؟ جس میں بڑائی ہوتی ہے وہ کہاں گڑگڑانا جانتا ہے، وہ تو اکڑنا جانتا ہے، اِدھر اُدھر کی ڈینگیں ہانکتا ہے، لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ آج تو ماشاء اللہ بہت سویرے آنکھ کھل گئی، نوافل کے بعد روزے کی توفیق بھی ہوئی، میری آنکھیں نہیں دیکھتے ہو کیسی لال لال سی ہو رہی ہیں......

حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں کہ ایک ڈبل حاجی کے پاس ایک آدمی مہمان ہوا۔ اس حاجی نے دو حج کیے تھے اس نے اپنے نوکر سے کہا: ارے فلانے! میرے مہمان کو اس صراحی سے پانی پلاؤ جو میں نے دوسرے حج میں مدینہ شریف سے خریدی تھی۔ حضرت فرماتے ہیں کہ اس ظالم نے ایک جملہ میں دونوں حج ضائع کر دیے۔ ہزاروں روپیہ خرچہ، آنے جانے کی محنتیں، طواف وسعی اور منیٰ وعرفات کا ثواب، سب ضائع ہو گیا کیونکہ اپنے عمل کا اظہار کر دیا۔

بس اب دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ عُجب و کبر سے، ریا سے اور جملہ رذائل سے ہمارے قلوب کو پاک فرما دے اور اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

☆☆☆☆☆

''ہماری شقاوت اور بدبختی کے لیے یہ کیا کم تھا کہ ہم مالک حقیقی سے غافل اور بے خبر ہو چکے ہیں، اور دنیا میں اپنی آمد کا صحیح مقصد بھول چکے ہیں، مگر ہائے افسوس! کہ اب تو خداوند کریم کی یاد سے غفلت گناہ نہیں بلکہ اس کا ذکر اور اس کا نام لینا گناہ، حد درجہ لغو، مہمل اور احمقانہ حرکت اور ایک ذلیل و حقیر فعل سمجھا جاتا ہے۔ (العیاذ باللہ)''

امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

2 مارچ: صوبہ غزنی.................ضلع مقر میں.................کٹھ پتلی فوجوں پر حملے.................ایک فوجی ہلاک.................3 زخمی

عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ کے اعلان وفات کے متعلق امارت اسلامیہ رہبری شوریٰ اور مرحوم کے خاندان کا اعلامیہ

إن الحمد لله؛ نحمده، ونستعينه، ونستغفره، ونتوب إليه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله؛ فلا مضل له، ومن يضلل؛ فلا هادي له .ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له، ونشهد أن محمداً عبده ورسوله، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه وسلم تسليماً كثيرا.

أما بعد .فقد قال الله تبارک و تعالی:

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلاّ بِإِذْنِ الله كِتَابًا مُؤَجّلاً وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشّاكِرِينَوَكَأَيّن مّن نّبِيّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبّيّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا اسْتَكَانُواْ وَاللّهُ يُحِبّ الصّابِرِينَوَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلاّ أَن قَالُواْ ربّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبّتْ أَقْدَامَنَا وانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ [آل عمران:۱۲۵۔۱۲۷]

''اور کسی کو موت آنا ممکن ہی نہیں بغیر اللہ کے حکم کے، موت کا وقت معین ہے، اور جو دنیوی نتیجہ چاہتا ہے تو ہم اس کو دنیا کا حصہ دے دیتے ہیں، اور جو اخروی حصہ چاہتا ہے، تو ہم اس کو آخرت کا حصہ دیں گے، اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔ اور بہت نبی ہو چکے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لڑے ہیں۔ سو نہ تو انہوں نے ہمت ہاری ان مصائب کی وجہ سے جو ان پر اللہ کی راہ میں پیش آئے، نہ ان کا زور گھٹا، اور نہ وہ دبے، اور اللہ تو صبر والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ اور ان کے زبان سے بھی تو اس کے سوا اور کچھ نہ نکلا کہ انہوں نے کہا، اے ہمارے رب! آپ ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں اپنی حد سے نکل جانے کو بخش دیجیے، اور ہم کو ثابت قدم رکھئے، اور ہم کو کافروں پر غالب کیجیے''۔

موت حق ہے، ہمارا اس پر ایمان ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر موجود کو موت کا سامنا ہوتا ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب مخلوق اور دونوں جہاں کے سردار حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی موت کا ذائقہ چکھا ہے اور دنیا سے پردہ فرمایا ہے۔

اسی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے امارت اسلامیہ افغانستان کی رہبری شوریٰ اور ملا محمد عمر مجاہد کا خاندان اعلان کرتے ہیں، کہ امارت اسلامیہ کے بانی اور زعیم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد طویل علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے اور اس دنیا سے ابدی زندگی کی جانب رخت سفر باندھ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ورحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ امت اسلامیہ کے مایہ ناز اور مخلص رہبر تھے، جنہوں نے شدائد و مشکلات کے دور میں اسلامی حاکمیت کے سرنگوں پرچم کو بلند کیا، امارت اسلامیہ کے نام سے ایک مکمل منظم اور اسلامی سیاست کے اصولوں پر مبنی شرعی نظام کی بنیاد رکھی، اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے نہ صرف افغانستان کے سطح پر مومنوں کو اسلامی نظام کے نعمت سے نوازا، بلکہ پوری دنیا کے سامنے حقیقی اسلامی حاکمیت کا نمونہ پیش کرنے کی سعادت بخشی۔

آپ رحمہ اللہ کے کارہائے نمایاں کو بیان کرنے اور آپؒ کی مبارک زندگی کے مختلف گوشوں کا احاطہ کرنا ان سطور میں ممکن نہیں! اسی لیے اصل موضوع کی جانب آتے ہیں، وہ یہ کہ عالی قدر امیر المومنین رحمۃ اللہ نے اس سے دنیا سے رحلت فرمایا ہے...... ان حالات میں ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ان کی چھوڑی گئی امانت یعنی امارت اسلامیہ کو اسی طرح منظم رکھے، جس طرح مرحوم امیر المومنین نے منظم رکھا تھا، ایسے ہی مخلص اور اللہ تعالیٰ پر متوکل رہیں، اسی طرح قربانی کے لیے آمادہ اور راہ حق پر چلتے ہوئے مومن،، متوکل، صابر، ثابت قدم، ایفائے عہد سے متصف اور اللہ تعالی کا خوف دل میں رکھیں تا کہ اللہ تعالی اس عظیم بوجھ کو اٹھانے اور منزل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائیں اور اسی طرح ہی ہمیں دنیا اور آخرت کی سربلندی اور کامیابی سے نوازیں۔

مرحوم ملا محمد عمر مجاہد جو امریکی قیادت میں عالمی کفری جارحیت کے تمام دباؤ اور تلاش کے باوجود اسی ملک میں رہائش پذیر تھے اور گذشتہ چودہ برس کے دوران میں ایک دن کے لیے بھی افغانستان سے باہر پاکستان یا کسی اور ملک نہیں گئے اور اپنی قیام گاہ سے امارت اسلامیہ کے امور کی رہبری کرتے رہے...... آپ کی اس عظیم استقامت اور تمام ماہ وسال اپنے ہی ملک میں گزارنے سے متعلق ٹھوس شواہد اور دلائل موجود ہیں، اور اسی حالت میں کچھ عرصہ قبل شدید علالت کے بعد آپ انتقال فرما گئے۔

عالی قدر امیر المومنین ظاہری طور پر ایک ہی شخص تھے، لیکن معنوی لحاظ سے آپ ایک تحریک، ایک نظریہ اور ایک مقدس ارمان کی تصویر بن چکے تھے...... اگر کوئی ان کو روح کو خوش کرنا اور ان سے وفاداری کا ثبوت پیش کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ ان کی

2 مارچ: صوبہ ننگرہار............ ضلع سپین غر............ فوجیچوکی پر مجاہدین کا حملہ............ متعدد فوجی ہلاک

میراث امارت اسلامیہ سے وفا کرے، اسلامی نظام کے احیا کے لیے ان حالات میں بحیثیت مسلمان یہ ہماری فرداً فرداً کی ذمہ داری ہے کہ امارت اسلامیہ کی قوت، وحدت، وسعت اور کامیابی کے لیے تمام کوششوں کو بروئے کار لائیں، اس 'مشترکہ گھر' کی بنیادوں کو مزید مستحکم اور مضبوط کریں کیونکہ جہادی صف کی مضبوطی اور قوت ہی ہمارے مسلمان عوام اور مجاہد طبقے کی عزت اور سربلندی کی ضمانت دے سکتی ہے۔

مرحوم عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ نے امارت اسلامیہ کو ایک عظیم تحریک کے طور پر اس طرح قائم اور جاری رکھا تھا، جس کے پیچھے مضبوط اور محکم بنیادیں، مخلص اور باتدبیر ساتھی اور منظم تشکیلات موجود ہیں، لہٰذا مجاہدین اور امت مسلمہ مطمئن رہے کہ اس کاروان کو امارت اسلامیہ کے تمام ذمہ داران اور مجاہدین، اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مسلمانوں کی حمایت سے عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ کے خواہشات اور تمناؤں کے مطابق منزل مقصود تک پہنچائیں گے۔ **ان شاء اللہ تعالی و ماذالک علی اللہ بعزیز**

امارت اسلامیہ کی قیادت، رہبری شوری اور عالی قدر امیر المومنین رحمۃ اللہ کے خاندانی فیصلے کے مطابق آج سے یعنی ۱۴ رشوال المکرّم ۱۴۳۶ھ سے تین دن تک ملک بھر میں علمائے کرام، مساجد کے امام، قومی اور جہادی اشخاص، امارت اسلامیہ کے ذمہ داران، مجاہدین اور عوام کی جانب سے مرحوم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ کی روح کو ایصال ثواب کی خاطر قرآن کریم کے ختم، فاتحہ خوانی اور دعاؤں کا اہتمام کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی دربار سے مرحوم عالی قدر امیر المومنین کی مغفرت اور امارت اسلامیہ کی استحکام اور کامیابی کے لیے دعائیں کی جائیں گی۔

قابل توجہ اور اہم ترین معاملہ یہ ہے کہ مرحوم عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ کے بھائی ملا عبد المنان اور مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولوی محمد یعقوب تمام مسلمانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرحوم ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ کی قیادت میں امارت اسلامیہ کے دور حکومت کے دوران میں ان کی جانب سے اگر حقوق تلفی ہوئی ہو، تو سب مسلمان، امیر المومنین رحمۃ اللہ کو معاف کریں اور انہیں دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں، ہم اس عظیم غم میں مسلم امت اور خاص کر افغانستان کے مجاہد عوام کو برابر شریک سمجھتے ہیں اور سب کے لیے اللہ تعالیٰ سے سکینت اور صبر جمیل کے طلب گار رہیں۔

والسلام

امارت اسلامیہ افغانستان رہبری شوری اور عالی قدر مرحوم ملا محمد عمر مجاہد کا خاندان

۱۴ رشوال المکرّم ۱۴۳۶ھ

۳۰ رجولائی ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆

بقیہ: اسلامی جہاد کا ناقابل تسخیر سامان......صبر، تقویٰ اور نماز

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ (الاعراف:۱۳۷)

''اور تیرے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہو گیا اور ہم نے فرعون کو اور اس کی قوم کے ساختہ پرداختہ کارخانوں کو اور جو وہ اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے سب کو درہم برہم کر دیا''۔

مَن يَتَّقِ وَيِصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ(یوسف: ۹۰)

اس لیے کہ جو شخص صبر اور تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

ان دس آیات میں انسان کے تمام اہم مقاصد، خصوصاً جہاد اور دشمنوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید اور نصرت و امداد حاصل کرنے کا نسخہ بتایا گیا ہے۔ اس نسخہ کے دو تین اجزا آپ کو ان سب آیات میں مشترک نظر آئیں گے۔ صبر، تقویٰ، نماز۔

ان آیات میں یہ بھی بتلا دیا گیا ہے کہ ابتدائے آفرینش عالم سے اللہ تعالیٰ کا یہی دستور رہا ہے کہ اس کی تائید و نصرت ان ہی لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو ایمان کے ساتھ نماز اور صبر و تقویٰ کے پابند ہوں۔

نماز کے مفہوم و اہمیت سے تو ہر مسلمان واقف ہے، صبر کا لفظ عربی زبان میں ہماری زبان کے عرفی معنی سے بہت عام معنی رکھتا ہے۔ عربی زبان میں صبر کے عام معنی نفس کو روکنے کے ہیں اور قرآن کی اصطلاح میں نفس کو اس کی بری خواہشات سے روکنے اور قابو میں رکھ کر ثابت قدم رہنے کے ہیں۔ تقویٰ کا ترجمہ پرہیزگاری کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اطاعت و فرماں برداری کا نام تقویٰ ہے۔

اسلامی تاریخ کے قرنِ اول میں جو چیز مسلمانوں کا شعار اور طرۂ امتیاز تھیں وہ یہی نماز اور صبر و تقویٰ ہیں۔ اسی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر میدان میں فتحِ مبین اور کامیابی عطا فرمائی۔ آج بھی اگر ہم ان اصولوں پر کاربند ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی امداد ہم سے کچھ دور نہیں۔

☆☆☆☆☆

2 مارچ: صوبہ ننگرہار...............ضلع پیپن غر...............ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ...............3 فوجی ہلاک

امارت اسلامیہ کے نئے امیر کے انتخاب کے متعلق اعلامیہ

الحمدللّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و علی آلہ وأصحابہ و بعد

برادرانِ اسلام! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان کے موسس اور زعیم عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ قبل علالت کے باعث اپنے روح کو خالق حقیقی کے سپرد کر کے دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ آپ کی وفات کے بعد امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ، ملک کے جید علمائے کرام اور مشائخ نے زعامت کے انتخاب میں طویل مشاورت کے بعد ملا محمد عمر مجاہدؒ کے قریبی اور با اعتماد ساتھی اور امارت اسلامیہ کے سابق معاون ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ کو امیر کے طور پر منتخب کیا۔

ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ جو مرحوم ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے ان کی زندگی میں قابل اعتماد اور عظیم ذمہ داری کے تحمل کے لیے اعتمادی شخصیت تصور کیے جاتے تھے اور سالوں تک امارت اسلامیہ کے تمام انتظامی امور ان کے سپرد رہے۔ امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ، علمائے کرام اور مشائخ نے بھی آپ کو آئندہ کے لیے امارت اسلامیہ افغانستان کی رہبری کے لیے مناسب اور مستعد شخص سمجھا اور انہیں شرعی امیر کے طور پر منتخب کیا۔ زعیم کے انتخابی اجلاس میں علمائے کرام، مشائخ عظام اور امارت اسلامیہ کے رہ نماؤں کی جانب سے ملا اختر محمد منصور کے ساتھ بحیثیت امیر المومنین علی السمع والطاعۃ بیعت کی اور انہوں نے بھی شرعی امیر کی حیثیت سے شریعت سے وفاداری کا وعدہ کیا۔

اسی طرح اجلاس کی مشاورت اور تائید سے امارت اسلامیہ کے سابق قاضی القضاۃ جناب شیخ الحدیث مولوی ہیبت اللہ اخندزادہ اور معروف جہادی اور علمی شخصیت مولوی جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے صاحبزادے اور امارت اسلامیہ کے جانے پہچانے جہادی کمانڈر ملا سراج الدین حقانی' امارت اسلامیہ کے معاونین کے طور پر منتخب ہوئے۔

امارت اسلامیہ کے نئے تعین شدہ زعامت کی استقامت، امانت داری اور شریعت الٰہی سے وفاداری کی غرض امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ اللہ تعالیٰ کی دربار میں دعاگو ہے اور مسلم امہ کو بالعموم جب کہ امارت اسلامیہ کے تمام مجاہدین کو بالخصوص نئے شرعی امیر کی اطاعت کو مدعو کرتی ہے۔

رہبری شوریٰ، امارت اسلامیہ افغانستان

۱۴ رشوال المکرّم ۱۴۳۶ھ، ۳۰ رجولائی ۲۰۱۵ء

سیکڑوں جہادی رہ نماؤں، علمائے کرام اور بااثر شخصیات کا نئے امیر سے بیعت کا اعلان

الامارہ ویب سائٹ کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ۳۰ جولائی ۲۰۱۵ء بروز جمعرات دوپہر کے وقت امارت اسلامیہ کے متعدد عالی کمیشنز کے اراکین، گورنر، ضلعی سربراہان، صوبائی کمیشن کے سربراہان و ارکان، ملک کے مختلف علاقوں سے کثیر تعداد میں جہادی کمانڈروں، رہ نماؤں، مدارس کے اساتذہ، شیوخ اور دیگر اعلیٰ شخصیات نے ایک تقریب کے دوران میں امارت اسلامیہ کے نئے امیر ملا اختر محمد منصور سے براہ راست بیعت کی۔ تقریب میں امارت اسلامیہ کے زعیم ملا اختر محمد منصور، ان کے نائب شیخ الحدیث مولوی ہیبت اللہ اخندزادہ اور دیگر علمائے کرام، شیوخ، امارت کے رہنما اور مجاہدین شریک تھے، چند علمائے کرام اور امارت اسلامیہ کے رہ نماؤں کے خطاب کے بعد امارت اسلامیہ کے قائد جناب ملا اختر محمد منصور نے مفصل خطاب کیا، جنہوں نے مرحوم امیر المومنین رحمۃ اللہ کی وفات اور نئے امیر کے منتخب ہونے پر سامعین کو معلومات فراہم کی۔ انہوں نے کہا کہ صرف اللہ کے دین کی خدمت اور رواں جہادی سلسلے کی بقا اور دوام کی خاطر اہل الحل والعقد، علمائے کرام کی جانب سے سونپی جانے والی عظیم ذمہ داری کو قبول کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان سخت اور پیچیدہ حالات میں زعامت کا منصب یقیناً ایک عظیم ذمہ داری ہے، اس ذمہ داری کو سرانجام دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کی دربار سے استقامت اور صبر کی التجا کرتا ہوں اور تمام ذمہ داران قیادت سے گزارش ہے کہ وہ تعاون میں رہیں، تاکہ چار دہائیوں کی جہادی قربانی ضائع نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کاروان کو کامیابی سے منزل مقصود تک پہنچا دیں۔ ان کے خطاب کے بعد ان سے شرعی امیر کے طور پر دست بدست بیعت کا دور شروع ہوا اور آخر میں نئے امیر کی امامت کی نماز عصر ادا کی گئی۔ ایک اور رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دیار ہجرت میں وفات پانے والے شیخ القرآن والحدیث مولانا عبدالستار جان رحمۃ اللہ کی نماز جنازہ میں شریک ہزاروں علمائے کرام، مشائخ، مجاہدین اور عام مسلمانوں کو جب عالی قدر امیر المومنین رحمہ اللہ کے وفات اور ان کی جگہ جناب ملا اختر محمد منصور اور ان کے دو معاونین شیخ الحدیث مولوی ہیبت اللہ اخندزادہ اور جناب ملا سراج الدین حقانی کے ناموں کا اعلان کا معلوم ہوا اور ان سے شرعی بیعت کا مطالبہ کیا گیا، تو ان الم ناک لمحات میں جب اکثر مسلمانوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں، بیک آواز نہایت اخلاص سے بیعت کے لیے ہاتھ اٹھائے اور امارت اسلامیہ کے نئے امیر سے حمایت کا اعلان کیا اور فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ واضح رہے کہ ملک کے مختلف علاقوں سے لمحہ بہ لمحہ امارت اسلامیہ کے نئے امیر سے حمایت اور بیعت کی خبریں پہنچ رہی ہیں، جن کی تفصیلات الامارہ ویب سائٹ پر ملاحظہ کریں۔

3 مارچ: صوبہ ہلمند .... ضلع سنگین .... فدائی مجاہد کا کٹھ پتلی فوجوں اور پولیس اہل کاروں پر شہیدی حملہ 20 پولیس اور فوجی اہل کار ہلاک .... 7 ٹینک تباہ

اچھے اخلاق سے عامۃ المسلمین کے دل جیتیں!

عیدالفطر کی مناسبت سے امیر المومنین سے موسوم پیغام

امارت اسلامیہ افغانستان کی رہبری شوریٰ کی جانب سے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی رحلت کے اعلان کے بعد امورِ افغان کے خودساختہ ''ماہر'' صحافی بھی اور غلاۃ کا ایک ایسا گروہ بھی جس کا مقصد اور منتہی ہی امارت اسلامیہ سے متعلق شکوک واوہام پھیلا کر اس خطے میں 'خلافتِ باطلہ' کے فتنے کا آبیاری کرنا ہے' دونوں قبیل کے لوگ اپنی ان زہرناک شرانگیزیوں کو مسلسل پھیلا رہے ہیں کہ ''جب امیر المومنین کا انتقال ہو چکا تو اُن کے نام سے بیانات جاری کرنے والوں کا کیا اعتبار کیا جائے''۔ہم ان جہلا اور سفہا کو کہتے ہیں کہ امیر المومنین رحمہ اللہ کو افغانستان کے ہزاروں علمائے حق اور امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ نے متفقہ طور پر امارت کے منصب پر فائز کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین رحمہ اللہ سے اپنے دین کی نصرت کا جتنا عظیم کام لینا تھا وہ لیا اور جنگی حالات میں ہی آپ کو فانی دنیا سے ابدی گھر کی طرف بُلا لیا۔ایسے حالات میں وہ ہزاروں علمائے کرام بھی دعوت وجہاد کے میدانوں میں موجود تھے جنہوں نے امیر المومنین کے سپرد شرعی امارت کی تھی اور رہبری شوریٰ بھی متحرک اور مستعد تھی جس نے امیر المومنین کے ہاتھوں کو مضبوط کیا تھا......اسی رہبری شوریٰ نے ان علمائے حقہ کے فتاویٰ کی روشنی میں ایسے نازک حالات میں امیر المومنین کی رحلت کی خبر کو 'الحرب خدعة'' کے نبوی فرمان کے مطابق دشمن سے چھپانے اور دشمن کو محاذوں پر مسلسل الجھانے کے لیے صیغۂ راز میں رکھا،البتہ اس دوران میں رہبری شوریٰ بھی فعال رہی اور علمائے جہاد بھی تحریک کی رہنمائی کرتے رہے......اور تحریک کی قیادت بھی ملا اختر منصور حفظہ اللہ کے ہاتھوں میں رہی جنہیں حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے ہی اپنا نائب مقرر کیا تھا!امیر المومنین رحمہ اللہ رخصت ہو چکے لیکن ان کی شوریٰ اور نیابت کا حق ادا کرنے والے قائد نے حالات کے مطابق جو فیصلے درست سمجھے وہ کیے اور بلاشبہ وہ اس کا اختیار بھی رکھتے تھے......کسی کو اس پر چیں بچیں ہونے کی ضرورت نہیں!لہٰذا طالبان مجاہدین کی صفوں سے باہر بیٹھے عناصر کو ان امور پر انگلیاں اٹھانے اور امارت اسلامیہ افغانستان کے خلاف سازشوں کے جال پھیلانے کی مذموم کوششوں سے باز رہنا چاہیے!!![ادارہ]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین و الصلوۃ والسلام علی سیدالأنبیاء والمرسلین محمد وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین وبعد قال اللہ تعالی :

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ(الحج: ۳۹)

پوری امت مسلمہ،خصوصاً افغانستان کے مسلمان اور مجاہد عوام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نیک تمناؤں اور دعاؤں کے ساتھ عیدالفطر اور میدان جہاد کی عظیم فتوحات کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ رمضان المبارک اور اس سے وابستہ تمام عبادات، صدقات اور اعمال حسنہ قبول فرمائے۔آمین یارب العالمین۔یہ فتوحات پہلے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی نصرت اور پھر افغانستان کے مجاہد عوام کی بے انتہائی قربانیوں،کوششوں اور تعاون کا نتیجہ ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کا اجر عطا فرمائے۔

انتہائی شکر اور فخر کا مقام ہے کہ آج اسلام کے مبارک دین کی سعادتوں اور خوشیوں بھرے ایام کی مناسبت سے دل کی باتیں آپ سے شریک کر رہا ہوں۔یہ ایسے دن ہیں کہ جس میں مسلمان ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں،ایک دوسرے کو عافیت کی دعائیں دیتے ہیں اور دینی اخوت کی فضا میں ایک دوسرے سے اخلاص، بھائی چارے اور ہمدردی کا اظہار کر کے مہربانیوں اور شفقتوں کا سلوک کرتے ہیں۔

فرصت کو موقع غنیمت سمجھ کر امارت اسلامی افغانستان کے رواں جہاد اور مزاحمت کے ماضی اور حال کی مناسبت سے کچھ وضاحتیں آپ سے شریک کرنا چاہوں گا:

۱۔ امریکہ کی قیادت میں جارحیت پسند اتحادیوں کی جانب سے افغانستان پر جارحیت امت مسلمہ کے ایک حصے پر تمام انسانی اقدار کے خلاف ایک صریح اور ظالمانہ تجاوز تھا۔جس کے خلاف شرعاً مقدس جہاد فرض عین ہو گیا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَاتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُم(البقرة: ۱۹۰)

''اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں''۔

انہی دینی ہدایات کو دیکھتے ہوئے امریکی جارحیت کے حوالے سے ملک کے ڈیڑھ ہزار سے زائد علمائے کرام نے امارت اسلامیہ کو جہاد کا فتویٰ دیا اور پوری دنیا کے علمائے حق نے اس کی تائید کی۔اسی فتویٰ کی بنیاد پر جس طرح جارحیت کے آغاز میں ہم نے جہادی فریضہ پورا کیا آج بھی اسی طرح جہاد فرض عین ہے۔کیوں کہ ہمارے ملک پر جارحیت کی گئی ہے اور جارحیت زمین اور فضا پر مسلط ہے۔ماضی کی بنسبت صرف اتنا فرق آ گیا ہے کہ بیرونی جارحیت پسندوں نے بھاری جانی و مالی نقصانات دیکھنے کے بعد اپنی تعداد کم کر دی ہے اور خود کو محفوظ کر کے بڑے مراکز تک محدود کر دیا ہے۔اور اس کی جگہ ہمارے معاشرے کے چند بے باک وآوارہ، بیرونی ایجنسیوں کے تربیت یافتہ اجرتی قاتلوں اور ناسمجھ نوجوانوں کو افغان سیکورٹی فورسز کے نام پر جنگ کے میدان میں اتار دیا ہے۔جس کی مالی اعانت،تربیت اور دباو کے وقت باقاعدہ کمک پھر بھی جارح قوتیں ہی مہیا کرتی ہیں۔لہٰذا ہم اب بھی ماضی کی طرح ملک کی آزادی اور اسلامی نظام کی حاکمیت کے لیے مقدس جہاد کے مکلّف ہیں۔یہ بات ٹھیک ہے کہ ملک کے بہت سے وسیع علاقے مجاہدین نے فتح کر لیے ہیں مگر ہماری یہ

3مارچ:صوبہ ہلمند......ضلع سیستانی......پولیس اہل کاروں کی چوکی پر مجاہدین کا حملہ......4پولیس اہل کار ہلاک......3زخمی

جہادی مزاحمت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہمارا ملک مکمل طور پر کفری جارحیت سے پاک ہوگا اور یہاں اسلامی نظام کی مکمل حاکمیت ہوگی۔

۲۔ مسلح جہاد کے ساتھ ساتھ سیاسی سرگرمی اور مصالحتی تدابیر سے اپنے مقدس اہداف تک رسائی ایک شرعی امر اور نبوی سیاست کا اہم حصہ ہے۔ ہمارے مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح بدر اور خیبر کے میدانوں میں کفار سے جنگیں لڑی ہیں اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے مفادات کی خاطر معاہدے بھی کیے، کفار کے نمائندوں سے مذاکرات کیے، پیغامات اور سفیر بھیجے حتیٰ کہ مختلف مواقع پر حربی کفار کے ساتھ آمنے سامنے بات چیت کی سیاست بھی کی۔ اگر ہم شرعی ہدایات کو پوری دقتِ نظر سے دیکھیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ دشمن سے ملاقاتیں یا کچھ مواقع پر مصالحتی تعامل منع نہیں ہے۔ بلکہ منع یہ ہے کہ اسلام کے بلند اعلیٰ وارفع موقف سے پسپائی اختیار کی جائے اور شرعی اوامر پامال کردیے جائیں۔ ہم سیاسی سرگرمیاں اور دنیا کے مختلف ممالک یا افغانوں سے رابطے اور ملاقاتیں اس لیے کررہے ہیں کہ جارحیت اختتام کو پہنچے اور ایک آزاد وخودمختار اسلامی نظام ملک پر حاکم ہوجائے اور یہ ہمارا شرعی حق ہے کہ ہم تمام شرعی طریقوں کا استعمال کریں۔ کیوں کہ ہماری منظّم اور ذمہ دار انتظامیہ کے پیچھے پوری قوم موجود ہے۔ ہم انسانی معاشرے میں رہتے ہیں، ایک دوسرے کی احتیاج رکھتے ہیں۔ مجاہدین اور پوری قوم کو مطمئن رہنا چاہیے کہ اس سلسلے میں اپنے شرعی موقف کا ہر میدان میں پوری قوت سے دفاع کروں گا۔ سیاسی سرگرمیوں کے لیے سیاسی دفتر بنادیا ہے، ہر طرح کے سیاسی معاملات آگے بڑھانے کی ذمہ داری انہیں کے ذمہ ڈال دی گئی ہے۔

۳۔ ہم افغانستان میں جہادی صف کے ایک ہونے پر اصرار کرتے ہیں، اس لیے کہ ایک تو یہ الٰہی حکم ہے اور دوسرا یہ کہ گروپوں کی کثرت کی وجہ سے سوویت جارحیت کے خلاف گذشتہ جیتی ہوئی جنگ کی کامیابی اپنے ہاتھ سے نکلتی ہوئی ہم دیکھ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جہادی صف کے اتحاد کے متعلق فرمایا:

إِنَّ اللَّـهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ (الصف: ۴)

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد اور منظّم ہو کر لڑیں''۔

اور دوسری جگہ نص صریح سے مسلمانوں کو تنازع، تفرقہ بازی اور آپس کے اختلاف سے منع کیا گیا ہے اور انہیں حکم دیا گیا ہے:

وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الانفال: ۴۶)

''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ آپ میں کمزوری پیدا ہوجائے گی، طاقت اور قوت ختم ہوجائے گی، صبر سے کام لو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لاَ يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ(رواہ البخاری)

''مومن ایک غار سے دو بار نہیں ڈسا جاتا''۔

لہٰذا ہمارے ملک میں جہادی صف کو متحد رکھنا ایک شرعی فریضہ ہے۔ اس لیے ہم نے تمام مجاہدین کو حکم دے دیا ہے کہ اپنا اتحاد مضبوط رکھیں اور جو لوگ اختلاف کرتے ہیں، جہادی صف خراب کرتے ہیں یا مجاہدین کو منتشر کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کا راستہ سختی سے روکیں۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ(رواہ مسلم و احمد)

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کی مدد سے پیچھے ہٹتا ہے، نہ اسے ذلیل کرتا ہے نہ اس کی تحقیر کرتا ہے، تقویٰ یہاں پر ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار اپنے سینہ مبارک کی جانب اشارہ کیا، مسلمان کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان کو ذلت کی نگاہ سے دیکھے، ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے''۔

مذکورہ بالا ارشادِ نبوی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اسلامی معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ہر مسلمان کو بھائی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اقلیتوں سمیت تمام افغانوں کے شرعی حقوق کو ایک دینی ذمہ داری کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ امارت اسلامی کی تشکیلات میں ملک کے تمام حصوں اور تمام لسانی طبقات سے صالح اور سمجھدار لوگ شریک ہیں، جو گذشتہ ۳۶ سالہ تجربات اور پھر آخری بیس سالوں کی ذمہ داریوں سے بہت کچھ حاصل کرچکے ہیں۔ لہٰذا کوئی اس تشویش کا شکار نہ ہو کہ اگر امارت اسلامی کی حکومت آ گئی تو کیا ہوگا۔ میں آپ سب کو اطمینان دلاتا ہوں کہ آنے والا انقلاب ایسا نہیں ہوگا جس طرح کمیونسٹ حکومت کے خاتمے سے سب کچھ ختم ہو کر رہ گیا تھا۔ اس دور کی طرح آج کے جہادی صف میں اختلافات نہیں ہیں۔ اس بار ملک کے ہر شعبے میں ہونے والی شرعی اور قانونی ترقی کو برقرار رکھا جائے گا۔ قومی دولت اور عوام کی ذاتی جائیدادوں اور املاک کی حفاظت کی جائے گی اور سب کو اپنی جائیدادوں پر بحال رکھا جائے گا۔ تمام اقوام اور شخصیات کی حیثیت کو احترام دیا جائے گا۔ افغانوں کی دینی اور دنیوی ضروریات کو سامنے

4 مارچ: صوبہ ہلمند .... ضلع سنگین .... مجاہدین کی جانب سے مختلف عملیات .... 14 اہل کار ہلاک .... 4 زخمی

رکھتے ہوئے ایک جواب دہ، شفاف، پیشہ ورانہ مہارتوں سے لیس اور تمام افغانوں کی نمائندگی کو شامل حکومت قائم کی جائے گی۔ ہماری کوشش ہے کہ تمام پڑوسی اور عالمی ممالک کے ساتھ اسلامی اصولوں اور قومی مفادات کی روشنی میں دوطرفہ تعلقات قائم کریں اور افغانستان کو غیروں کے شر اور داخلی اختلافات سے نجات دلا دیں۔

۵۔ کچھ حلقے مجاہدین پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ پاکستان اور ایران کے لوگ ہیں۔ ان کے یہ خیالات اور الزامات انتہائی غیر منصفانہ اور خلاف حقیقت ہیں۔ کیوں کہ ہماری گذشتہ تاریخ اور موجودہ صورت حال ان دعووں کی تصدیق نہیں کرتی، اور آئندہ کی تاریخ بھی اس تہمت کے خلاف گواہی دے گی، ان شاء اللہ۔ ہاں یہ حقیقت ہے کہ ہم نے ہمیشہ پاکستان، ایران بلکہ تمام پڑوسی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات چاہے ہیں، پاکستانی اور ایرانی عوام کی طرح دیگر پڑوسی ممالک، خطے اور عالمی اقوام کی ہمیشہ سے بھلائی چاہی ہے اور اب بھی چاہتے ہیں۔ یہ ہماری طے شدہ پالیسی ہے جو سب کے مفاد میں ہے۔

اس حوالے سے اصحاب دانش سے میرا مطالبہ ہے کہ دشمن کے انٹیلی جنس اداروں کے اس نامعقول پروپیگنڈے کا شکار نہ ہوں، اپنے عظیم قابل فخر کارنامے غیروں سے منسوب نہ کریں۔ اتنی بڑی جنگ جس نے بدخشاں سے قندہار، فاریاب سے پکتیا اور ہرات سے ننگرہار تک پورے ملک کو اپنی آغوش میں لے لیا ہے یہ غیروں کی مدد سے لڑنا ممکن ہوتا یا بیرونی امداد کوئی اثر دکھاتی تو اس سے کابل انتظامیہ کے درد کو کوئی چارہ ضرور ملتا جس کے گرد پچاس ممالک کا حصار قائم ہے۔ اسلحہ سے لے کر افرادی قوت تک سب کچھ انہیں باہر سے ملتا ہے، یہاں تک کہ ان کے رہنماؤں کی پرورش اور تربیت بھی وہیں ہوئی ہے۔ مگر یہ سب کچھ ان کے قدم نہ جما سکی، اور آئے دن علاقے ان کے ہاتھوں سے نکلے جارہے ہیں۔ ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد، مومن عوام کا تعاون اور جہادی روحانیات اور جذبہ شامل حال نہ ہوتا تو کیا یہ ممکن تھا کہ یہ غیر متوازن جنگ دنیا کی بڑی عسکری قوتوں کے خلاف ایک یا دو ممالک کی خفیہ اور جزئی تعاون کی زور پر چودہ سال تک لڑی جاتی؟ یقین کریں عقل سلیم اسے تسلیم نہیں کرتی۔ اس لیے مسلمان بھائی چاہے وہ ہم سے دور ہوں یا قریب، دشمن کے پروپیگنڈے کا شکار نہ ہوں، دشمن انتہائی مکار اور چالاک ہے جو مسلمانوں اور اسلامی تحریک کے خلاف اپنا پروپیگنڈا بہت مہارت سے عام لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ مگر مسلمانوں ہوشیار اور اپنی ایمانی فراست سے لیس رہیں۔

۶۔ کچھ لوگ انتہائی غلط طور پر اور بلا کسی قابل ذکر دلیل کے امارت اسلامیہ کو نئی ترقی، عصری علوم اور وسائل کا مخالف سمجھتے ہیں۔ حالانکہ امارت اسلامی کے دور حکومت میں عصری سکولوں اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے اداروں کی تعداد اور مصارف دینی مدارس سے زیادہ تھے۔ ملک کا بیس فی صد بجٹ سالانہ تعلیم کے لیے مختص تھا۔ ہمارے دینی علما عصری علوم کی سیکھنے کی سفارش اور حمایت اس لیے کرتے ہیں کہ اسلام نے اسے ضروری قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

أَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ (الانفال : ٦٠)

''اور تیار کرو ان کے لیے اپنی بساط کے مطابق قوت، اور گھوڑے، جس سے تم ہیبت ڈالو اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر''۔

مذکورہ بالا ارشاد مبارکہ کے مطابق جس میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں تیاری کرو، تو موجودہ دور میں جہاد ایک اہم فریضہ ہے۔ وہ اسباب جس سے دشمن کو اچھی طرح سے مارا جاتا ہے وہ عصری تعلیم اور نئے تجربات کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور نہ اس کا استعمال اس کے بغیر ممکن ہے۔ اسی طرح مجاہدین زخمیوں اور عام مسلمانوں کا علاج معالجہ اور عام زندگی کے مختلف فنی، تیکنیکی، صنعتی، زراعتی اور دیگر شعبوں میں دشمن کے احتیاج سے خلاصی معاصر دور میں مسلمانوں کی صحیح خدمت ہے اور اسلامی معاشرے کو خود کفیل بنانا عصری علوم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ہماری فقہ کا تسلیم شدہ قاعدہ ہے کہ ''ما لا یتم الواجب إلا به فهو واجب'' [جس کے بغیر واجب کی تکمیل نہ ہو وہ واجب ہے]۔ لہٰذا امارت اسلامی شریعت مقدسہ کی روشنی میں عصری علوم اور وسائل کی اہمیت کی قائل ہے اور اس پر اصرار کرتی ہے۔ اسی لیے مجاہدین وطن عزیز میں نئی نسل کی دینی اور عصری تعلیم کے لیے اپنے علاقوں میں ممکنہ وسائل مہیا کریں۔

۷۔ مجاہدین کو ایک بار پھر یہ بات بتادینا چاہتا ہوں کہ دو باتوں پر اگر عمل کرو گے تو آخری فتح تمہاری ہوگی، ایک یہ کہ اپنے تمام اعمال میں اللہ کی رضا مدنظر رکھو، دین، وطن، امارت اور اپنی قیادت کے ساتھ مخلص اور وفادار رہو یہی دینی ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد :۷)

''اے ایمان والو اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو (اللہ) تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کرے گا''۔

دوسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا (ترمذی)

''وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے''

یعنی وہ امت محمدیہ میں سے نہیں ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے برأت کا اعلان کررہے ہیں۔ اپنے عوام سے نرمی، محبت اور خلوص سے پیش آؤ، بڑوں کو والدین اور چھوٹوں کو بھائیوں اور بچوں کی نگاہ سے دیکھو۔ عام لوگوں کے جان و مال کی حفاظت آپ کا اسلامی اور انسانی فریضہ ہے۔ خصوصاً اپنے عسکری منصوبوں میں عوامی نقصانات کی روک تھام پر توجہ دیں۔ اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جن لوگوں نے اللہ کے دین سے خیانت کی، مومن مجاہد عوام کو ذلت کی نگاہ سے دیکھا اور اسلامی اخلاق کو پامال کیا ہے

4 مارچ: صوبہ بغلان.........صدر مقام بغلان شہر.........مقامی جنگجوؤں کے بیس پر مجاہدین کا حملہ.........3 جنگجو ہلاک.........6 گرفتار

ان کو یہاں کبھی قدم جمانے کا موقع نہیں مل سکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً (رواه ابو دائو)

''مسلمانوں میں کامل ایمان والا شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں''۔

اس لیے عوام کے دل اچھے اخلاق سے جیتو۔

۸۔ مجاہدین بھائیو! ابھی جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے دروازے تم پر کھول دیے ہیں تو کوشش کرو کہ مخالف صف کے لوگوں کو دعوت کے ذریعے باطل راہ سے نجات دلاو۔ ان کو حفاظت اور باعزت زندگی کے راستے مہیا کرو۔ انہیں مارنے کی بجائے ان کی اصلاح سے خوش ہو، کیوں کہ ان کے خاندانوں اور یتیموں سے ہمارے معاشرے میں دکھ اور بڑھے گا۔ ان کی کفالت بھی تمہارے ہی ذمہ ہوجائے گی۔ اللہ تعالی نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو غصہ کو برداشت اور عفو کرتے ہیں:

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (آل عمران: ۱۳۴)

''اور (اللہ سے ڈرنے والے لوگ) غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں، اللہ تعالی ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے''۔

۹۔ پوری دنیا خصوصاً افغانستان کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ فتوحات کے اس شروع ہونے والے سلسلے میں جس طرح گذشتہ ۱۴ سال تک جان و مال سے مجاہدین کی مدد کی، اب پہلے سے بھی زیادہ ان کی مدد اور ان کا تعاون کریں۔ اس بات پر آپ کی توجہ رہے کہ جہاد ہم میں سے ہر شخص پر فرض عین ہے۔ اگر کوئی شخص خود جہادی محاذ پر نہیں جا سکتا وہ ایک مجاہد کی تیاری اور جہادی صفوں کے ساتھ مالی، سیاسی اور ثقافتی و ابلاغی طریقوں سے تعاون کر کے جہادی فریضہ ادا کر سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِي سَبِيلِ الله فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِياً فِي سَبِيلِ الله بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا (متفق عليه)

''جس نے اللہ کی راہ کے مجاہد کو وسائل تیار کر کے دیے اس نے جہاد کیا اور جس نے کسی مجاہد کے گھر کی اچھی کفالت کی بے شک اس نے جہاد کیا''۔

۱۰۔ آخر میں اسلامی ممالک کے رہنماؤں اور عام مسلمانوں سے امید رکھتا ہوں کہ آپس میں بھائی چارہ اور اتفاق پیدا کریں۔ اپنے آپس کے اختلافات سے اپنی صف کمزور نہ کریں۔ برداشت، حوصلہ، تدبر اور اسلامی شریعت کی پابندی کی سیاست اختیار کریں۔ اور تمام صاحب ثروت مسلمانوں سے امید رکھتا ہوں کہ عید کی خوشیوں میں شہدا، اسیروں، معذوروں، غریبوں اور محاذوں پر برسر پیکار غازیوں کے خاندانوں سے ہمہ پہلو تعاون کریں۔ عید کی خوشیوں میں انہیں اپنے ساتھ شریک کریں۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور اس طرح دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کریں۔ اپنی طرح غیروں کے بھی خیر خواہ رہو کیوں کہ یہی خیر اندیشی فلاح اور کامیابی کا راستہ ہے:

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الحج: ۷۷)

''اور نیک کام (اچھے اخلاق اور صلہ رحمی) کرو تا کہ فلاح پاؤ''۔

ایک بار پھر تمام مسلمانوں کو عید مبارک، اللہ تعالیٰ آپ کی عبادتیں قبول فرمائیں۔

والسلام

☆☆☆☆☆

ایوبیوں کا آخری تاجدار ملک الصالح اچانک وفات پا گیا تھا اور چھٹا صلیبی لشکر فرانس کے بادشاہ کنگ لوئیس نہم کی قیادت میں معرکے پر معرکے مارتا ہوا مصر تک آن پہنچا تھا...... یہ اسلام کے لیے سخت ترین دور تھا...... صلیبیوں و تاتاریوں میں اسلام کو مٹانے کے لیے معاہدہ ہو چکا تھا، تمام مسلم سرزمینیں تاتاریوں نے روند دی تھیں اور مصر کے مملوک اسلام کا آخری قلعہ رہ گئے تھے، کردوں کا اقتدار بھی کم و بیش ختم ہو چکا تھا...... ۱۲۴۹ عیسوی کا یہ زمانہ اپنے زمانے کی مایہ ناز سلطنت فرانس کے لیے سنہری دور تھا کہ مسلم سرزمینوں پر چڑھ دوڑے اور بیت المقدس کو مسلمانوں کے قبضے سے آزاد کروا لے اور کنگ لوئیس نے فیصلہ کرنے میں دیر نہ کی!

یہ ساری مشکلات اپنی جگہ پر ہی تھیں کہ ایک اور مصیبت یہ آن پڑی کہ ملک الصالح اچانک انتقال کر گیا...... لیکن اس کی ملکہ 'شجرۃ الدر' نے ایک عجیب فیصلہ کیا، تخت کا وارث توران شاہ جو کے بعد میں نالائق حکمران ثابت ہوا پایہ تخت سے دور تھا اور دشمن کی فوجیں مصر کے دروازے پر تھیں...... شجرۃ الدر نے فوراً مصاحبین خاص کے مشورے سے ملک الصالح کی موت کو چھپانے کا فیصلہ کیا...... روزانہ اس کے کمرے میں ویسے ہی کھانا بھیجا جاتا اور ملکہ مختلف فیصلوں پر شاہی مہر ثبت کرتی رہتی...... تین افراد کے علاوہ کسی کو علم نہ تھا کہ ملک الصالح وفات پا چکا ہے...... ۱۲۵۰ عیسوی میں ساتویں صلیبی جنگ کا معرکہ شروع ہوا اور بعض مورخین کے مطابق شجرۃ الدر نے اس معرکے میں نقاب پہن کر خود حصہ لیا...... اس صلیبی جنگ کا اختتام یہ تھا کہ اپنے زمانے کی سب سے زیادہ طاقتور مغربی و صلیبی ریاست کا بادشاہ کنگ لوئیس مسلمانوں کا اسیر بن گیا اور اس کی فوجوں کی لاشیں میدان میں بکھری رہ گئیں...... ملک الصالح کی موت کو چھپانے کا فیصلہ بالکل درست ثابت ہوا اور مسلمان فوجوں کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی...... کنگ لوئیس کو فرانس کی کل آمدنی کا ۳۰ فی صد بطور فدیہ دے کر جان چھڑانی پڑی......

جو لوگ ملا عمر مجاہد رحمہ اللہ کی وفات کی خبر چھپانے پر حیرت کا اظہار کر رہے ہیں وہ ایک عورت جتنی عقل بھی نہیں رکھتے!!!

4 مارچ: صوبہ دائی کنڈی......ضلع گیزآب......مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان جھڑپ......ایک فوجی ہلاک......تین زخمی

وہ پوری دنیا میں منفرد تھا تو اُس کا غم بھی منفرد ہے

مولوی محمد هود نورستانی

حضرت امیر المومنین، ملا محمد عمر مجاہد نور اللہ مرقدہٗ کی حیات اور ان کے منہج جہاد اور خدمت دین کا تفصیلی احاطہ تو کئی کتب کا متقاضی ہے۔اس شمارے میں سر دست یہ ایک مضمون شامل کیا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو آپؒ پر ادارہ نوائے افغان جہاد کی طرف سے ایک خاص نمبر شائع کیا جائے گا۔ان شاءاللہ [ادارہ]

تیرے جانے کا غم ایسا ہے کہ اس پر اگر تخیل کی پرواز دم توڑ گئی ہے تو کوئی اچنبے کی بات نہیں......کہ چشم فلک نے نوحے کی آواز سن کر فاروقی دُرّے کو اٹھتے اور پھر خالدؓ کی موت کا سن کر گرتے پہلے بھی دیکھا ہے......آج ہمارے لیے ہمارا خالدؒ ہی رخصت ہوا ہے......اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہی سے ہم محروم ہوئے ہیں...... یہ نوحے...... تعزیتیں......خراج ہائے تحسین...... یہ سب دراصل وہ تسلیاں ہیں جو ہم اپنے آپ کو دیتے ہیں!!! نہ یہ کہ تجھ ایسے ابطال کے رخصت ہو جانے پر غم واندوہ کے پہاڑ جو ہم پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور شفقتوں بھرا سائبان جو ہم سے چھن جاتا ہے اُس کا کوئی حق ادا کر رہے ہوتے ہیں!!!

وہ سیدنا فاروقِ اعظمؓ کی درویشانہ سپہ سالاری کا پَرتو تھا......اس کے علاوہ کوئی تشبیہ، کوئی استعارہ اس کی شان بیان نہیں کر سکتا......وہ اپنی ذات میں مکمل منہج تھا......ایک پورا عہد تھا جو اپنی وفات کے ساتھ ختم ہو گیا......اس نے اپنے عمل سے بتا دیا کہ تاریخ میں عزم و ہمت کے جتنے کردار ملتے ہیں وہ کوئی آسمانوں سے نہیں اترتے تھے، وہ ایسے ہی گوشت پوست کے انسان ہوتے تھے......بس فرق یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں اور پھر رب ان کے ساتھ ان کے رب کے بارے میں گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے......

حق تو یہ ہے کہ جو دل پر گزر رہی ہے الفاظ اس کا مفہوم ادا کرنے سے قاصر ہیں!!! کوئی نقشِ خیال ہو تو اسے لفظوں کی مالا میں پرونے کی کوشش کروں......آنسوؤں کو تو کوئی قادر الکلامی کی معراج کو پہنچنے والا بھی صحیح سے کبھی قرطاس کی نظر نہیں کر سکا......

تیرہ سال! جی ہاں پورے تیرہ سال!!! پوری دنیائے کفر اور اُن کے حواریوں کی دھمکیوں اور لالچ کے مقابلے میں صرف ایک اللہ کی رضا وخوشنودی کو سامنے رکھ کر سوچنا اور اُسی کے مطابق ہر ہر قدم اٹھانا، یہ صرف ملا عمرؒ ہی کا خاصہ تھا!!! آپ کو ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دیے جانے کی پیش کش ہوئی مگر سچے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے امتی نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تازہ کر دی!!! کہ نہیں!!! جو کر سکتے ہو کر گزرو!!! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر حرف نہیں آنے دوں گا!!! اور پھر پوری دنیا نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ بوریا نشین آخری دَم تک صرف ایک اللہ کی تائید ونصرت سے، خلا میں بیٹھ کر زمین سے چیونٹی تک ڈھونڈ لینے کا دعویٰ کرنے والی ٹیکنالوجی کو ناک رگڑواتا رہا......

ایک پاکستانی مجاہد نے عرب مجاہد عالم، شیخ عیسیٰ فک اللہ اسرہ سے پوچھا کہ آپ عرب حضرات میں اتنے بڑے بڑے عالم بھی موجود ہیں تو پھر بھی آپ نے ملا عمر، جو علمی اعتبار سے بہت معروف نہیں ہیں، کی بیعت کیسے کر لی؟ تو انہوں نے فرمایا؛

> ''سلف صالحین کی دینی غیرت وحمیت کے جو تذکرے اور جو شان ہم نے کتابوں میں پڑھی تھی وہ آج پوری دنیا کے اندر ہم نے عملاً صرف امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ ہی میں دیکھی ہے چنانچہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ ہم اِن کی بیعت نہ کرتے۔''

رب کریم نے قوی ایمان ،حمیت، ایفائے عہد، جرات، پامردی، سادگی، مہمان نوازی، حکمت و دانائی، رازداری سمیت کتنے عناصر سے ملا عمر کا خمیر اٹھایا ہوگا...... کوئی ایک مقام تو ایسا ہوتا جہاں نفس غلبہ پاتا اور رب کی محبت میں مجنوں بن جانے والے سے کوئی ایک فیصلہ خلاف شریعت کروالیتا......کوئی نہیں! واللہ! کوئی مقام، کوئی لمحہ ایسا نہیں!......

> تنہائیوں میں بیٹھ کر آپ کا غور وفکر سیمینارز اور کانفرنسوں یا جلسے جلوسوں میں نہیں بلکہ کہیں کفر والوں کے سروں پر پھٹتا اور کہیں ان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ کر، اللہ کا عذاب بن کر اپنی موجودگی کا احساس دلاتا تھا۔آپ کی تنہائیوں کی خاموشیاں ارضِ افغاناں کے طول وعرض میں کسی شیر کی دھاڑ کی طرح سنی جاتی تھیں......

معاصر جہاد اور شخصیات کی اہمیت:

شخصیات یقیناً اہم ہوتی ہیں اور اس اہمیت سے انکار کم عقلی ہی کی نشان دہی کرتا ہے مگر شخصیات کا ایسی اہمیت اختیار کر جانا کہ وہ نہ رہیں تو جدوجہد ختم ہو جائے گی کسی فکر کے اصولی سطح پر کمزور ہونے کی علامت ہوا کرتی ہے۔الحمدللہ! طالبان کی نفاذ شریعت کے لیے جاری جدوجہد شریعت کے اعلیٰ فہم اور عامۃ المسلمین کے مصالح کی رعایت کے ایسے حسین امتزاج کا مجموعہ ہے کہ اس کے لیے اب شخصیات بہت زیادہ اہم نہیں ہیں۔

5 مارچ: صوبہ قندھار......اضلاع خاکریز اور میوند......مجاہدین کا فوجی سپلائی کانوائے پر حملہ......رینجر گاڑی اور ٹینک تباہ......متعدد فوجی ہلاک

اب تو طالبان کے پاس ملا عمر صاحبؒ جیسی کرشماتی شخصیت اگر نہ بھی ہو تو ایک ایسا فرد بھی اس ساری جد و جہد کو سنبھال سکتا ہے جس میں مناسب درجے کی انتظامی صلاحیتیں (Managerial Abilities) ہی ہوں۔ لہٰذا امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہدؒ کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ امارت اسلامی افغانستان کی جدو جہد کمزور ہو جائے گی تو اُس کی ایسی سوچ کو حماقت ہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

آپ کو ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دیے جانے کی پیش کش ہوئی مگر سچے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے امتی نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تازہ کر دی!!! کہ نہیں!!! جو کر سکتے ہو کر گزرو!!! نبی کی دعوت پر حرف نہیں آنے دوں گا!!! اور پھر پوری دنیا نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ بوریہ نشین آخری دم تک صرف ایک اللہ کی تائید و نصرت سے' خلا میں بیٹھ کر زمین سے چیونٹی تک ڈھونڈ لینے کا دعویٰ کرنے والی ٹکنالوجی کو ناک رگڑواتا رہا......

عسکریت کا مایہ نازامام:

یہ ایک حقیقت ہے کہ عسکریت بغیر تنظیم کے نہیں چلتی' اس کی بنیادی ترین ضروریات میں سے ایک تنظیم سازی ہی ہے۔ ملا عمرؒ نے روپوشی کی زندگی گزار کر جس طرح سے تیرہ سال جہاد کی قیادت کی ہے پوری انسانی تحریک اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ آپؒ صرف دو لوگوں کے ذریعے اپنی جماعت سے رابطہ کرتے تھے لیکن اس سب کے باوجود آپ کا سُلطہ اور اختیار بے مثال ہے۔ آپ نے کبھی اپنی آپریشنل قیادت کے اجلاسوں میں شرکت نہیں کی مگر پھر بھی کبھی کسی نے آپ کے کسی حکم سے روگردانی نہ کی۔

کفر والوں کی اصل ناکامی:

امیر المومنین کی دو سال قبل وفات کی کفری اداروں کی تشہیر اصلاً اُن کے اپنے لیے پریشان کن ہونی چاہیے کہ آخر وہ کون سے عبقری ہیں جو تحریک جہاد کو ملا عمر کے بغیر بھی اُنہی کے منہج سے مکمل کامیابی کے ساتھ لے کر چل رہے ہیں اور امت کے جہادی بیٹوں کے لیے حوصلہ افزا کہ جہاد کو الحمد للہ ملا عمر جیسی قیادت ابھی بھی میسر ہے اور کفر والوں کو کچھ حاصل نہیں ہوا...... اسی طرح کسی نے کہا تھا کہ ملا عمر نے اتنے سالوں میں معلوم نہیں کتنوں کو ملا عمر بنا دیا ہو لہٰذا کفار کو اب ملا عمر کی رخصتی سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

ملا عمرؒ کا امتیازی وصف:

آپؒ ویسے تو اس عہد کا لاثانی کردار تھے اور آپ کی قائدانہ صلاحیتوں کے اتنے امتیازی پہلو ہیں جو ہمیں کسی دوسرے کی شخصیت میں نہیں ملتے۔ ان سب پر ہم ایسوں نے مفصل کلام کرنا ہو تو بھی کسی ایک کتاب میں ممکن نہیں پھر بھی ایک انتہائی منفرد وصف کی طرف قارئین کو متوجہ کرتے ہیں۔ عصر حاضر میں امت کے علمی حلقوں کے اکثر گوشوں میں زمانے کے چلن کے موافق دعوت دینے کے اسلوب کو اپنانے کا کہا بھی جا رہا ہے اور عملاً یہ کیا بھی جا رہا ہے۔

لیکن! ملا عمر معلوم نہیں کس عزم والے تھے کہ وہ کسی ایسے حیلے کے قائل نہ ہوئے۔ یہاں کی مذہبی قیادتیں مغربی طرز دعوت کی گرویدہ ہیں لیکن یہ درویش اس سے کوسوں دور مگر نتیجہ خیزیت (Productivity) میں کامل!!!

تنہائیوں میں بیٹھ کر آپ کا غورو فکر سیمینارز اور کانفرنسوں یا جلسے جلوسوں میں نہیں بلکہ کہیں کفر والوں کے سروں پر پھٹتا اور کہیں ان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ کر' اللہ کا عذاب بن کر اپنی موجودگی کا احساس دلاتا تھا۔ آپ کی تنہائیوں کی خاموشیاں ارضِ افغاناں کے طول وعرض میں کسی شیر کی دھاڑ کی طرح سنی جاتی تھیں......

اے امیر محترم! آپ نے ایک دو یا چالیس پچاس فوجوں کو شکست نہیں دی بلکہ جدید دنیا کے جدید ترین طرز جنگ کو شکست دی ہے! آپ نے ترقی یافتہ آرٹ آف وار کو شکست دی ہے!!!

اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ کے بعد والوں کو آپ کا درست پیروکار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وہ شخص اب یاں نہیں ملے گا
نہ رو، وہ اس کو کہ جلوہ فرما
وہ کہکشاں تا بہ کہکشاں ہے
فرازِ جنت کے سبزہ زاروں میں
رونقِ بزم قدسیاں ہے
ہوا مقرب وہ انبیا کا
وہ آج مخدومِ نوریاں ہے
وہ شخص اب یاں نہیں ملے گا!!!

☆☆☆☆☆

''صحابہؓ عجز وانکساری اور سادگی کا پیکر تھے۔ اور یہ ہمارے لیے سبق ہے۔ یہ آپ کا لباس نہیں جو یہ طے کرتا ہے کہ آپ کون ہیں، نا ہی وہ رویے اور وہ تصور جو آپ اپنے بارے میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آپ کی قلوب میں موجود افکار و نظریات آپ کی شخصیت کا تعین کرتے ہیں۔ جب اپنی ذات کے بارے میں لوگ جعلی اور بناوٹی تاثر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو اللہ رب العزت انہیں اس وقت تک مرنے نہیں دیتے جب تک ان کی حقیقت سب پر عیاں نا کر دیں''۔
شیخ انوار العولقی رحمہ اللہ

5 مارچ: صوبہ قندھار.........ضلع میوند.........مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان جھڑپ.........ایک ٹینک تباہ.........سوار اہلکار ہلاک اور زخمی

ضربِ کذب: خالصتاً امریکی وصلیبی آپریشن ہے!

خباب اسماعیل

شمالی وزیرستان میں جاری ضربِ کذب آپریشن میں امریکی اور صلیبی ممالک پوری طرح شریک ہیں......اس آپریشن کے اخراجات بھی کفار کی طرف سے پورے کیے جارہے ہیں، ڈرون حملوں میں القاعدہ برصغیر کی رہ نماؤں سمیت طالبان مجاہدین تک کو امریکی ہی نشانہ بنارہے ہیں، امریکہ کے جنگی جیٹ طیاروں سے آئے روز شمالی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں ظالمانہ بم باری کی جاتی ہے [جسے اخبارات اور ذرائع ابلاغ میں ''پاک'' فضائیہ کی بم باری کے طور پر پیش کیا جاتا ہے]......اس آپریشن کی منصوبہ بندی، اہداف کا تعین، بم باریوں کی نوعیت، مہاجرین سے بہیمانہ سلوک......غرض از اول تا آخر سب کچھ امریکی ہدایات کے تحت ہی ہورہا ہے بلکہ ان سب مراحل میں امریکی اور صلیبی ذمہ داران بلاواسطہ شریک ہوتے ہیں اور ''ریاستی رِٹ'' کی بحالی کے لیے صلیبی نگرانی میں تمام ''امورِ ریاست'' سرانجام دلائے جاتے ہیں! اسی پر بس نہیں بلکہ راحیل شریف اس آپریشن کے ''نگرانوں'' کے ہاں آئے روز حاضریاں دیتا ہے اور ''نگران'' بھی گاہے بگاہے جی ایچ کیو میں دورہ کرکے اپنے ''خاص الخاص ملازمین'' سے رپورٹیں طلب کرتے پائے جاتے ہیں!!!

مذکورہ بالا سطور مروجہ میڈیا کی ''تحقیقاتی'' رپورٹوں کی طرح محض گپ بازی نہیں اور نہ ہی کسی ایسے ''غیر جانب دار'' اور ''آزادیٔ صحافت کے ہیرو'' کے الفاظ ہیں جو اپنے کالموں اور تجزیوں کا پیٹ بھرنے کے لیے ''کارخانۂ کذب'' آئی ایس پی آر سے نکلے والے جعلی حقائق پر ہی کُل انحصار کیے ہوتا ہے! یہ ایسی صداقت ہے جسے جہاد دشمنی کی عینک اتار کر دیکھا جائے، عقلوں پر پڑی صلیبی ہیبت سے نکل کر پرکھا جائے، جیبوں کو گرم اور بنک کھاتوں کو مستحکم کرتی ''ڈالری خوراک'' سے نظریں ہٹا کر جانچا جائے تو اس کو مبنی برحقیقت اور ایک سو ایک فی صدی سچ ماننے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا!

خرچہ پانی اور اتحادی فنڈ کی ادائیگی:

امریکہ اور اُس کے صلیبی اتحادیوں نے چودہ سالہ صلیبی جنگ میں افغانستان میں اربوں ڈالر جنگ میں جھونکے جب کہ اُن کے ہزاروں فوجی مردار اور ہزاروں ہی مستقل معذور بن کر اُن کی معیشت پر نا قابلِ برداشت بوجھ بن چکے ہیں......لیکن اس ''قابلِ رحم'' حالت تک پہنچ جانے کے باوجود وہ جہاد اور مجاہدین کے خلاف کسی قسم کی قابلِ ذکر کامیابی حاصل نہیں کرسکا......اب اُن کے غلام اور 'فرنٹ لائن اتحادی' فوج نے اُنہیں ہمدردی جتاتے اور اپنی وفاؤں کا یقین دلاتے ہوئے دلاسہ دیا کہ ''آپ خرچہ اٹھائیں، آپ کے غلام حاضر ہیں''......لہٰذا امریکہ نے اس خطے میں اپنے آخری مہرے کو میدان میں اتارنے کا فیصلہ کیا......اسی فیصلہ کے تناظر میں ''ڈالروں'' کی تیز رفتار آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا......

امریکی امداد پر "پلنے والا "آپریشن:

۲۳ جولائی ۲۰۱۵ء کو امریکہ نے شمالی وزیرستان آپریشن کے لیے ۳۳۷ ملین ڈالر پاکستان کو ادا کردیے، جب کہ وزارتِ خزانہ کے حکام کا کہنا تھا کہ آئندہ چند روز تک امریکہ کی طرف سے کولیشن سپورٹ فنڈ کی نئی قسط بھی مل جائے گی......اہلِ اسلام کا بے دریغ خون بہانے کی یہ وہ قیمت ہے جو پاکستانی فوج' کفار کے لیے' رینٹ اے آرمی' کا کردار ادا کرکے وصول رہی ہے! اسی دن افغانستان میں امریکی افواج کے کمانڈر جنرل کیمبل نے جی ایچ کیو میں راحیل سے ملاقات کی اور ''باہمی دل چسپی کے امور'' پر تبادلہ خیال کیا......ان امور کی وضاحت تو نہیں کی گئی لیکن یہ طے شدہ امر ہے ۳۳۷ ملین ڈالر کی ادائیگی کے موقع پر صلیبی ہرکاروں کو ڈومور کی بجائے اب ''ڈوفاسٹ'' کا حکم نامہ جاری ہوا ہوگا!!!

کفار کی نگرانی اور "رپورٹ طلبی":

امریکہ نظام اور عالمی مالیاتی اداروں پر قابض یہودی ساہوکار روپے پیسے کے معاملہ میں جس قدر حریص، بخیل اور رذیل واقع ہوئے ہیں وہ محتاجِ بیان نہیں! یہ یہودی ساہوکار ایک penny بھی کہیں invest کریں تو اُس کی پوری دیکھ بھال اور نگرانی کرتے ہیں اور اُس رقم کو بمعہ سود مرکب وصول کرنے کے لیے بھی آخری حد تک جاتے ہیں! پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ پاکستانی نظام کے ساتھ وہ اس قدر مخلص ہوجائیں کہ کروڑوں ڈالر دے کر بھول جائیں اور ''کارکردگی ملاحظہ'' کو بالکل ہی فراموش کردیں! یہ اُن کی فطرت کے خلاف ہے!

اسی لیے آئے روز کوئی نہ کوئی صلیبی امام، اُن کا کوئی نہ کوئی سفیر یا فوجی جرنیل پاکستان کے دورے پر آتا رہتا ہے......ان دوروں کی خاص بات سول حکمرانوں کی بجائے ''وردی والی سرکار'' جو اصل میں صلیبیوں کی حقیقی خادم اور اُن پر 'صدقے واری' جانے والی ''مخلوق'' ہے' سے میل ملاقاتیں اور تسلی بخش کارکردگی کی رپورٹیں طلب کرنا ہوتی ہے! یہی ائمۃ الصلیب ہیں جو کھلے بندوں اعتراف کرتے ہیں کہ وزیرستان آپریشن اُنہی کی نگرانی میں ہورہا ہے!

5 مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع نوزاد...............پولیس اہل کاروں کے ٹینک پر حملہ...............ٹینک تباہ.................پانچ اہل کار ہلاک

۲۸ اپریل کو برطانوی وزیراعظم نے لندن میں نواز سے ملاقات میں کہا ''دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہے۔دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی کوششیں قابل ستائش ہیں پاکستان کا دشمن برطانیہ کا دشمن ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ پاکستان اور برطانیہ کی مشترکہ جنگ ہے،ضرب عضب میں پاکستان کی مدد کررہے ہیں''......۱۱ جولائی کو امریکی فوج کے سربراہ جنرل جوزف ڈنفورڈ نے واشنگٹن میں امریکی کانگریس کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ''القاعدہ کو شکست دینے کے لیے پاکستان سے تعاون جاری رکھنا ہوگا، یہ پاکستان کے استحکام اور افغانستان میں امن کے حصول کے لیے ضروری ہے۔شدت پسندی کا خاتمہ پاکستان اور امریکہ کے مشترکہ مفاد میں ہے ،دونوں ملک القاعدہ کو شکست دینے کے لیے مشترکہ سٹریٹجک مفادات کے تحت کام کرتے ہیں۔القاعدہ اور دیگر دہشت گرد تنظیموں کے خلاف آپریشن میں پاکستان نے امریکہ کو مدد فراہم کی ہے، پاکستان کے ساتھ پائیدار پارٹنر شپ امریکہ کے مفاد میں ہے،ہمیں پاکستانی فوج کے ساتھ کام جاری رکھنا ہوگا''......

اگر کبھی کافروں کے کسی سردار کے آنے جانے کا درمیانی وقفہ زیادہ ہو جائے تو ''بہادر سپہ سالار'' خود آقاؤں کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے اور وہاں جا کر ساری دنیا کو''محفوظ'' بنانے کا ٹھیکہ دار بننے کی ''بڑ بولیاں'' مارتا ہے!۲۹ جولائی کو اٹلی کے دورے کے موقع پر راحیل نے کہا کہ'' پاکستان دوسرے ممالک میں بھی امن کو یقینی بنائے گا۔پاکستان اور افغانستان ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں رہ سکتے ، پاکستان اور افغانستان کی منزل ایک ہے''۔اس سے قبل ۷ جولائی کو جنوبی افریقہ کے دورے کے دوران میں بھی راحیل نے ایسے ہی بھاشن دیے!

افغانستان ''وقار'' کے حلق کا کانٹا بھی بن چکا ہے!

پاکستان کے ساتھ ساتھ افغانستان کے مجاہدین اور تحریک جہاد کے حوالے سے راحیل کا اپنے خبیث عزائم کا اظہار نئی بات نہیں...... ۱۲ مارچ ۲۰۱۵ء کو نواز شریف بھی انہی ارادوں کا اظہار کر چکا ہے...... جب اُس نے افغانستان میں پناہ گزینوں کے وزیر حسین بلخی سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ'' دہشت گرد پاکستان اور افغانستان کے مشترکہ دشمن ہیں،ان کو مل کر شکست دیں گے،اس کے لیے ہمیں مشترکہ کوششیں کرنے کی ضرورت ہے''...... پاکستانی 'اسٹیبلشمنٹ' کی اب یہ سوچی سمجھی رائے بن چکی ہے کہ ''افغانستان کے بغیر پاکستان میں امن نہیں آسکتا''......الفاظ تو بہت حسین معلوم ہوتے ہیں لیکن عقل وخرد والے آنے والے حالات کو بخوبی دیکھ رہے ہیں جو کسی طور بھی پاکستانی نظام اور افغانستان میں امریکی کٹھ پتلیوں کے لیے اچھے ثابت نہیں ہوں گے!

منزل پرہم جائیں گے!

اگر راحیل یہ کہتا ہے کہ'' پاکستان اور افغانستان کی منزل ایک ہے'' تو مجاہدین ایک عرصے سے اس کے قائل ہیں کہ واقعی اس پورے خطے کی'' منزل'' ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت وفضل سے اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ شریعت کا نفاذ!جب کہ کفر کے سردار اور اُن کے حواریوں کے نزدیک ان دونوں ممالک کی منزل'' اسلام سے دور اور دین و شریعت سے یکسر بے گانہ معاشروں کا قیام'' ہے...... یہ دونوں فریق اپنی اپنی منزل کے حصول کے لیے برسرپیکار ہیں......اسی بنیاد پر پاکستان وافغانستان کے اشرار آج کل باہم شیر وشکر نظر آنے کی کوششوں میں ہیں اور دونوں ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کے درمیان معاہدوں سے لے کر مجاہدین کے خلاف [آقائے امریکہ کی نگرانی میں] مشترکہ کارروائیوں تک کی منصوبہ بندیاں کی جا چکی ہیں!

جب کہ مجاہدین بھی اسی ساری صورت حال سے پوری طرح باخبر اور آگاہ ہیں اور رب تعالیٰ کی توفیق اور اُسی کی عطا کردہ بصیرت ایمانی کی روشنی میں دشمن کی ان چالوں کو اُسی پر الٹنے کی تیاریوں اور تدابیر میں مصروف ہیں......امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی رحلت کے بعد امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ نے امارت پر فائز ہونے والے ملا محمد اختر منصور حفظہ اللہ کے نائبین کے طور پر دو جہادی رہ نماؤں کو تعینات کیا ہے!ایک ہیں ملا ہیبت اللہ اخونزادہ حفظہ اللہ جب کہ دوسرے رہ نما ہیں سراج الدین حقانی حفظہ اللہ [یعنی خلیفہ صاحب]......جی ہاں!وہی سراج الدین حقانی حفظہ اللہ جن کی سرکردگی میں امریکی اور نیٹو کی افواج کو ذلیل ورسوا کرنے اور بیسیوں فدائی حملوں کا نشانہ بنانے والے جنود اور عساکر کے خلاف صلیبی'' فرنٹ لائن اتحادی'' شمالی وزیرستان میں امریکی کمان تلے آپریشن کررہے ہیں!

شیخ سراج الدین حقانی حفظہ اللہ کے چار بھائی شہادت کی منزل پا چکے ہیں، جن میں سے دو کو پاکستانی فوج کی مدد سے امریکی ڈرون حملوں میں شہید کیا گیا اور ایک بھائی ڈاکٹر نصیر الدین حقانی کو اسلام آباد میں آئی ایس آئی کے کارندوں نے شہید کیا...... شیخ سراج الدین حقانی خود پکتیا، پکتیکا، خوست، کنڑ، زابل، ہلمند، فراہ اور کابل تک میں صلیبیوں کے لیے خوف اور دہشت کی علامت کے طور پر جانے جاتے ہیں!اسی خوف اور دہشت کو پاکستانی جرنیلوں کے موٹے دماغ نے اپنے اوپر سوار کرنے کی ٹھانی تو جہادی قیادت نے بھی بیدار مغزی اور عسکری وسیاسی داؤ پیچ میں بھرپور مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے اُسی قوت کو اپنی قیادت کی اعلیٰ ترین صفوں میں شامل کرکے واضح پیغام دیا ہے کہ '' پاکستان اور افغانستان کی منزل ایک ہے!!!'' اور یہ بھی کہ مجاہدین اس منزل اور نشانات منزل پر نا صرف مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ مدد، توفیق اور نصرت سے اس جانب بڑھتے بھی چلے جارہے ہیں!!!

☆☆☆☆☆

5 مارچ: صوبہ ہلمند.................ضلع واشیر..................ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ.................ایک فوجی ہلاک.................ایک زخمی

ضربِ کذب: جرنیلوں کے مکر اور ڈھونگ!

کاشف علی الخیری

بے شک میرے رب کی تدابیر ہی غالب ہیں، وہ ہستی اس غیر محسوس طور پر اپنے دشمن کی رسوائیوں کا سامان کرتی ہے کہ سینوں پر درجن بھر تمغے سجانے والے اور دنیا بھر کی بہترین عسکری تربیت کے دعوے دار'' خاکی'' دماغوں کو خبر ہی نہیں ہو پاتی کہ اُن کی تمام چالیں مات کھاتی چلی جا رہی ہیں...... یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ ہر دشمنِ خدا کا وطیرہ رہا ہے کہ وہ رعونت و تکبر کے نشہ میں بدمست ہو کر عقل سے بالکلیہ ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور اہلِ ایمان سے متعلق اپنی 'دوٹوک پالیسی' کا اعلان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ **وانـــا فوقھم قاھرون**...... پھر اسی طاقت و قوت کا یہی نشہ ہوتا ہے کہ وہ امواجِ نیل کو پہاڑوں کی مانند ساکت و جامد دیکھ کر اور بیچ سمندر میں صاف و ہموار راستے پا کر اپنی افواجِ قاہرہ سمیت ان راستوں پر چل نکلتا ہے، اس کے بعد پھر اُس رب کی پکڑ آتی ہے جو ذوالقوۃ المتین ہے!

وہی رب ہے جو آج بھی اپنے اولیاء سے دشمنی اور اپنے اعداء سے دوستیاں نبھانے والوں کو گھیر گھار کر اُس منزل پر لے آتا ہے جہاں اُن کی رعونت و فرعونیت غرقِ آب ہو کر رہتی ہے! فراعینِ عصر پر بھی اللہ رب العزت کا غضب اور اُس کا قہر اسی طرح ٹوٹ پڑ رہا ہے جس طرح فراعینِ مصر اُس کا شکار بنے! سقوطِ امارت اسلامیہ افغانستان کے وقت امریکی جرنیلوں اور صلیبی کفر کے اماموں کی'' فاتحانہ شان'' ذہن میں مستحضر کیجیے اور پھر ضربِ کذب کے نتیجے میں شمالی وزیرستان کے چپہ چپہ کو آہن و بارود سے ادھیڑ ڈالنے کے بعد پاکستانی جرنیلوں اور حکمرانوں کے متبسم چہروں کو دیکھئے! دونوں کی کیفیات و جذبات میں شمہ برابر فرق محسوس نہ ہوگا!

وہاں بھی متحدہ صلیبی صیہونی کفر'' چند ہفتوں میں نیست و نابود کر دیں گے'' کے وعدے لے کر چڑھتے چلے آئے تھے...... اور یہ'' چند ہفتے'' طویل ہوتے ہوتے چودہ سال پر محیط ہو گئے...... لیکن نتیجہ پھر بھی یہی نکلا کہ اللہ کے سادہ و نیک دل بندے تو فتح کی کنجیوں [ایمان، صبر و توکل] کو ہاتھوں میں تھامے صبر و ثبات سے کھڑے رہے جب کہ عالمی کفر کا سارا کر و فر اور اکڑ و غرور نیست و نابود ہوتے چلے گئے! بعینہٖ معاملہ صلیبی حواریوں کے ساتھ پیش آیا...... جون ۲۰۱۴ء کے وسط میں'' چھ ہفتوں میں شمالی وزیرستان کلیئر کروا لیں گے'' کے دعوے لے کر چڑھائی کی گئی، آج ایک سال اور ایک ماہ سے اوپر ہونے کو آیا ہے! اور حال یہ ہے کہ آئی ایس پی آر کی مستند جھوٹوں اور'' وقاری وظیفہ خور صحافیوں'' کے حلق پھاڑ پھاڑ کر شور مچانے کے باوجود شمالی وزیرستان کی ابتدائی تحصیلوں سپین وام اور میر علی وغیرہ میں بھی 'وردی والی سرکار' قطعی طور پر غیر محفوظ ہے، آئے دن مجاہدین کی مختلف عسکری کارروائیوں کا نشانہ بنتی ہے اور یہ تک ممکن نہیں دو چار فوجی گاڑیاں بھی بغیر حفاظتی پروٹوکول کے چند فرلانگ کا گشت ہی کر سکیں!!! ایسے میں بے شرمی اور ڈھٹائی میں کمال و اختصاص حاصل کر کے ہی ۹۰ فی صدی علاقہ کلیئر کروانے کا بُودا دعویٰ کیا جا سکتا ہے!

''مرحلہ باری'' کا ڈھونگ!

پاکستانی جرنیلوں کی پٹاری 'عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اپنا 'اُلّو' ہمیشہ سیدھا رکھنے کے لیے نت نئی فن کاریوں اور شعبدہ بازیوں سے سدا بھری رہتی ہے...... ڈالرڈ کار فوج' عوام کو بے وقوف بنانے، اپنی ناکامیوں نامرادیوں کو چھُپانے کے لیے اور اپنے آقاؤں کی جانب سے فراہم کردہ ڈالروں کی فراہمی کے سلسلے کو دوام دینے کے لیے مکر و فریب کے بہت سے کھیل کھیلتی ہے! اب شمالی وزیرستان میں مسلسل ایک سال کی بہیمانہ فضائی بم باریوں، امریکی ڈرون حملوں کے تسلسل، گن شپ ہیلی کاپٹروں کی شیلنگ اور بھاری توپ خانے کی بے دریغ گولہ باریوں کے بعد جب کچھ بھی ہاتھ نہیں آیا تو ایک طرف'' ۹۰ فی صد کلیئرنس'' کی پُڑیا گھول گھول کر پلائی جا رہی ہے تو دوسری جانب آپریشن کے نت نئے مرحلوں کے آغاز کے اعلانات ہو رہے ہیں!

۲۴ فروری کو راحیل نے نواز سے ملاقات میں یہ'' مژدۂ جانفزا'' سنایا کہ'' ضربِ عضب کا فیصلہ کن مرحلہ شروع ہو چکا ہے''...... یعنی اس سے قبل سات آٹھ ماہ تک'' غیر فیصلہ کن مرحلے'' پر ہی ٹرخایا جاتا رہا اور بالآخر اواخرِ فروری میں بے چارے'' فیصلہ کن مرحلے'' کی بھی باری آ گئی کہ اُس کو'' نئی اور تازہ ترین سوغات'' کے طور پر مارکیٹ میں متعارف کروا کر دام کھرے کیے جائیں...... یاد رہے کہ اس'' سوغات'' کے دام بٹورتے ہوئے بھی اب پانچ ماہ ہونے کو آئے ہیں اور اب'' پروڈکٹ'' کی ایکسپائرڈیٹ اگرچہ آ چکی ہے لیکن اسے نئے انداز سے دوبارہ پیش کیا جا رہا ہے...... ۱۳ جولائی کو'' وقار'' کی جعل سازیوں پر ملمع کاری کر کے اُنہیں سچ اور صداقت کے جھوٹے پہناوے پہنانے والے ادارے آئی ایس پی آر کا مدارالمہام باجوہ گویا ہوا کہ'' شوال میں آپریشن کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا ہے''......

کہاں تو پورے شمالی وزیرستان میں'' فیصلہ کن مرحلہ'' کا چُورن اور کہاں پانچ ماہ بعد محض وادی شوال میں آپریشن کے پہلے مرحلے کی تکمیل کے دعوے!...... خاکی وردی والوں کے اپنے دماغ تو 'فوجی خناس' نے کسی کام کے چھوڑے نہیں لیکن یہ بددماغ جرنیل'

7 مارچ: صوبہ ہلمند............ ضلع سنگین میں............ کٹھ پتلی فوج کی چوکیوں اور مراکز پر مجاہدین کے حملے............ 11 سیکورٹی اہل کار ہلاک............ 7 زخمی

ذرائع ابلاغ کو بھی بھاری بوٹوں کی چاپ سے ڈراتے اور 'مُلا کا سَٹِک' سے ہانکتے ہوئے اُس مقام پر لے گئے ہیں کہ بڑے بڑے دانش فروشوں کی عقلیں بھی ماؤف ہو چکی ہیں اور وہ اپنی سوچنے سمجھنے اور حالات کا غیر جانب دارانہ تجزیہ کرنے کی صلاحیتیں بھی راحیل و باجوے کے پاس رہن رکھوا چکے ہیں! تبھی اس قدر کھلے تضادات اور تناقصات کے باوجود ''پنڈی سرکار'' کے گُن گاتے اور جرنیلوں کی ''مکھن سازی'' کرنے میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں!

اسی حوالے سے ۱۲ جولائی کو روزنامہ دنیا میں شائع ہونے والا ایک اور مضحکہ خیز تجزیہ ملاحظہ ہو جس میں ''اعلیٰ عسکری ذرائع'' کے حوالے سے بتایا گیا کہ ''ہماری افواج نے آپریشن کے پہلے مرحلے کو جو کہ ابتدائی مرحلہ تھا نہایت کامیابی سے مکمل کیا اور اب دوسرے مرحلے پر کام جاری ہے جس کا عید کے فوری بعد آغاز متوقع ہے''۔ ذرائع نے کہا ''فیصلہ کن مرحلہ میں شوال سمیت دیگر علاقوں کو شدت پسندوں سے مکمل پاک کر دیا جائے گا''۔ یعنی وہ جو اواخر فروری میں ''شریفین'' نے ایک دوسرے کو 'فیصلہ کن مرحلے کی ابتدا' پر مبارک سلامت کے ہار پہنائے تھے وہ نرا ناٹک ہی تھا! یہ تو محض ایک جھوٹ کا مختصر سا تجزیہ کیا گیا ہے...... یہاں تو فوجی منڈی سے تھوک کے حساب میں جھوٹ نکلتے اور بکتے ہیں! جھوٹ کی اس فیکٹری سے نکلنے والی مصنوعات کے بیوپاریوں کی بھی کمی نہیں' جو ہر آنے والے نئے کذب و افترا کو ہاتھوں ہاتھ لیتے اور ''مقامی مارکیٹ'' میں کھپا دیتے ہیں!

وادی شوال میں آپریشن:

پچھلے چند ہفتوں سے وادی شوال میں آپریشن کی نت نئی کہانیاں منظر عام پر آرہی ہیں......لیکن ۱۵ جون ضرب کذب کا ایک سال مکمل ہونے پر آئی ایس پی آر کی پیش کردہ رپورٹ میں واضح طور پر کہا گیا کہ ''شمالی وزیرستان کی گیارہ میں سے چار تحصیلوں شوال، رزمک، دوسلی اور سپین وام کو شدت پسندوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے آپریشن سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے''......اب ایک طرف تو شوال کا علاقہ فوجی جنتا کے کاغذوں میں آپریشن سے مستثنیٰ ہے جب کہ دوسری طرف یہ حقیقت کوئی نہیں جھٹلا سکتا ہے پچھلے ایک سال کے دوران میں ہونے والے امریکی ڈرون طیاروں کے میزائل حملوں میں سے ۸۰ فی صد سے زائد حملے وادی شوال ہی میں ہوئے......

فوجی سرکار تو آپریشن کے ایک سال بعد بھی اس علاقے کو آپریشن کی حدود سے باہر بتا رہی ہے لیکن ڈرون حملے اور امریکی و پاکستانی جیٹ طیاروں کی بم باریوں کا اولیں ہدف کئی ماہ سے یہی علاقہ بنا ہوا ہے......اس فوجی مکر و فریب کی طرف کسی جی دار اور بہادر صحافی نہیں پڑی کیونکہ اس فریب کا پردہ چاک کرنے کا مطلب وردی والوں کے ہاتھوں اپنا سینہ [بمثلِ سلیم شہزاد] چاک کروانے کے مصداق ہے ......لہٰذا آزادیٔ صحافت کے سارے ''ماموں چاچو' دُم سادھے بیٹھے ہیں!

اب ''وقار'' کے دست راست صحافیوں نے یہ رپورٹیں عام کرنا شروع کر دی ہیں کہ دو ماہ میں شوال کے علاقے کو کلیئر کروا لیا جائے گا! جی ہاں! بالکل اُسی طرح جس طرح میر علی، میران شاہ اور غلام خان کے علاقوں کو کلیئر کروا کر ''مکمل کنٹرول'' تو فوج نے سنبھال لیا ہے لیکن ان علاقوں کے باشندوں کی گھروں کو واپسی اس معاہدے سے مشروط کر دی ہے جس کے تحت مقامی آبادی کو ڈھول سپاہیوں کی حفاظت کی ذمہ داری نبھانا ہو گی!!! اگرچہ یہ علاقے دنیا کی ساتویں بڑی فوج نے ''کلیئر'' کروائے ہیں لیکن کیسا حسن اتفاق ہے کہ یہی دنیا کی وہ پہلی فوج ہے جو 'عوام کو تحفظ دینے' کی بجائے 'عوام کے تحفظ میں آنے' کی تگ و دو میں مصروف ہے!!!

مہاجرین کی الم ناک صورت حال:

بات مہاجرین کی آئی ہے تو ذرا اُن کی حالت زار کی بھی چند جھلکیاں دیکھ لیجیے! سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ضرب کذب کے نتیجے میں ۱۰ لاکھ افراد کو گھر سے بے گھر کر کے مختلف کیمپوں اور جنگلوں ویرانوں میں قائم خیمہ بستیوں میں بسایا گیا...... پہلے اُن سے ہجرت و مہاجرت کی دینی اصطلاح چھینی گئی اور اُنہیں 'آئی ڈی پیز' کا نام دیا گیا، اب آئی ڈی پیز کی بجائے اُنہیں HDP [Happily Displaced people] بنا دیا گیا ہے......انہی ایچ ڈی پیز میں سے ایک ستم رسیدہ نے مانند نشتر الفاظ کہے کہ

> ''چار چار کنال کے حجرے رکھنے والے کو ۴*۴ میٹر خیموں میں رکھا ہے اور ہمیں یہ حکم ہے کہ ان کو Happily Displaced People کہا جائے!''۔

آج بنوں سے پشاور و نوشہرہ اور کوہاٹ سے صوابی و مردان تک یہ ''HDP's'' حقیقی معنوں میں خوار ہوتے پھرتے ہیں......ان کی وہ خواتین جو شرم و حیا اور پردہ و حجاب کے تقاضوں کو دل و جان سے نبھانے میں اپنی مثال آپ تھیں آج سڑکوں اور شاہراہوں پر رُل گئی ہیں! ان کے بزرگ جو غیرت، ہمت اور جرأت کا استعارہ تھے اور پہاڑوں وادیوں میں اپنے شب و روز گزارتے تھے' آج بے آب و گیاہ میدانوں میں ایستادہ خیموں میں بیٹھے دامن کو آنسوؤں سے تر کیے جا رہے ہیں! ان کے وہ بچے جنہوں نے آنکھیں ہی پہاڑوں کی وسعتوں میں کھولی اور جن کے وسیع و عریض صحن اور دالان اُن کی بچپن کے کھیلوں کا مرکز تھے' آج بھوک و پیاس کی شدت سے بے حال اور نقاہت و کمزوری سے آنکھیں موندے اپنی ماؤں کے گودوں میں سسکتے اور بلکتے ہیں!

سرد ترین علاقوں اور وادیوں کے مکینوں کو کڑکتی اور چلچلاتی دھوپ میں لا چھوڑا گیا......اپنی عزت مآب خواتین کی بے توقیری، معصوم نونہالوں کی آہ و بکا، ضعیف بزرگوں کی نقاہت و بے بسی، بے رحم موسم کی صعوبتیں، بھوک و پیاس کی شدت، وبائی امراض اور بیماریوں کی تکالیف، بیماری بے گھری کا غم، دربدری کا دکھ اور کسمپرسی کی آزمائشیں سہتے یہ

7 مارچ: صوبہ نیمروز.................زرنج شہر.................سینٹرل جیل میں قیدیوں کا جیل انتظامیہ پر حملہ.................اسسٹنٹ جیل سپرنٹنڈنٹ سمیت 6 پولیس اہل کار ہلاک

مہاجرین ہیں جو حالات کے مسلسل جبر سے تنگ آ کر حرفِ احتجاج بھی زبانوں پر لائیں تو 'خاکی جوانوں' کی سنگینوں اور گولیوں کا نشانہ بنتے ہیں...... ۲۲ جون کو بکاخیل میں واقع 'آئی ڈی پی' کیمپ میں مہاجرین کے احتجاج پر فوجی جوانوں نے ۸ معصوم افراد کو گولیوں سے بھون ڈالا جب کہ ۱۱۰ افراد زخمی ہوئے...... یاد رہے کہ ان بے کسوں کے احتجاج پر سیخ پا ہو کر گولیوں کی بوچھاڑ کرنے والے وہی ''سرکار'' ہے جو اسلام آباد کی سڑکوں پر کئی ماہ تک جاری رہنے والی ہڑبونگ اور ''جمہوری احتجاج'' کی اصل سپانسر تھی! اپنی گردن کا سریا مزید موٹا کرنے کے لیے سیاست دانوں کو پُتلیوں کی طرح نچوانے اور احتجاج کروانے والوں کی آنکھوں میں اُس وقت خون اتر آتا ہے جب اِن کے ہاتھوں مسلسل آزار و تعذیب کا شکار مظلوم عوام صدائے احتجاج بلند کر کے اپنی حالت زار کی طرف دنیا کی توجہ مبذول کروانے کی جسارت کرتے ہیں!

جرنیلوں کی جیبیں اور بین الاقوامی امداد:

جرنیلوں نے ان پریشان حال مسلمانوں کے نام پر دنیا بھر سے کروڑوں ڈالر سمیٹ کر اپنی جیبیں بھری ہیں لیکن ان کی حالت زار کو تبدیل کرنے کی ایک فی صدی کوشش بھی نہیں کی......ضربِ کذب کے نتیجے میں بے گھر ہونے والوں کی بحالی کے لیے امریکہ نے ۱۴۰ اعشاریہ ۳ ملین ڈالر، متحدہ عرب امارات نے ۱۲۰ اعشاریہ ۵ ملین ڈالر، چین نے ۱۷ کروڑ ڈالر [۱۷ جولائی کی خبر]، جاپان ایک کروڑ ۶۲ لاکھ ڈالر [۱۷ مارچ کی خبر]، ترکی ۲ کروڑ ڈالر [۱۸ فروری کی خبر] فراہم کرنے رفراہمی کے وعدے کیے ہیں......اب اگر یہ مہاجرین اپنی دکھوں بھری زندگی کی طرف دنیا کی توجہ مبذول کروانے کے لیے احتجاج کی روش اپنائیں گے تو ''وقار'' کی بھانڈا تو پھوٹے گا ہی اور اُس کے بنک کھاتوں کا پیٹ بھرنے والے ڈالروں پر سوالیہ نظریں تو لازماً اُٹھیں گی! لہٰذا حرام خور جرنیلوں کے پاس اس کا واحد علاج یہی ہے کر کے اپنی آواز اٹھا کر انتہا درجے کے نامساعد حالات کی طرف دنیا کی توجہ مبذول کروانے کا جرم کرنے والوں کو فوری طور پر 'ابدی خاموش' کروا دیا جائے!!!

طوطے اور گویے:

شمالی وزیرستان میں جاری فوجی آپریشن کی ابتدا کے موقع پر فوجی جرنیلوں اور اُن کی چاکری کرنے والے ''جمہوری حکمرانوں'' کی ''بیاناتی توپوں'' سے ''گولہ باری'' ہوتی رہی کہ ۶ ہفتوں میں شمالی وزیرستان سے شدت پسندوں کا مکمل صفایا کر کے ریاستی رِٹ بحال کر دیں گے......وہ ۶ ہفتے پورے تو خیر کیا ہونے تھے اب تک شروع بھی نہیں ہو سکے! البتہ آپریشن کے دواڑھائی ماہ بعد ''راحیل اینڈ باجوہ کمپنی'' کی جانب ایک نیا 'شوشہ' زور و شور سے چھوڑا گیا کہ ''۹۰ فی صد علاقہ کلیئر کروا لیا ہے''......وہ دن اور آج کا دن! مجال ہے کہ نوے سے اکانوے فی صد کی کہیں سے موہوم سی آواز بھی آئی ہو!

یہ سوئی آخر ''نوے فی صد'' پر ہی کیوں اٹک گئی ہے؟ کیا ہی عجیب معاملہ ہے کہ دو ماہ میں نوے فی صد کلیئر اور اگلے گیارہ ماہ میں مزید ایک فی صدی اضافے میں ناکامی کیوں؟ اس کی وجہ تو صاف اور واضح ہے جس کی طرف ہم نے جولائی ۲۰۱۴ء میں ہی توجہ دلا دی تھی کہ اس فوج نے ۲۰۰۹ء میں ایسے ہی وعدوں اور دعووں کے ساتھ جنوبی وزیرستان اور سوات میں آپریشن شروع کیے تھے، ان دونوں مقامات پر فوج اب تک بڑی طرح پھنسی ہوئی ہے اور کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب فوج کو مجاہدین کی عملیات اور کارروائیوں کے نتیجے میں مردار ہونے والے سپاہیوں اور افسروں کی گنتی نہ کرنی پڑتی ہو!

یہی حال اس آپریشن کا ہونا تھا اور ہوا بھی! اب ۹۰ فی صد علاقے پر ریاستی رِٹ کو قائم کرنے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے لیکن جیسا کہ ہم نے ابتدائی سطور میں عرض کیا کہ کیا فوجی جرنیل اتنی ہمت اپنے اندر پاتے ہیں کہ میر علی، سپین وام، میران شاہ، غلام خان اور بویا وغیرہ کے علاقوں میں میں فوجی گاڑیوں پر بیٹھ کر آزادانہ اور بلا خوف وخطر چند فرلانگ ہی کا گشت کر لیں؟ ان کے بلند بانگ دعووں کی قلعی اسی سے کھُل جاتی ہے کہ کوئی ایک جرنیل بھی یہ خطرہ مول لینے کو تیار نہیں کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ اپنے کیمپوں سے تو یہ فوجی گاڑیوں اور بکتر بند ٹینکوں میں نکلیں گے لیکن واپسی اس حالت میں ہوگی کہ کوئی کٹی پھٹی لاش کی صورت میں تابوت میں بند ہوگا اور کوئی اعضائے جسمانی سے محروم ہو کر چیخ و پکار کرتا پایا جائے گا! اگر جرنیلوں میں واقعتاً دم خم ہے تو ہمارے اس چیلنج کو قبول کر دکھائیں!!!

لیکن ظاہر ہے کہ ''خاک اڑاتے بوٹوں'' کی خاک سے پراگندہ ہو جانے والے صحافی ذہن اور جی ایچ کیو کے وظیفہ خوار تجزیہ نگار ایسی صاف، دوٹوک اور واضح وجوہات کو کہاں خاطر میں لائیں گے......اُنہیں تو بس ''دہشت گردوں کی کمر توڑ دی، جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے، آخری دہشت گرد کے صفایا تک جنگ جاری رکھیں گے، دہشت گرد بھاگ رہے ہیں، شدت پسندوں کا تعاقب کر رہے ہیں'' جیسے راگ الاپنے کا ہی حکم ہے......یہ اُن بیانات کا لب لباب ہے جو ہر روز ذرائع ابلاغ پر فوجی جرنیلوں اور اُن کے چمچوں 'جمہوری' حکمرانوں کی طرف سے نشر ہوتے ہیں......

اِسے 'ماسٹر کے ڈنڈے' سے خوف زدہ بچوں کا بیک آواز چلّا چلّا کر رٹے رٹائے پہاڑوں کی تکرار کرنے کے منظر سے بھی مشابہت دی جا سکتی ہے اور طوطوں کی طرح ایک ہی فضول بات کو تسلسل اور تواتر سے رٹتے جانا بھی کہا جا سکتا ہے......لیکن ایک زیادہ ''قرین از انصاف'' مثال یہ بھی ہے کہ اگر کبھی پنجاب کے کسی دیہات میں شادی کی تقریب میں شرکت کا اتفاق ہوا ہو، وہاں بارات کے موقع پر بینڈ باجے والوں کی ایک پوری 'میراثی پارٹی' بلائی جاتی ہے......جس میں ایک بڑے باجے یعنی 'بھونپو' والا سب سے آگے ہوتا ہے......وہ اپنے بھونپو سے جو ''سُر سنگیت'' نکالتا ہے باقی ''جتنا'' کو بھی اُسی کے مطابق اپنے باجوں سے ''راگ'' نکالنے ہوتے ہیں...... (بقیہ صفحہ ۳۵ پر)

8 مارچ: صوبہ قندوز..................ضلع امام صاحب..................مجاہدین کا فوجی ٹینک پر 82 ایم ایم توپ سے حملہ..................ٹینک تباہ..................ایک اہل کار ہلاک، 3 زخمی

عید مبارک! بس ایک غم اور ایک فکر

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

اللہ سبحانہ تعالیٰ پر ایمان اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سامنے مکمل تفویض ہو تو جہاں زندگی دائمی کامیابی وکامرانی کی تمہید بن جاتی ہے، وہاں دنیا میں گزرنے والا ہر لمحہ اور ہر ساعت مومن کے لیے باعثِ رحمت ونعمت اور سببِ اجر وانعام ثابت ہوتی ہے......

یہ لمحات تنگی، غم اور مصیبت کے ہوں یا فراخی، سکون اور خوشی کے صابر اور شاکر مومن کے لیے نفع ہی نفع، رب سے قربت کا وسیلہ اور درجات کی بلندی کا ذریعہ ہوتے ہیں! جب کہ توحید اور عملِ صالح سے محروم شخص کے لیے مصائب ومسائل تو ہوتے ہی عذاب ہیں......خوشی اور راحت کی وہ ساعات بھی اس کے لیے بوجھ اور باعثِ پکڑ ہوتی ہیں جن کے حصول کو وہ مقصدِ زندگی سے تعبیر کرتا ہے!

لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيم

مومن کے لیے تو اصل خوشی ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کے رستے پر ڈالے، ذلت، ناکامی ونامرادی کی اتھاہ گہرائیوں سے بچاتے ہوئے دائمی کامیابی کی راہ اسے دکھا دے اور اس راہِ پُرخطر پر چلنے کی توفیق بھی اسے بخش دے......یہی اس کے لیے حقیقی عید ہے! دنیاوی عید کی یہی حقیقی روح ہے! دوسری طرف ان عظیم نعمتوں سے محروم شخص کے لیے نئے کپڑے پہن کر، دنیاوی اور مادی نعمتوں کی فراوانیوں کے بیچ اعزہ و اقارب کے ساتھ خوشی منانے کا نام عید نہیں ہے......کہ اُس جسم کی خوب صورتی اور صحت کا کیا فائدہ جو روح ہی سے محروم ہو! اس لیے تو توحید پر جمے رہنا اور اللہ کے رستے پر ثبات ہی اصل عید ہے! شیخ ابومصعب زرقاوی رحمہ اللہ کیا ہی خوب صورت اور مبنی برحقیقت اشعار کہہ گئے!

فليس العيد لمن لبس الجديد......ولكن العيد لمن صدع بالتوحيد

نئے کپڑے پہننے کا نام عید نہیں......بلکہ توحید کے ساتھ چمٹ کر رہنے کا نام عید ہے

فليس العيد لمن لبس الجديد......ولكن العيد لمن كفر بالشرك والتنديد

نئے کپڑے پہننے کا نام عید نہیں......بلکہ شرک اور ظلم کے انکار کا نام عید ہے

فليس العيد لمن لبس الجديد......ولكن العيد لمن جاهد أولياء الشرك والتنديد

نئے کپڑے پہننے کا نام عید نہیں......بلکہ شرک اور ظلم کے علمبرداروں کے خلاف جہاد کرنے کا نام عید ہے

اس سعادت کے ساتھ پھر جب عید کا وہ دن آئے جو ہمارے رب نے ہمیں دیا ہی خوشی کے لیے ہے، مل جل کر رب کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے لیے اور رب کی عبادت میں اتحاد و یگانگت دکھانے کے لیے تو اس دن خوشیاں دوبالا ہو جاتی ہیں، فانی دنیا کی فانی خوشیاں بھی لافانی ثابت ہو جاتی ہیں، کہ مومنین یہ خوشیاں بھی عبادت سمجھ کر مناتے ہیں ، اور یوں عبادت کے صلے میں دائمی اجتماعی خوشی یعنی جنت کے لیے شوق اور تڑپ بھی دلوں میں ٹھاٹھیں مارنا شروع کرتا ہے! ان کی ہر عید، ہر خوشی اور ہر لمحہ دائمی عید، ہمیشہ کی خوشی اور مستقل زندگی کے حصول کے لیے تڑپ پیدا کرنے والی ہوتی ہے ......دنیا کی نعمتیں اور خوشیاں دیکھ کر دنیا کی بھول بھلیوں میں کھونے والے نہیں بلکہ رب کا شکر ادا کرنے والے اور دل سے ''**اللّٰهم لاعيش إلا عيش الآخرة**'' کہنے والے ہوتے ہیں......

عید سعید کے آنے پر اپنے اُن تمام بھائیوں اور بہنوں کو مبارک باد کہتا ہوں، جو رب کی رضا کے کٹھن رستے کو اپنی زندگی کا لائحہ بنائے ہوئے ہیں ......مانا کہ دنیا میں آپ اجنبی بن گئے ہیں ، اپنے گھروں اور اقارب سے بہت دور چل آئے ہیں......خوف ، بھوک اور دربدری کا بھی سامنا ہوتا ہے......جگر گوشوں ، محبوب ہستیوں کا فراق، ان کے بہت دور جانے کے گہرے زخم بھی دلوں پر سجائے ہوئے ہوں......کفر کی کال کوٹھڑیوں میں سسکنے والے محبوب بھائیوں کے باعث آپ کے دل دکھی ہیں! کچھ زیادہ ہی اجنبیت ہے نا؟ کہ جاننے والے بھی پہچاننے سے معذرت کرنے لگے ہیں...... دنیا ملامت کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑ رہی......مارنے ، فنا کرنے کی دھمکیاں سننا تو روز کا معمول بن گیا ہے، موت کی ننگی تلوار ہر وقت سروں پر منڈلا رہی ہے......کس قدر بے کسی اور اجنبیت ہے!

مگر یقین جانئے! اس سارے کے باوجود اصل آپ کی عید ہے! خوشی منانے کے حق دار ہیں تو آپ'' **فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِه**''......اس لیے کہ یہ سب دکھ، سارے زخم 'رب کو حقیقت میں رب ماننے اور اس کے حکم پر اس کے رستے میں نکلنے کا نتیجہ ہیں......اللہ تعالیٰ کے سوا تمام بڑوں کی بڑائی اور خدائی سے انکار اور اللہ کی الوہیت وحاکمیت کے اقرار کی یہ قیمت ہے! اور جب دنیا میں کھلی آنکھوں کے ساتھ ، شعوراً یہ سودا ہم نے کر ہی لیا ہے تو پھر آخرت کے دن اس کے بدلے میں ملنے والی قیمت کا کیا کہنا!!! مبارک ہو! واللہ مبارک ہو! یہ سودا مبارک ہو! ہر دن اور ہر لمحہ مبارک ہو! عید مبارک ہو! جزا کا وقت دور نہیں ،قریب ہی تو ہے ......جنت تو جوتے کے تسمے سے بھی

8 مارچ: صوبہ دائی کنڈی......ضلع گیزآب......بارودی سرنگ بم دھماکہ......ایک فوجی ہلاک......ایک زخمی

زیادہ قریب ہے! اس جنت کی خوش خبری مبارک ہو!!!...... ہر فکر سے بے فکر اور ہر غم سے بے غم ہو کر خوشی منائیں خود خوشیاں منائیں اور دوسروں میں خوشیاں بانٹیں ''بشروا!''

ہاں! بس ایسے میں ایک غم اور ایک فکر اپنے سینے سے جدا نہ کر دیجیے گا...... یہ ایک غم اور یہ واحد غم آپ کے دل دُکھائے، جسم گُھلائے، روح تڑپائے، راتوں کی نیندیں اُڑائے تو یہ خوشی ہے، خوش بختی اور سعادت ہے کہ یہ غم اور یہ فکر سارے غموں اور تمام فکروں سے نجات کی ضامن ہے اور وہ ہے، آخرت کی فکر، اپنے دین کا غم...... حدیث مبارکہ ہے:

من جعل الهموم هما واحدا (هم المعاد) كفاه الله هم الدنيا ، ومن تشعبت به الهموم (هموم الدنيا) لم يبال الله تبارك وتعالى في أي أوديتها هلك [مسند بزار]

''جس نے آخرت کا غم اپنا اصل غم بنا دیا، اللہ اس کے دنیاوی غموں کے لیے کافی ہو گیا، اور جس نے اس غم کے ساتھ دنیاوی غموں کو ملا دیا، اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا''۔

یہ غم کہ ہم اپنے ایمان کے اس دعوے میں کس قدر سچے ہیں، رب کی رضا حاصل کرنے میں کتنے کھرے ہیں، اس غم و فکر پر مشتمل محاسبہ کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے اور زندگی کے تمام ضروریات کی نسبت یہ ضرورت سب سے اشد ہے...... اس محاسبہ کے لیے کوئی لمحہ کوئی دن بھی بہانہ بن جائے، سعادت ہے اور ایسے بہانوں کی تو ہمیں تلاش ہونی چاہیے!

کیا رب کی محبت اور رب کی رضا کے مقابلے میں بیوی، والدین، بچوں اور حتیٰ کہ اپنے نفس کی محبت رکاوٹ تو نہیں بن رہی؟ دنیا کی کوئی محبت، کوئی رشتہ، کوئی راحت، میرے رب کے رستے میں نکلنے اور اس میں مکمل طور پر فنا ہو جانے کی راہ میں اگر حائل ہے تو میں اپنے اُس عظیم رب کے سامنے کھڑا ہو کر کیا منہ دکھاؤں گا؟ وہ رب جو ''يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِه''[آدمی اور اس کے درمیان حائل ہے] اور جو ''عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُور''[سینوں کے رازوں پر عالم] ہے!

جُملہ خواہشات کا شریعت کے تابع کرنا ایمان کی بنیادی نشانی ہے...... آیئے! اپنے گریبان میں جھانکتے ہیں، میں شریعت کو اپنی خواہشات کے تابع کرنے جیسے جرم عظیم کا مرتکب تو نہیں ہو رہا؟ ذرا دوسرا پرچہ، دوسری کسوٹی بھی اٹھایئے! ایک دل میں رب کی محبت و عظمت اور اس کے دشمنوں کی محبت، دشمنوں کا احترام کبھی یکجا نہیں ہو سکتے...... اسی طرح رب کی محبت اور رب کے بندوں، مومنین سے بَیر اور نفرت بھی ناممکن ہے کہ ایک دل میں جمع ہو جائے، ایک سینے میں یہ ''مجموعۂ اضداد'' پایا جائے......

مومن تو مومن کے لیے رحیم ہوتا ہے ''رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ''...... مومن کے سامنے سینہ تان کر اپنی بڑائی و برتری نہیں جتاتا بلکہ دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھتے ہوئے اس کے سامنے کندھے جھکاتا ہے ''أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ'' ہوتا ہے...... غصہ پینے والا ''وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ'' مومن کی غلطی پر معاف کرنے والا ''وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ'' بلکہ احسان کرنے والا ہوتا ہے......

دیکھیے کہ کیا میری شخصیت مومن کے ان بنیادی اوصاف سے مزین ہے؟ کیا اللہ کے دشمنوں سے مجھے نفرت ہے؟ ان کی بود و باش، تہذیب اور تعلیم سے مجھے عداوت ہے؟ کیا میری زبان اور ہاتھوں سے مومنین کو کوئی خطرہ تو نہیں؟ کیا مومن کی غیر موجودگی میں اس کی عزت مجھ سے محفوظ ہے؟ یا مجھے نعوذ باللہ اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے کی چاٹ لگ گئی ہے؟

مومن تو مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِ [خیر کی کنجی اور شر کے لیے تالا] ہوتا ہے...... کیا میں بھی خیر کی چابی ہوں؟ کہ جہاں رہوں خیر کی بات کرنے، اور خیر پھیلانے والا ''مُصلح'' ہی رہوں اور شر کو روکنے والا تالا ہی ثابت ہوں؟ میری باتیں اللہ کے رستے سے لوگوں کو متنفر کرنے والی تو نہیں؟ مومنین کے اندر بے چینی بڑھانے والی باتیں اور مسلمانوں کے کرداروں کو گرانے والی تو نہیں؟ مومن کی زندگی نہ بے مقصدیت کا شکار ہوتی ہے اور نہ پست مقصدیت سے تعبیر ہوتی ہے...... کیا میرا علم، قول اور عمل للٰہیت جیسے عظیم مقصد کے گرد گھومتے ہیں یا دنیا جیسی ذلیل جگہ میں چار دن کی زندگی کے اندر مال و جاہ کمانا ان کا مقصد ہے؟ یہ محاسبہ کرنا اس سے پہلے کہ ہمارا محاسبہ ہو جائے ہم پر لازم ہے......

اور اس محاسبہ کے نتیجہ میں ہمارے دل کی دنیا صالح بن جائے تو اس سے بڑھ کر خوشی اور برکت والی عید کیا ہو سکتی ہے؟ آیئے! عید کے دن اس حقیقی عید کے حصول کے لیے سب مل جل کر کوشش کرتے ہیں...... اس دن ہم حقیقی خوشی منانے اور دائمی خوشی حاصل کرنے کی اس سعی میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں، سارے غم چھوڑنے اور ایک غم گلے لگانے کا تہیہ کرتے ہیں...... ایسا ہوا تو ہماری ہر عید مبارک ہو گی اور عید کیا، زندگی کا ہر لمحہ عید اور مبارک ہو گا، ان شاء اللہ!!!......

☆☆☆☆☆

شہید خطابؒ جب افغانستان آئے تھے، ٹریننگ کے لیے کسی کیمپ میں تھے، average سے کم صلاحیت تھی۔ معمول تھا کہ آدھی رات کو جاگ کر بیت الخلا کی صفائی کرنا۔ کیمپ کے کمانڈر اس عمل سے بہت متاثر ہوئے، دعا کی تھی ''یا اللہ! اس میں صلاحیت تو کم ہے، مگر اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کو قبول کر لے''......

راوی کہتے ہیں کہ اسی دعا کی وجہ اللہ نے ان کو چمکا دیا

8 مارچ: صوبہ دائی کنڈی...... ضلع گیزآب...... بارودی سرنگ دھماکہ...... رینجر گاڑی تباہ...... سوار 3 اہل کار ہلاک

کلمۂ شہادت سے رتبۂ شہادت تک کا مبارک سفر!

حسان یوسف

جماعت القاعدۃ الجہاد برصغیر کے انگریزی ترجمان رسالے Resurgence کے شمارہ نمبر ۲ را یک ایسے جہادی قائد کے تفصیلی انٹرویو پر مشتمل ہے، جنہوں نے کفر کے اندھیروں میں آنکھیں کھولیں لیکن فطرت سلیم اور قلبِ منیب کے حامل اس بندۂ خدا نے اوائل عمری میں ہی حق کی تلاش کا سفر شروع کر دیا......ایک ایسے معاشرے میں جہاں کفر و طاغوت کی سیاہیاں چہار سُو پھیلی ہوئی تھیں، معصیت و فجور کی منہ زور آندھیوں نے پوری فضا کو مسموم کر رکھا تھا......ایسے ماحول میں ایک پاکیزہ فطرت نفس اٹھتا ہے اور اپنے خالق و مالک کی تلاش کا عزم لے کر نکلتا ہے......پھر اُس کا کریم رب بھی اُسے بھٹکنے کے لیے نہیں چھوڑتا بلکہ ایسی دست گیری فرماتا ہے کہ ہدایت و سعادت کا ہر دروازہ اس کے لیے کھلتا چلا جاتا ہے......ہجرت کی راہوں کا انتخاب ہوتا ہے تو پُرکٹھن اور پُرصعوبت راستے' پرعزم اور ایمان و عمل کے جذبے سے پرجوش' آدم' کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آسان ہوتے چلے جاتے ہیں! ایمان، ہجرت، رباط، جہاد، قتال فی سبیل اللہ اور دعوت الی اللہ کے راستوں کا یہ مسافر بالآخر اپنی منزل مراد پا گیا اور دنیوی و اخروی فلاح و کامیابیوں کے تمام خزانے اپنے دامن میں سمیٹتا ہوا' مہربان اور قدردان رب کے دربار میں حاضر ہو گیا......Resurgence کے اس شمارے کا ترجمہ ماہ نامہ نوائے افغان جہاد میں سلسلہ وار شائع ہو گا [ان شاء اللہ]......اس سلسلے کی پہلی کڑی مذکورہ شمارے میں بھائی حسان یوسف حفظہ اللہ کے قلم سے لکھے گئے اداریے کا ترجمہ ہے......جو کہ قارئین نوائے افغان جہاد کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے [ادارہ]۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز قارئین! ''Resurgence'' کا یہ خصوصی شمارہ ایک ایسے شہید کے سفرِ زیست کی داستان ہے جس نے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا سفر کلمہ شہادت سے شروع کیا اور بالآخر اپنے خون سے اس کی شہادت دے کر اپنے رب کے پاس پہنچ گیا۔

عظیم مہاجر، مرابط اور مجاہد فی سبیل اللہ شیخ آدم یحییٰ غدن [عزام الامریکی] رحمہ اللہ نے اس سال کے آغاز میں ایک امریکی ڈرون حملے میں جامِ شہادت نوش کیا۔ ان کو بھی اسی دوران شہادت کی سعادت نصیب ہوئی جب کہ عالمی تحریکِ جہاد کے کئی دیگر قائدین جیسے شیخ ابراہیم الربیش، شیخ حارث النظاری، شیخ ابو محمد داغستانی، شیخ نصر بن علی الآنسی، شیخ مجد الدین حمام المصری رحمھم اللہ اور دیگر کئی قائدین نے جہاں اپنے رب کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کیا وہاں اس راستے میں اپنا خون پیش کر کے ہمارے دلوں میں شہادت کی تمنا کی شمع کو مزید روشن کر دیا۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ان سب حضرات کی قربانیوں کو قبول فرمائیں، انہیں جنت الفردوس میں انبیاء، صدیقین اور شہدا کا ساتھ نصیب کریں، ان کے اہلِ خانہ کو صبرِ جمیل اور امت کو ان کا نعم البدل عطا کریں۔

شیخ آدم رحمہ اللہ کی شہادت سے کچھ ہفتے قبل استاد احمد فاروق [راجہ سلمان] رحمہ اللہ بھی ایک امریکی ڈرون حملے میں شہادت پا کر ایک دہائی پر محیط اپنا سفرِ جہاد مکمل کر گئے۔ ان کی زندگی اور شخصیت کتنے ہی نوجوانوں کی تحریض کا ذریعہ بنی اور ایک بڑی تعداد ان کے دروس اور تحریروں کو پڑھ کر ارضِ جہاد کی طرف آئی۔ جہاں ان کی شہادت ان کے جاننے والوں اور محبین کے لیے گہرے غم اور صدمے کا باعث بنی وہاں اس شہادت سے ہمارا اس مشن کو جاری رکھنے کا عزم اور بھی پختہ ہو گیا ہے جس کی خاطر انہوں نے اپنی جان قربان کر دی۔ وہ نہ صرف ہمارے ایک عظیم نظریاتی قائد تھے جنہوں نے اپنے قلم اور تلوار سے جہاد فی سبیل اللہ کا حق ادا کیا بلکہ ہم میں سے اکثر کے قریبی دوست، مخلص استاد اور رہ نمائی کا ایک روشن مینار بھی تھے۔

امریکی اپنی ہٹ دھرمی میں اس حقیقت کو نظر انداز کر گئے کہ استاد احمد فاروق رحمہ اللہ جیسے ابطال کو ایک میزائل سے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اب جب کہ انہوں نے اپنے خون سے اپنے الفاظ کو دائمی زندگی عطا کر دی ہے، ان شاء اللہ وہ زندہ رہیں گے اور آنے والی نسلوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی راہ دکھاتے رہیں گے۔ ہم ان کے اہل و عیال، احباب اور فی سبیل اللہ تمام ساتھیوں سے تعزیت کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ انہیں شہدا کے زمرے میں قبول فرمائے، انہیں جنت الفردوس کے اعلیٰ درجات عطا کرے، ہمیں عدن کے باغات میں ان کے ساتھ اکٹھا کرے اور امریکیوں اور ان کے کاسہ لیس پاکستانی جرنیلوں اور حکمرانوں سے ان کی شہادت کا انتقام لینے کا بھرپور موقع عطا کرے۔

یہاں اپنے عظیم قائدین کی تعزیت کے ساتھ ساتھ ہم امت کو افق پر ابھرتی فتح کی نویدیں بھی سنانا چاہتے ہیں: یمن میں حضر موت، شبوہ، ابین، عدن اور معارب سے لے کر، شام میں ادلب، درعا، الجسر اور حلب اور افغانستان میں ہرات، فراہ، ہلمند، قندھار، زابل، غزنی اور قندوز تک ہر سمت سے مجاہدین کی پیش قدمی اور فتح کی خبریں ہیں۔ الحمد للہ قیادت کی اتنی بڑی قربانی کے باوجود امت کی تحریکِ جہاد پورے زور سے آگے بڑھ رہی ہے اور اس کی ترقی سے کفر کی نیندیں حرام ہو گئیں ہیں۔

امریکہ نے جس جگہ جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر کے نائب امیر استاد احمد فاروق رحمہ اللہ کو ڈرون کا نشانہ بنایا وہیں دو مغربی باشندے بھی امریکہ کی سیاسی و ماورائے عدالت قتل کی سفاک عالمی پالیسی کا نشانہ بن گئے: ڈاکٹر وائن سٹائن [چاچا اسحاق] اور

8 مارچ: صوبہ بغلان............ضلع پل خمری............مجاہدین نے حکمت عملی کے تحت فوجی افسر بشیر کو موت کے گھاٹ اتار دیا

اطالوی شہری لو پورٹو[محمد بھائی]......اپنے ہی شہری ڈاکٹر وائن سٹائن کو جان بوجھ کر قتل کر کے امریکہ نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ وہ اسلام کا ایسا شدید دشمن ہے جو اپنے پاس قید ایک بے گناہ مظلوم مسلمان عورت ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو رہا کرنے کی بجائے اپنے ہی شہریوں کو قتل کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔ امریکی حکومت کو کسی غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ شیخ عمر عبدالرحمٰن، عافیہ صدیقی، گوانتاموا اور سی آئی اے کے دیگر گم نام عقوبت خانوں میں قید سیکڑوں مسلمان مجاہدین قیدیوں کا معاملہ اتنی آسانی سے پسِ پشت ڈال دیا جائے گا۔ جب تک امریکہ کی قیادت میں مغربی صلیبی اتحاد، مسلم دنیا کے اوپر اپنے تسلط کو توسیع دیتا رہے گا، یورپین اور امریکی شہریوں کو یوں ہی مغرب کے جرائم کی قیمت ادا کرنا پڑے گی۔

اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم ڈاکٹر وائن سٹائن اور لو پورٹو کے خاندانوں کو یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جماعت قاعدۃ الجہاد تو ۲۰۱۲ء سے اس کوشش میں تھی کہ امریکہ کے ساتھ قیدیوں کے باہم تبادلے کا کوئی معاہدہ طے پا جائے۔ لیکن اوباما انتظامیہ کی طرف سے اتنی شدید سرد مہری کا مظاہرہ کیا گیا کہ مذاکرات کی نوبت ہی نہیں آئی۔ اوباما نہ صرف ان سیاسی قتلوں کا ذمہ دار ہے بلکہ وہ اس بارے میں بھی اپنی قوم کو دھوکہ دے رہا ہے کہ یہ حملہ حادثاتی طور پر ہو گیا۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ ڈاکٹر وائن سٹائن کے بارے میں امریکی حکومت کی مجرمانہ خاموشی اور اُن کی رہائی کی شرائط طے کرنے سے انکار اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ وہ اُنہیں مردہ ہی دیکھنا چاہتے تھے چاہے اس کے لیے انہیں ایک مبہم ڈرون حملہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے، جس کا بہانہ بنا کر وہ کہہ سکیں کہ وہ غلطی سے مارے گئے ہیں۔

ہم یہاں ان کے خاندانوں کو یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ پاک افغان بارڈر کے علاقے میں ان کے قیام کے دوران جماعت القاعدہ نے قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے اسلامی احکامات کی روشنی میں ان کا پورا پورا خیال رکھا۔ بالخصوص ڈاکٹر وائن سٹائن [چچا اسحٰق] کی صحت کا خاص خیال رکھا گیا اور امریکہ کے صفِ اول کے اتحادی [پاکستان فوج] کی بھاری توپ خانے اور فضائی بم باریوں کے درمیان بھی اس کی پوری کوشش کی گئی کہ ان کی خوراک [1] ان کے علاج کے مطابق ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں کتابیں، لیپ ٹاپ، خبروں اور حالاتِ حاضرہ تک رسائی اور دیگر سہولیات بھی حاصل تھیں۔ سارے عرصے کے دوران ڈاکٹر وائن سٹائن کو ایک دفعہ بھی ہتھ کڑی نہیں لگائی گئی نہ ہی انہیں سلاخوں کے پیچھے بند کیا گیا بلکہ انہیں اپنی حفاظت پر مامور بھائیوں سے تعامل کی مکمل اجازت تھی، اس چیز نے انہیں بہت متاثر کیا۔ لو پورٹو [محمد بھائی] کے ساتھ بھی اسی طرح بہت اچھا رویہ رکھا گیا جس کا اس ظلم اور بربریت سے کوئی موازنہ نہیں جو گوانتاموا اور سی آئی اے کے عقوبت خانوں میں ہمارے قیدی بھائیوں پر ہر روز ڈھائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری جنگ تیل یا مادی وسائل کی جنگ نہیں ہے جس کے لیے تعذیب کے غیر معمولی طریقے، خفیہ ٹارچر سیلز، گوانتاموا یا ابوغریب ضروری ہوں۔ بلکہ ہماری جنگ اس کلمے کی بالا دستی کی جنگ ہے جس پر ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ایمان لائے ہیں۔ یہ وہ عقیدہ ہے جو دوسروں کے ساتھ ہمارے چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی ایک زمینی حقیقت بن کر جھلکتا ہے۔ ڈاکٹر وائن سٹائن اور لو پورٹو کے متعلق اور بھی بہت سے حقائق ہیں جو ان شاء اللہ کسی علیحدہ ویڈیو میں قارئین کے لیے پیش کیے جائیں گے۔

اپنے محبوب بھائی آدم یحیٰی غدن رحمہ اللہ کی شہادت کی طرف واپس آتے ہیں جہاں ہم امتِ مسلمہ کو ان کے اس دائمی کامیابی پا جانے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں جس کی تمنا ہم سب کے اور ہر مخلص مسلمان کے دل میں ہے وہاں ہم اس بات پر بھی زور دینا چاہتے ہیں کہ شیخ آدم کی شہادت نے ایک بار پھر ہماری قیادت اور دشمنانِ اسلام کی قیادت کے فرق کو واضح کر دیا ہے۔ ہمارے قائدین اپنی زندگی کا جوبَن امتِ مسلمہ کی قسمت کے اس فیصلہ کن معرکے کی اگلی صفوں میں لڑتے ہوئے گزارتے ہیں اور جانیں قربان کر کے اپنے خون سے اپنے الفاظ کو دائمی زندگی عطا کرتے ہیں جب کہ کفار کے لیڈر وائٹ ہاؤس اور ٹین ڈاؤننگ سٹریٹ جیسے بلوں میں دُبک کے بیٹھے رہتے ہیں اور ان کے بزدل غلام مقبوضہ مسلم ممالک کے مراکز میں بنائے ریڈ اور گرین زونز میں محصور رہتے ہیں۔ وہاں بیٹھ کر اپنے مرنے کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ ہی فرق ایک اللہ کے ماننے والوں اور مادے کے پجاریوں کی زندگیوں میں ہے اور یہ ہی فرق ایک اللہ کی خالص توحید پر پختہ ایمان رکھنے والی امت اور اہلِ کفر و شرک کے عقیدوں میں ہے۔

---

[1] ڈاکٹر وائن سٹائن کے ساتھ مجاہدین کے حسنِ سلوک کی صرف ایک مثال قارئین کے پیشِ خدمت ہے: ان کی عمر کے مطابق ان کو مخصوص غذا کی ضرورت تھی، جس کا پورا انتظام کیا جاتا، روزانہ کی اس خوراک میں دیگر چیزوں کے علاوہ ہر روز کی ایک سلمن مچھلی بھی شامل تھی، صرف اللہ کی رضا کی خاطر جماعت قاعدۃ الجہاد نے ان کے لیے درپیش حالات میں دستیاب بہترین علاج معالجے کی سہولیات کا بندوبست کیا، ہمارے بعض قارئین کے لیے یہ بات شاید تعجب کا باعث ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان کی کبر سنی اور دل کی بیماری کی وجہ سے جماعت قاعدۃ الجہاد ان کی طبی اور غذائی ضروریات پر اسی ہزار روپے ماہانہ تک خرچ کرتی رہی جب کہ ان کے ساتھ وہیں رہنے والے عام مجاہدین کا ماہانہ خرچہ، تین سے چار ہزار روپے فی کس تھا [جو کہ القاعدہ کے ایک مجاہد کا اوسط ماہانہ خرچہ ہے] امریکہ یا اس کے مرتد اتحادیوں کے بارے میں ایسا تصور کرنا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے کہ ان کے ہاں کوئی ایسا قید خانہ ہو جہاں قیدیوں کی خوراک اور علاج معالجہ کی سہولیات قید کرنے والوں سے اتنی بہتر ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں اسلام کا نور عطا کیا اور کفر کی جہالت اور ظلمت سے محفوظ رکھا۔

9 مارچ: صوبہ ہلمند .... ضلع سنگین .... بارودی سرنگ دھماکے .... 2 ٹینک تباہ .... کمانڈر لالک سمیت 6 اہل کار ہلاک .... 2 زخمی

شیخ[۲] آدم غدن رحمہ اللہ کی شخصیت بہت سے عظیم اور متنوع پہلوؤں کی جامع تھی۔ پہلا یہ کہ انہوں نے عیسائیت سے اسلام قبول کیا تھا اور جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں وارد ہے کہ

''جو کوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان رکھتا ہو اور پھر اسلام قبول کر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر بھی ایمان لے آئے تو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لیے دوہرا اجر ہے''۔[صحیح بخاری جلد اول حدیث: ۹۷، متفق علیہ]

دوسرا انہوں نے دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کی، تیسرا اسلام لانے کے بعد انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ بطورِ مرابط اور ایک متحرک داعی الی اللہ کے طور پر گزارا۔ چوتھا وہ اہلِ کتاب [یہود و نصاریٰ] کے ہاتھوں شہید ہوئے اور ایک اور حدیث کے مطابق ''جو مسلمان اہلِ کتاب کے ہاتھوں شہید ہو تو اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے''۔[سنن ابوداؤد، جلد دوم حدیث نمبر ۲۴۳۷]

وہ ایک ہی وقت میں ایک جنگ جُو مجاہد، دین کے طالبِ علم اور ایک فصیح خطیب بھی تھے اور اس کے ساتھ ساتھ جہادی میڈیا کے ماہر پروڈیوسر و ہدایت کار اور اہم منصوبہ ساز بھی تھے۔ لیکن اتنی متنوع شخصیت کے باوجود وہ انتہائی منکسر مزاج اور متقی تھے اور ان کی طبیعت میں میڈیا کی چکا چوند میں رہنے والے لوگوں جیسے تکبر و نخوت کا شائبہ بھی نہیں تھا۔ جو لوگ ان کو قریب سے جانتے ہیں ان کے لیے ان کی زندگی کے تعمیری پہلو، مصائب و آلام میں عزم و استقامت، نامساعد حالات میں صبر و توکل وغیرہ انتہائی متاثر کن تھے۔ کفر و اسلام کے معرکے کے اس نازک مرحلے میں جہاد و رباط جس قسم کے صبر و استقلال کا تقاضا کرتے ہیں شیخ آدم غدن نے آنے والوں کے لیے اس کی مثال قائم کر کے دکھا دی۔ ان کی شخصیت کا ایک تربیتی پہلو اُن کا انتہائی متوازن طریقے سے جہاد کو درپیش عملی مسائل کو حل کرنا تھا۔ اسی طرح دورِ حاضر کے مخلص علما کی بہت زیادہ توقیر اور دینی معاملات میں غلو سے ان کی شدید نفرت، ان کی ایسی خاصیتیں تھیں جن کی تعریف کیے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ وہ ہمیشہ بھائیوں کو امت کی تحریکِ جہاد کے لیے خارجیت کے تباہ کن اثرات سے خبردار کرتے رہتے تھے۔ وہ انتہائی عمیق اور پاکیزہ طبیعت کے حامل تھے اور سطحیت سے بہت چڑتے تھے۔ دیکھنے والا ان کی شخصیت میں اس ایمانی بصیرت کا مشاہدہ کر سکتا تھا جس کا ذکر اس حدیث میں ہے:

''مومن کی بصیرت سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''۔[ترمذی جلد: ۲، حدیث: ۱۰۷۱]

جہادی میڈیا، بالخصوص 'السحاب' میں شیخ آدم کا غیر معمولی کردار بلاشبہ ان کی زندگی کے بڑے کارناموں میں سے ایک ہے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ وہ اکیلے ہی پوری ایک میڈیا ٹیم تھے۔ تحریر، ریکارڈنگ، ایڈیٹنگ اور ترجمے سے لے کر بیانات و دستاویزی ویڈیوز کی تیاری تک سارا کام وہ اکیلے ہی کر لیتے تھے۔ ان کے اندر دستیاب وسائل کو استعمال میں لانے اور ان سے بہترین استفادہ کرنے کی زبردست صلاحیت موجود تھی۔ حالیہ سالوں میں انٹرنیٹ، ٹی وی یا اخبارات وغیرہ تک ان کی رسائی بہت محدود ہو گئی تھی اس لیے دنیا بھر کے حالات و واقعات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے انہیں صرف اپنے ریڈیو پر ہی انحصار کرنا پڑتا تھا۔ ان دشواریوں کے باوجود ان کے بارے میں ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ خود عالمی جہاد کے مختلف محاذوں پر ہونے والی واقعات میں شریک ہوں۔ ان کی روانی سے تین زبانیں [عربی، انگلش، فارسی] بولنے اور دو [اردو، پشتو] صاف سمجھنے کی صلاحیت ان کے لیے علاقائی اور بین الاقوامی سیاست پر عبور حاصل کرنے میں بہت معاون ثابت ہوئی۔ بطورِ مہاجر خطے کے سیاسی اور ثقافتی پہلوؤں کی گہری سوجھ بوجھ اور دوسرے مسالک [بالخصوص حنفی مسلک] کا بہت زیادہ احترام کرنا اور علاقے کی ثقافتی نزاکتوں کا خیال رکھنا ان کی ایسی خوبیاں تھیں جن کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کی کہ...... ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے حق کے لیے ڈٹے رہیں گے اور حق ہی بیان کریں گے اور اللہ کے راستے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔''[صحیح بخاری جلد سوم حدیث: ۲۰۸۰]

ایک اور روایت میں مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

''کون سا جہاد افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق بیان کرنا''۔[سنن النسائی جلد سوم حدیث: ۵۱۳]

آدم یحییٰ غدن رحمہ اللہ، امریکہ کی تاریخ میں تیرہویں اور پہلے مسلمان امریکی ہیں جن پر ریاست کے ساتھ بغاوت کا جرم عائد کیا گیا۔ ان کا جرم اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ انہوں نے امریکہ کی شیطانی ریاست کے سامنے کلمہ حق بیان کیا۔ ہم سمجھتے ہیں امتِ مسلمہ کے دفاع میں اپنی جان قربان کر کے انہوں نے اپنے مقدمے کا بہترین دفاع

---

[۲] ہم یہاں بتاتے چلیں کہ ان کے مقام کے مطابق ہم ان کو 'شیخ' کہہ کر پکاریں گے اگرچہ وہ اپنی زندگی میں اس سے منع کرتے تھے...... مجھے یاد ہے آخری دفعہ جب میں نے انہیں 'شیخ' کہا تو انہوں نے سختی سے منع کرتے ہوئے جواب دیا: ''میں شیخ نہیں ہوں فقط آپ کا بھائی ہوں''......ان کی شہادت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ ان کو وہ توقیر دوں جس کے وہ مستحق تھے۔

9 مارچ: صوبہ ہلمند..................صدر مقام لشکر گاہ..................بارودی سرنگ دھماکہ..................رینجر گاڑی تباہ..................6 اہل کار ہلاک اور زخمی

کر دیا ہے اور ان شاء اللہ قیامت کے دن وہ نہ صرف اپنے حق میں بطورِ شہید اٹھیں گے بلکہ اپنی قوم کے خلاف بھی گواہی دیں گے جس نے ان کی اللہ کی طرف مخلص دعوت کا اپنی روایتی ہٹ دھرمی سے جواب دیا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے میں ان کی قوم کے جواب کا تذکرہ ہے:

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ [العنکبوت: ۲۴]

''ان کی قوم نے یہی جواب دیا'' اسے قتل کر دو یا جلا دو''۔

ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ انہیں جنت میں اعلیٰ ترین درجات سے نوازے اور ہمیں ان کا بہترین انتقام لینے کا موقع عطا کرے۔ اب ہم آپ کی خدمت میں ان کا یہ پر مغز انٹرویو پیش کرتے ہیں جو انہوں نے پچھلے سال کے آخری ایام میں دیا جو بعد میں ان کی آخری گفتگو ثابت ہوا۔ یہ انٹرویو بہت سے موضوعات کا احاطہ کرتا ہے، ان کے اسلام قبول کرنے کے تذکرے سے لے کر، مسلمانوں اور مجاہدین کو شمالی افریقہ سے برصغیر تک جہاد کے عالمی محاذوں پر درپیش چیلنجز پر ان کی گہری نظر اور اس کے ساتھ شام کے معرکے کی مختلف جہتوں کا تفصیلی تجزیہ اور اسلامی دنیا پر اس کی اثرات پر تفصیلی گفتگو اس انٹرویو کا حصہ ہے......اس انٹرویو میں شیخ آدم رحمہ اللہ ہمیں بتائیں گے:

- بھارت اس وقت تک مجاہدین کے نشانے پر رہے گا جب تک وہ مظلوم مسلمانوں کے خلاف اپنی جابرانہ پالیسیاں اور ان کے علاقوں پر اپنا تسلط نہیں چھوڑے گا۔
- ہمارے مظلوم بنگالی بھائیوں کے لیے نجات کا واحد راستہ دعوت و جہاد ہے۔
- پاکستانی نظام، امارتِ اسلامی افغانستان کے سقوط اور افغانستان پر قبضے کا ذمہ دار ہے اور اس کے جرائم تاحال اسی شدت سے جاری ہیں۔
- پاکستان میں قیام کے دوران اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے بھائیوں کو ایسے متعدد انصار عطا کیے جنہوں نے خطرات کے باوجود ہمیں پناہ بھی دی اور ہمارا پورا پورا خیال رکھا۔
- کم از کم دو دفعہ کراچی میں امریکی اور ان کے پاکستانی ایجنٹ مجھے تقریباً گرفتار کرنے کے قریب پہنچ گئے تھے۔
- شیخ ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ میں ایک عظیم قائد کی صفات پائی جاتی تھیں اور ایسی مسکراہٹ جو ایک پورے شہر کو منور کر دے۔
- افغانستان میں امریکی، شیخ ابومصعب رحمہ اللہ کو شہید کرنے کے قریب پہنچ گئے تھے لیکن اللہ نے انہیں محفوظ رکھا یہاں تک کہ وہ عراق میں امریکہ کے سب سے بڑے دشمن بن گئے۔
- شیخ ابومصعب الزرقاوی رحمہ اللہ وحدت کے داعی تھے جنہوں نے امت کی خاطر جہاد کیا، آج انہیں ان لوگوں کی غلطیوں کا ذمہ دار نہیں ٹھہرانا چاہیے جو شیخ اور ان کے منہج کی پیروی کا غلط دعویٰ کرتے ہیں۔
- مسلمان کا خون بہت مقدس ہے، کعبۃ اللہ سے بھی بڑھ کر مقدس ہے، اسے ناحق بہانا نہ صرف بہت بڑا ظلم ہے بلکہ کفر و شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔
- گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں نے نہ صرف امریکہ کی ناک کو خاک آلود کیا بلکہ اس کے ناقابلِ تسخیر ہونے کا سحر بھی توڑ دیا۔
- ہانی ہنجور بھائی [معرکہ گیارہ ستمبر کے جاں بازوں میں سے ایک شہید] نے ۱۹۹۹ء میں مجھ سے امریکی ڈومیسٹک پروازوں کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں پوچھا۔
- گیارہ ستمبر اور یو ایس ایس کول جیسے بڑے حملوں سے قبل سچے خواب اتنے بڑھ گئے کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو ساتھیوں پر پابندی لگانا پڑی کہ اپنے خواب کا زیادہ تذکرہ نہ کریں۔
- عراق اور شام میں نئے صلیبی حملے کا مقصد، ایک خاص طبقہ فکر کے خلاف لڑنے کے لیے خطے میں صلیبی تسلط کو نئے سرے سے منظم کرنا ہے۔
- اگر صلیبی اپنے راستے بدل لیں [یعنی ہمارے علاقوں سے نکل جائیں] تو ہم ان کے خلاف لڑائی کو ایک لمحہ بھی طول نہیں دیں گے۔
- دمشق کے رجیم کے خلاف جہاد امت کے لیے آنے والی دہائیوں کی سب سے اہم جنگ ہے اس لیے ہمیں شام کے مجاہدین کی اس عظیم اور فیصلہ کن جہادی تحریک میں ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنا چاہیے۔
- جبهۃ النصرہ مبارک شامی انقلابی تحریک کا حصہ ہے۔
- شامی اور غیر شامی مجاہدین کے مابین تفریق ڈالنے یا خط کھینچنے کی کوشش ناکامی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔
- امت کی بھرپور حمایت اور ہمدردی کا حصول ہمارے جہاد کی کامیابی کے لیے ناگزیر ہے۔
- جنگ اور لڑائی جہاد کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے مجاہد کا زیادہ وقت تو رباط میں گزرتا ہے جس کا اجر بہت عظیم ہے۔
- امارتِ اسلامی افغانستان ان شاء اللہ بہت جلد دوبارہ قائم ہونے والی ہے اور اس کا دوبارہ قیام پورے خطے میں تہلکہ مچا دے گا۔
- ساری دنیا کے مجاہدین کو افغانستان کے تجربے اور امارتِ اسلامی کی قائم کردہ مثالوں سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔
- ہر آنے والے دن اور نئی فتوحات کے ساتھ مسجدِ اقصیٰ کی آزادی قریب ہوتی جا رہی ہے۔

☆☆☆☆☆

0 مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............بارودی سرنگ دھماکے............3 ٹینک تباہ............12 سیکورٹی اہل کار ہلاک............7 زخمی

عزم آپریشن نے بغلان میں انقلاب برپا کر دیا ہے

صوبہ بغلان کے جہادی ذمہ دار ملا محمد اسماعیل حفظہ اللہ سے گفتگو

صوبہ بغلان افغانستان کے شمال میں واقع ہے۔اس کے شمال میں قندوز، مشرق میں تخار اور پنج شیر، جنوب میں پروان اور مغرب میں بامیان اور سمنگان کے صوبے واقع ہیں۔صوبہ بغلان کا کل رقبہ ۲۱۱۱۲ مربع کلومیٹر ہے۔آبادی حالیہ اعداد وشمار کے مطابق تقریباً ساڑھے سات لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔صوبہ بغلان کا مرکز پل خمری شہر ہے۔اس میں شامل اضلاع اندراب، دوشی، خنجان، بورکہ، جلگہ، دھنہ غوری، خوست و فرنگ، تالہ و برفک، ڈنڈغوری، نہرین، بغلان جدید، گذرگاہ نور اور صلاح ہیں۔

بغلان جو محل وقوع کے اعتبار سے افغانستان کے اہم صوبوں میں سے ہے کیوں کہ افغانستان کے تمام شمالی صوبوں کے راستے بغلان کے راستے افغانستان کے مرکز سے ملتے ہیں۔اس صوبے میں رواں سال ایک بڑی تبدیلی دیکھنے میں آئی۔ماضی میں یہاں جارحیت پسندوں، نیشنل آرمی، اربکی اور کرائے کے مسلح گروپ انتہائی فعال رہے۔عزم آپریشن کے آغاز کے ساتھ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے یہاں بڑی کارروائیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا جس سے اس صوبے کے اکثر علاقے دشمن کے وجود سے پاک ہو گئے۔بغلان میں اس بڑی تبدیلی کے حوالے سے اس صوبے کے جہادی ذمہ دار ملا محمد اسماعیل صاحب سے کی گئی گفتگو قارئین کے نذر کی جارہی ہے۔

سوال: مولوی صاحب! آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں۔سب سے پہلے قارئین سے اپنا تعارف کرائیں؟

جواب: الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبعد:
میرا نام محمد اسماعیل ہے۔صوبہ بلخ کے ضلع چمتال کا رہائشی ہوں اور فی الحال امارت اسلامیہ کی تشکیلات میں صوبہ بغلان کے جہادی امور کی ذمہ داریاں نبھا رہا ہوں۔

سوال: صوبہ بغلان کے موجودہ حالات کے حوالے سے اگر کچھ معلومات دی جائیں کہ اس صوبے میں مختلف علاقوں پر حاکمیت کی تصویر کیا ہے؟

جواب: بغلان میں ۱۵/انتظامی اکائیاں ہیں۔ان تمام انتظامی اکائیوں یعنی مرکز اور اضلاع میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین موجود ہیں اور ان کی عسکری تشکیلات فعال ہیں۔اضلاع کے درمیان فرق ہے کہ کچھ اضلاع میں بنسبت دیگر مجاہدین وسیع پیمانے پر موجود ہیں۔مثلاً مرکزی بغلان میں دو چھوٹے شہروں شہر کہنہ اور شہر جدید کے علاوہ تمام علاقوں پر مجاہدین کا مکمل کنٹرول ہے۔جو اس ضلع کا ۸۰ فی صد علاقہ بنتا ہے۔ڈنڈغوری میں مجاہدین ۸۰ فی صد علاقوں پر کنٹرول رکھتے ہیں۔تالہ و برفک کے اضلاع میں جو بامیان سے ملے ہوئے علاقے ہیں مجاہدین ۹۰ فی صد علاقوں پر قابض ہیں۔کیوں کہ یہاں صرف ضلعی مرکز دشمن کے ہاتھ میں ہے۔دھنہ غوری اور بورکہ کے اضلاع میں بھی آدھے سے زیادہ علاقے مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔اس کے علاوہ دوشی اور پل خمری میں بھی مجاہدین طاقتور حیثیت سے موجود ہیں۔اور بہت سے علاقے اب مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔یاد رہے دھنہ غوری اور ڈنڈغوری کی حالیہ فتوحات کے بعد اب مجاہدین بغلان مرکز کے دروازے پر پہنچ گئے ہیں۔اس طرح کہ مجاہدین کی جنگی لائن پل خمری شہر کے چار کلومیٹر کے علاقے میں واقع ہے اور اگر وہ چاہیں تو صوبائی مرکز کو با آسانی بند کر سکتے ہیں۔

ان علاقوں کے علاوہ اندراب، خنجان، نہرین، جلگہ، خوست و فرنگ اور دیگر تمام علاقوں میں بھی مجاہدین موجود ہیں اور دشمن پر کارروائیاں کرتے ہیں۔مجموعی طور پر بغلان میں تمام علاقوں اور مواصلاتی مراکز پر کنٹرول موجود ہے اور صوبے کے بہت سے علاقے مجاہدین کے ہاتھ میں ہیں۔

سوال: مولوی صاحب جیسا کہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ بغلان میں حالیہ چند سالوں میں جہادی کارروائیوں کی صورت حال بہت کمزور تھی مگر اس سال اچانک ایک بڑی تبدیلی آ گئی اور مجاہدین نے بہت سے علاقوں پر قبضہ کر لیا۔اس تبدیلی کی وجوہات پر روشنی ڈالیں اور اس حوالے سے معلومات ہم سے شریک کریں۔

جواب: جی ہاں! جیسا کہ آپ نے کہا اس سال خصوصاً عزم آپریشن کے آغاز کے ساتھ بغلان میں ایک بے مثال تبدیلی آ گئی۔اور حالات نے خلاف توقع پلٹا کھایا۔وہ یہ کہ جارحیت پسندوں اور ان کی کٹھ پتلیوں کی حکومت اور طاقت کے باعث مجاہدین مشکلات کا شکار تھے.....مگر الحمدللہ اس سال بہت سے علاقے دشمن کے وجود سے پاک ہو گئے ہیں اور دشمن بہت بری حالت تک پہنچ گیا ہے۔

اس تبدیلی کے حوالے سے بتاتا ہوں کہ عزم آپریشن کے آغاز کے ساتھ قندوز اور بدخشاں کی فتوحات کے علاوہ مجاہدین نے بغلان میں بھی بڑے گروپ حملوں کا آغاز کر دیا جس کے نتیجے میں مرکزی بغلان، ڈنڈغوری، دھنہ غوری، دوشی اور بورکی کے اضلاع میں بہت سے علاقے دشمن سے پاک کر دیے۔

مرکزی بغلان میں ۳۰ بڑے علاقے جیسے زدران، نورزئی، سردار خیل، پاوکم، داود کلی، نوآباد، ہمت خیل، چغان تپہ، انار خیل، گرداب، طاہریان، شاہی خیل، صافیان، مٹہ خیل، علاوالدین، خدایداد خیل، پشہ یان، وکیل نظام کلی، خوستیان اور اس

طرح کے دیگر بڑے علاقے دشمن کے وجود سے پاک ہوگئے ہیں۔ان تمام علاقوں میں پہلے اربکیوں،نظم عامہ اور پولیس کی درجنوں چیک پوسٹیں قائم تھیں۔اسی طرح ان علاقوں میں دشمن کے ۴ بڑے کیمپ بھی تھے جو سب کے سب اللہ تعالیٰ کی نصرت سے فتح ہوگئے اور علاقہ مجاہدین کے قبضے میں آ گیا۔

مرکزی بغلان کی جنگ میں جو ایک ماہ تک جاری رہی دشمن کے ۹۳ فوجی اور اربکی اہل کار ہلاک اور ۱۱۰ زخمی ہوگئے۔اسی طرح دشمن کے ۱۵ ٹینک اور ۶ رینجر گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔ان جنگوں میں مجاہدین نے بہت سا اسلحہ اور اہم وسائل غنیمت میں حاصل کیے۔

مرکزی بغلان کی طرح دوسرا علاقہ بھی جہاں بڑی تبدیلی آئی وہ ڈنڈہ غوری کا علاقہ ہے۔ڈنڈہ غوری بغلان مرکز کے پل خمری سے متصل واقع ہے۔ان اضلاع میں بھی مجاہدین نے اکثر علاقے جیسے گورگن، گوڈان، نیاز اللہ کلی، غنچہ پل، قلعہ خواجہ، اسلام آباد، لوگریان، مہاجرین، سبزوکلی، ناقلوکلی، انارخیل، تاجکیل، سپید خان کلی اور اس طرح کے دیگر علاقے اربکیوں کے وجود سے صاف کردیے ہیں جس میں ۲ رینجر گاڑیوں سمیت بہت سے اسلحے اور اہم وسائل غنیمت میں حاصل کیے ہیں۔ان اضلاع میں دشمن کے ۳۵ اربکی اور فوجی قتل جب کہ ۲۸ دیگر زخمی ہوگئے۔

دھنہ غوری میں بھی مجاہدین نے اقسائی اور منگلو کے علاقوں میں دشمن کے دو بڑے ائیر بیس فتح کیے۔اسی طرح بہت سے علاقوں سے اربکیوں کو فرار ہونے پر مجبور کردیا ہے۔اسی طرح بورکہ اور دوشی میں بھی بہت سے علاقے دشمن کے وجود سے پاک ہوگئے ہیں۔

بغلان کی موجودہ تبدیلیوں اور جہادی پیش رفت نے دشمن کو شدید گھبراہٹ کا شکار کردیا ہے اس لیے اس صوبے کے کنٹرول کے لیے کیے جانے والے ان کے تمام پروگرامات ناکارہ ہوگئے۔کہ اربکی سازی جیسے مختلف طریقوں سے جہادی تحریک کے خلاف رکاوٹیں پیدا کی گئیں۔

سوال: آپ کے خیال میں صوبہ بغلان میں موجودہ تبدیلیوں اور جہادی فتوحات کی اہمیت کی وجہ کیا ہے؟ ان حملوں نے دشمن کو اتنی گھبراہٹ کا شکار کیوں کردیا ہے کہ بیک وقت شاہین فوجی چھاونی کی فوج اور کابل سے وزارت داخلہ کا خاص دستہ بغلان بھیج دے تاکہ مجاہدین کو مفتوحہ علاقوں سے پسپا کردیں۔اس کے لیے بہت کوششیں کی گئیں مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوسکا۔آپ کے خیال میں دشمن کیوں بغلان کی تبدیلیوں سے گھبرا گیا ہے؟

جواب: آپ بہتر جانتے ہیں کہ افغانستان کے شمالی اور شمال مشرقی صوبے ہندوکش کے پہاڑوں یا سالنگ کی وجہ سے مرکز سے کٹے ہوئے علاقے ہیں۔ان صوبوں کے لیے مرکز سے واحد راستہ سالنگ ٹنل ہے۔یہ راستہ بغلان سے گذرتا ہے اور بغلان کے ذریعے بدخشان، تخار، قندوز اسی طرح سمنگان، بلخ اور جوزجان سے ملتا ہے۔بغلان میں حالیہ فتوحات کے سلسلے میں اس راستے پر دو مقامات پر مجاہدین کا قبضہ ہوگیا ہے۔بدخشان اور قندوز کی جانب پھیلے ہوئے سڑک پر مرکزی بغلان میں مجاہدین نے قبضہ کیا۔بلخ کی جانب جانے والا راستہ جو ڈنڈ غوری کے درمیان سے گذرتا ہے وہ مجاہدین کے تصرف میں ہے۔اس پیش رفت نے ایک جانب بدخشان اور قندوز میں دشمن کی افواج کے حوصلے پر انتہائی برا اثر ڈالا ہے اور دشمن کے آپریشن کے منصوبے خاک میں مل گئے ہیں تو دوسری جانب حیرتان کی بندرگاہ سے جارحیت پسندوں کو فراہم ہونے والی رسد کا راستہ روک دیا ہے۔

اب مجاہدین جب بھی چاہیں یہ راستے دشمن کے لیے بند اور دشمن کی افواج اور کانوائے کا راستہ روک سکتے ہیں۔اس پیش رفت کی وجہ سے دشمن شدید گھبراہٹ کا شکار ہے۔اور وہ اس کوشش میں ہے کہ ایک بار پھر ان راستوں پر اپنا تسلط قائم کرکیا سے اپنے لیے پرامن بنادے۔اسی لیے حال ہی میں بغلان میں بڑے پیمانے پر آپریشن کا بھی آغاز کیا گیا۔مگر چند دن قبل بلاکسی کامیابی کے اس کے خاتمے کا اعلان کردیا گیا اور اپنی اکثر فوج علاقے سے باہر کردی۔دشمن کے اس ناکام جوابی آپریشن میں قابل توجہ بات دشمن کے پروپیگنڈہ چینلز کے جھوٹے دعوے تھے۔مثلاً ایک مرتبہ انہوں نے اعلان کیا کہ ہم نے ۱۳۱ مجاہدین کو شہید کردیا۔اس آپریشن کے آخری دنوں میں اعلان کیا کہ ہم نے ۷۰ مجاہدین شہید اور ۵۰ کو زخمی کیا ہے۔مگر حقیقت یہ ہے کہ بغلان کی حالیہ جنگ میں ہمارے ۵ مجاہدین شہید ہوگئے اور ۱۵ سے ۲۰ تک مجاہدین زخمی ہوگئے جن میں سے اکثر اب واپس صحت یاب ہوگئے ہیں۔

سوال: محترم مولوی صاحب آپ کے خیال میں حالیہ فتوحات اور تبدیلیوں کی وجہ کیا تھی؟

جواب: بغلان میں حالیہ تبدیلی کی پہلی اور بنیادی وجہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تھی۔اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے دلوں میں بڑی جرأت اور ہمت رکھی۔عام لوگ مجاہدین سے مل گئے اور اللہ پر توکل کرکے دشمن کے خلاف آپریشن کیا اور اسے شدید شکست دی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی نصرت آتی ہے پھر کوئی دشمن قدم نہیں جما سکتا۔بغلان کے مجاہدین کا کہنا ہے کہ یہاں زمان خیلو کے علاقے میں جہاں دشمن کی مضبوط بیس تھی گذشتہ سات آٹھ سالوں میں یہاں چالیس سے زیادہ مجاہدین شہید ہوچکے ہیں مگر یہ فتح نہ ہوسکا۔اس بار اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے دشمن کے دل پر رعب ڈالا اور مجاہدین نے بہت آسانی سے اس پر قبضہ کیا۔

بغلان کے حالیہ آپریشن میں عوام نے وسیع پیمانے پر مجاہدین کی مدد کی اور پورے خلوص سے ان کا ساتھ دیا۔عام لوگ دشمن سے اس قدر رنجیدہ تھے کہ انہوں نے دشمن کے بیس کیمپ کی دفاعی رکاوٹیں بیلچوں اور کلہاڑیوں سے گرادیں اور جنگ میں بھی مجاہدین کے ساتھ ہمہ پہلو تعاون کیا۔

(بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

10 مارچ: صوبہ فراہ......ضلع بالا بلوک......افغان فوجی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ......12 کٹھ پتلی ہلاک......8 زخمی......2 رینجر گاڑیاں بھی تباہ

(آخری قسط)

نظریۂ جہاد اور فتح وشکست کے پیمانے

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

یہ تو بکھرے، منتشر اور ظلم رسیدہ مسلمانوں کو امت بنانے کے اعتبار سے کامیابی ہے، جب کہ کامیابی کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جو الحمد للہ ہر آنکھیں رکھنے والے کو نظر آ رہا ہے۔

سرحدوں کے بت کا جنازہ:

یہ کامیابی ہے اقوامِ متحدہ کی بنائی سرحدوں کے تقدس کے جنازے کی۔ اس سرحدی کالی ماتا کے بت کے زمیں بوس ہونے کی جس کو دانش وارانِ افرنگ نے پنجہ یہود میں جانے بعد اپنے ہاتھوں سے تراشا تھا......

سرحدوں کا تقدس جدید جاہلی نظام میں کتنا اہم ہے سیاسیات کا ہر طالبِ علم اس سے واقف ہے۔ یعنی جب اللہ کے دشمن' یہود نے ملعون مصطفیٰ کمال پاشا کے ذریعہ خلافت کا خاتمہ کیا تو اس کا مقصد ہی یہ تھا کہ مسلمانوں کو امت کی لڑی سے نکال قومیتوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ان کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے بجائے ان قومیتوں کا دین (جس کو شیطانی دماغ تیار کر چکے تھے) نافذ کر دیا جائے......جس میں کلمہ کے تصور کے بجائے سرحدوں کا تصور ہو، جس طرح مشرق ومغرب کلمہ پڑھنے والا ایک جسم کا حصہ تھا اسی طرح اب ایک سرحد کے اندر رہنے والے ایک جسم کا حصہ قرار دیے گئے، خواہ ان کے دین مختلف کیوں نہ ہوں......اب اسی کے لیے دوستی تھی اور اسی کی خاطر دشمنی......اسی کی خاطر معصوم انسانوں کی جانیں لی جاتی رہیں اور فوجیں اسی سرحد کی مقدس کالی دیوی پر اپنے خون کی بلّی چڑھاتی رہیں......اس کالی دیوی کی خاطر جو بھی جان کی بلّی دے دے وہ شہید کہلانے لگا، خواہ وہ ہندو ہی کیوں نہ ہو، لیکن جو کلمہ توحید کی خاطر جان دے وہ دہشت قرار دیا گیا!!!

یہ سرحدوں کی کالی دیوی تباہی و بربادی میں ہندوؤں کی کالی ماتا سے کم نہ تھی۔ کیونکہ پوری تاریخ ہنود میں کالی ماتا کے نام پر اتنی بلّیاں نہیں چڑھائی گئی ہوں گی جتنی بلیاں صرف ان گذشتہ پچاسی سالوں میں اس سرحدی کالی ماتا پر چڑھائی گئی ہیں!

لیکن تعریف بیان کیجیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی جو آج بھی اپنے کمزور بندوں کی مدد پر قادر ہے، الحمد للہ!!! تیس سالہ جہادی ضربوں نے اس نظامِ ابلیس کو آج اس مقام تک پہنچا دیا ہے کہ خود اپنے بنائے معبودوں کو اپنے ہاتھوں گرانے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ان میں سرحدوں کے تقدس کا نظریہ دینے والی کالی دیوی بھی ہے جس کا بت آج گرتا نظر آ رہا ہے۔

اللہ کی شان دیکھیے کہ اس دیوی کے بت کو گرانے والا کلہاڑا بھی بتوں کے بڑے امریکہ کے گلے میں ڈال دیا گیا ہے کہ یہ الزام بھی اس بڑے ہی کے سر آئے گا کہ یہ مقدس دیوی کے بت پر سب سے پہلے کلہاڑا چلانے والا یہ بڑا ہی تھا۔

قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ هَذَا بِآلِهَتِنَا يَاإِبْرَاهِيمُ Oقَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ (الأنبياء : ۶۲، ۶۳)

''(جب ابراہیم آئے تو بت پرستوں نے) کہا کہ ابراہیم! بھلا یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے کیا ہے؟ (ابراہیم نے) کہا (نہیں) بلکہ یہ ان کے اس بڑے (بت) نے کیا (ہوگا) اگر یہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ لو'۔

افغانستان میں شریعت کے خلاف چھیڑی گئی جنگ کے دران کتنی مرتبہ تمہارے اس بڑے بت نے اس کالی دیوی کی گردن پر کتنی بار کلہاڑا چلایا جب سرحدوں کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے امریکی فوجی پاکستانی علاقوں میں گھس آتے اور پاکستانی فوج کے خون سے ہولی کھیل کر چلے جاتے۔ اپنے بوٹوں سے کالی دیوی کے تقدس کو پامال کرتے چلے جاتے۔

حقیقتیں تو بہت ہیں بس مختصر یہ کہ اس دیوی کے تقدس کا حال کہاں تک پہنچ چکا ہے؟ اس کی مکمل تصویر دیکھنی ہے تو سعودی عرب کا یمن پر حملہ کرنا ہی دیکھ لیجیے! یہ تو آغاز ہے! اس کے بعد ان سرحدیں لکیروں کی عبادت کرنے والے خود ہی اس کو کیسے پامال کرتے ہیں' دیکھتے جایئے! کیونکہ کلمہ کی صدا لگانے والوں سے جنگ کو جاری بھی تو رکھنا ہے! امت کو امت بننے سے روکنے کے لیے جنگ بھی تو کرنی ہے! الحمد للہ یہ اس بت کی تباہی ہے جس کو انہوں نے خود ہی تراشا تھا۔

بات ذرا لمبی ہوگئی کہ الفاظ جذبات کی رو میں بہتے چلے گئے کہ اپنوں کی جدائی کے زخم ابھی ہرے ہیں، پھر جب ان پر نئے نشتر لگائے جاتے ہیں تو اور تازہ ہو جاتے ہیں......ورنہ بات تو صرف اتنی ہی سمجھانی تھی کہ موجودہ عالمی جہادی تحریکات' الحمد للہ فتح کی جانب گامزن ہیں۔ وقتی اتار چڑھاؤ جنگ کا حصہ ہوا کرتے ہیں۔ جو ہر دور میں جنگ کے ساتھ لگے رہتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی سچی کتاب میں بیان فرمایا۔

وَتِلْكَ الأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (آل عمران: ۱۴۰)

''یہ تو دن ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان الٹتے پھیرتے رہتے ہیں''۔

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

11 مارچ: صوبہ لوگر......ضلع چرخ......مجاہدین اور کٹھ پتلی فوج میں شدید لڑائی......12 افغان فوجی ہلاک......5 شدید زخمی

خلافت کن صفات کے حامل لوگوں کے ہاتھوں قائم ہوتی ہے؟

شیخ عبداللہ عزام شہیدؒ

یہ دین اللہ کا دین ہے......اسی نے ہر حاسد کے حسد اور ہر شریر کے شر سے اسے محفوظ رکھنے کا ذمہ لیا ہے۔اسی نے اعلان کیا ہے کہ یہ دین ہر دوسرے دین پر غالب آ کر رہے گا **ولو کرہ الکافرون**!اسی کے بھیجے ہوئے نبی (علیہ الصلوۃ والتسلیم) کی بشارت ہے کہ یہ دین شرق وغرب کے ہر کچے پکے گھر میں داخل ہو کر رہے گا خواہ اعدائے اسلام اس کے آگے کتنے ہی بند کیوں نہ باندھیں......اسی رب کریم نے بتایا ہے کہ **وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ** یعنی:''اور جس نے جہاد کیا تو اس نے اپنے (بھلے ہی) کے لیے جہاد کیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے''......پس اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے دین کو ہماری ادنیٰ سی بھی حاجت نہیں! ہم سب فنا ہو جائیں، یہ بڑی بڑی جہادی تنظیمات، مجموعے اور ترتیبات ختم ہو جائیں، نمایاں ترین قائدین اور سپہ سالار شہید یا گرفتار ہو جائیں......اللہ کی ذاتِ عالی کو، اس کی شان وشوکت اور قوت وجبروت کو تنکا برابر بھی نقصان نہیں پہنچے گا! وہ چاہے تو ہواؤں اور فضاؤں کو حکم دے، سمندروں اور بادلوں کو، زمین اور پہاڑوں کو، سورج چاند ستاروں کو اشارہ کرے اور آن کی آن میں کفر واہلِ کفر کی جھوٹی شان وشوکت پیوندِ خاک ہو جائے!!!اس ربِ قہار وجبار کا دین ہمارا محتاج نہیں! ہاں......ہم یقیناً اس بات کے محتاج ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کا کام لے، ہمیں اپنے دین پر استقامت بخشے اور اپنی راہ میں جہاد وقتال کی توفیق دے......محتاج تو دراصل ہم ہیں! اور وہ غنی وحمید!!**يَاأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ**! ہم جہاد کرتے ہیں تو اپنے نفع کے لیے، اپنی آخرت کے لیے، حصولِ جنت اور دیدارِ الٰہی کے لیے......اسی لیے ہمیں اصل فکر بھی اسی بات کی ہونی چاہیے کہ ہم اللہ کے یہاں قبول ومقبول ہو جائیں اور اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کر لیں جو اس کی رضا دلانے کا باعث ہوں۔ہمیں ہر وقت یہ غم لاحق رہنا چاہیے کہ کہیں ہم رب کی سنتِ استبدال کی لپیٹ میں نہ آ جائیں اور ہماری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آیا جائے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرے اور جو اللہ تعالیٰ سے محبت کریں، مومنوں کے حق میں نہایت نرم ہوں اور کافروں پر نہایت شدید، اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کھائیں!

ذیل میں شیخ عبداللہ عزام شہید رحمہ اللہ کا ایک آڈیو بیان (بعنوان: **الخلافة، كيف و متى**) کے ایک اہم حصے کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔اس بیان میں آپؒ نے مجاہدین کو مخاطب کرتے ہوئے یہ حقیقت یاد دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی اقامت اور خلافت کے قیام کی عالی خدمت انہی لوگوں سے لیتے ہیں جو اپنے اندر مومنانہ اوصاف اور اسلامی سیرت وکردار زندہ کریں......نیز آپؒ یہ حقیقت بھی واضح کرتے ہیں کہ مجاہدین کی دینی تربیت پر توجہ دینا نہ صرف جہاد بلکہ پوری امت کے مستقبل کے لیے کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔چنانچہ مجاہدین کے ذمہ داران اور امت کے علما ومربی حضرات کو مجاہدین کی دینی اور اخلاقی تربیت پر اپنی خاص توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی تائید ونصرت حاصل ہو سکے اور وہ نسل وجود میں آ سکے جس میں آنے والے مراحل کا بوجھ سنبھالنے کی اہلیت موجود ہو! [مترجم: استاد احمد فاروق رحمہ اللہ]

اس سے قبل کہ مجاہدینِ اسلام اس زمین پر اللہ کے احکامات نافذ کریں، لازم ہے کہ پہلے یہ اپنی زندگیوں میں ان احکامات کو زندہ کریں۔اس سے قبل کہ دینِ اسلام اور شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھاری امانت انہیں دنیا میں قائم کرنے کے لیے تھمائی جائے، لازم ہے کہ یہ ان اموالِ مسلمین کے معاملے میں امانت داری کا ثبوت دیں جو آج اس دینی تحریک کے دوران میں ان کے زیرِ تصرف ہیں۔اس سے قبل کہ انہیں اقتدار حاصل ہو اور یہ اپنے زیرِ تسلط علاقوں میں بسنے والی کروڑوں مسلمان خواتین کی عزتوں پر امین بنائے جائیں، لازم ہے کہ یہ اپنے پڑوس میں رہنے والوں کی عزتوں کے معاملے میں حیا اور امانت داری کا ثبوت دیں جب کہ یہ اپنے گھروں سے نکلے ہی ساری امت کی عزتوں کا دفاع کرنے ہیں۔پس اگر ان مجاہدین کی تربیت اس درست نہج پر نہ ہو سکی تو اس امت کے ہاتھ بربادی کے سوا کچھ نہ آئے گا جس پر ان بنیادی ایمانی اوصاف سے محروم لوگ حکومت کریں گے!

میرے مجاہد بھائیو! اگر آپ واقعتاً یہ چاہتے ہیں کہ آپ دنیا بھر میں اللہ کے دین کو غالب کریں، تمام انسانیت تک اللہ کا دین پہنچائیں اور انسانیت اس دین میں داخل ہو تو لازم ہے کہ سب سے پہلے آپ اپنے اردگرد موجود مسلمان بھائیوں کو محبت وشفقت کی نگاہ سے دیکھیں، ان کے ساتھ عفو ودرگزر کا معاملہ کریں اور خوب سمجھ لیں کہ ان میں سے ہر ایک کی جان، مال اور عزت آپ پر حرام ہے اور یہ سب آپ کے حسنِ معاملہ اور نیکی وبھلائی کے مستحق ہیں۔اسلحے کے حامل لوگوں کا اس بنیادی دینی تربیت سے عاری ہونا سب سے پہلے خود ان کے اپنے لیے خسارے کا باعث ہے۔پھر ایسے لوگوں کا قوت واقتدار پا لینا پوری امت کے لیے تباہی کی وعید ہے کیونکہ دینی تربیت سے عاری لوگوں کا قوت واقتدار پا لینا لامحالہ ناحق خون بہنے، اموال چھننے اور عزتیں لٹنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

11 مارچ: صوبہ لوگر......صدر مقام پل عالم شہر......مجاہدین کے حملے......3 کٹھ پتلی فوجی ہلاک

چنانچہ تمام تر قربانیوں کے بعد بھی نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ ایک پرانے قیصر کی جگہ ایک نیا قیصر آ جاتا ہے...... ہاں! اس نئے قیصر کی حکومت بظاہر دینی نعروں اور اسلامی دعووں میں ملفوف ہوتی ہے۔

اگر آج آپ کے ساتھ موجود آپ کا مجاہد بھائی جو اس سفر میں آپ کے ساتھ پوری طرح شریک ہے......آپ بھی جان ہتھیلی پر لے کر نکلے ہیں اور وہ بھی؛ آپ کو بھی تعاقب، گرفتاری، تعذیب، ہجرت اور شہادت کا سامنا ہے اور اسے بھی؛ آپ کا اور اس کا مقصد بھی ایک ہے اور انجام بھی ایک! اگر یہ مجاہد بھائی بھی اس بات کی ضمانت نہیں دے سکتا کہ آپ اس کی عزت نہیں اچھالیں گے، اس کی غیبت کر کے اس کا گوشت نہیں کھائیں گے، ناحق ذرائع سے اس کا مال نہیں ہتھیائیں گے، اس کی جان نہیں لیں گے......اگر اس کے ساتھ آپ کا یہ معاملہ ہے تو کل آپ ان یہود و نصاریٰ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے جن پر آپ کو مکمل غلبہ حاصل ہوگا؟ ان عامۃ المسلمین کے ساتھ، ان دینی اعمال میں کمزور مسلمانوں کے ساتھ آپ کیسا سلوک کریں گے؟ جب اقامتِ دینِ حق کے سفر میں شریک مجاہد بھائی بھی آپ کے شر سے محفوظ نہیں؟ اگر ایک مجاہد بھائی کے ساتھ آپ کا یہ معاملہ ہو کہ بظاہر تو آپ اس کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی سے ملیں، اسے چوم کر گلے لگائیں اور گرم جوشی سے بغل گیر ہوں، لیکن اسے آپ سے جدا ہوئے چند لمحے بھی نہ گزریں اور آپ اس کا گوشت کھانے لگیں، اس کی عزت اچھالنے لگیں تو بتائیے کہ بھلا یہ کون سی شریعت ہے جسے آپ اس دنیا میں نافذ کرنا چاہتے ہیں؟ یہ کونسا دین ہے جس کی طرف آپ دوسروں کو دعوت دیتے ہیں؟

اگر آج جب کہ آپ کی تعداد بھی نسبتاً تھوڑی ہے، آپ باہم محبت، الفت اور وحدت سے نہیں رہ سکتے، ایک مسلمان کا بنیادی حق یعنی اس کے پیٹھ پیچھے اس کی حفاظت و نصرت کا حق نہیں ادا کر سکتے تو کل جب آپ کی تعداد بھی بڑھ جائے گی اور پوری امت سے واسطہ درپیش ہوگا تو آپ کیا حرکتیں کریں گے؟ ہمارا دین تو ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ان کے سامنے نصیحت و خیر خواہی کا تعلق رکھیں اور ان کے پیٹھ پیچھے ان کی حمایت و نصرت کریں۔لیکن آج ہمارے اندر وہ مذموم اوصاف پیدا ہو گئے ہیں جن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہا:

> ''میں نے ایک ایسا زمانہ پایا تھا جب ہم سب کے سب ظاہر میں بھی ایک دوسرے کے بھائی تھے اور باطن میں بھی ایک دوسرے کے بھائی۔لیکن پھر ہم پر ایک ایسا زمانہ بھی آیا جب ہم نے بہت سے ایسے لوگ دیکھے جو ظاہر میں تو بھائی بھائی تھے لیکن باطن میں ایک دوسرے کے سخت دشمن''۔

(مجھے بعینہٖ ان الفاظ کے ساتھ تو کوئی روایت نہیں مل سکی، البتہ تقریباً انہی معانی پر مشتمل حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ایک فرمانِ نبوی کئی کتبِ حدیث، مثلاً مسند احمد اور طبرانی وغیرہ میں موجود ہے کہ: **يكون في آخر الزمان اقوام إخوان العلانية اعداء السريرة** یعنی ''آخری زمانے میں بہت سے ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر میں تو بھائی بھائی ہوں گے لیکن باطن میں ایک دوسرے کے دشمن'')۔[مترجم]

اس کی عملی مثال یہ ہو سکتی ہے کہ ایک شخص بظاہر مجالس میں تو ماشاء اللہ ایک نیک، پرہیزگار، مومن، مجاہد نظر آئے، لیکن اس کے مسلمان بھائی کو اس سے جدا ہوئے ابھی چند لمحے بھی نہ گزریں تو وہ اس پر تہمت، بہتان اور الزامات کی بوچھاڑ کر کے اس کی کمر توڑ ڈالے...... یہ ہے ظاہر میں بھائی اور باطن میں دشمن! یہی سے دینی تربیت کی اہمیت واضح ہوتی ہے! بلاشبہ (مجاہدین کی) دینی تربیت خلافتِ اسلامیہ کے قیام کی طرف اٹھنے والے اہم ترین اقدامات میں سے ہے۔اس دینی تربیت ہی کے ذریعے وہ مضبوط بنیاد تیار ہوتی ہے جس پر کل کو پورا اسلامی معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور جس پر ایک شرعی خلافت کا ڈھانچہ کھڑا ہوتا ہے۔یہ مضبوط بنیاد سبقت لے جانے والے اور نصرتِ دین اور ادائے فریضہ جہاد میں پہل کرنے والے مہاجرین و انصار کا وہ طبقہ ہے جو اگر درست شرعی تربیت حاصل کر لے تو ان کی تعداد تھوڑی ہونے کے باوجود ان کے اعمال نہایت عظیم الشان اور وزنی ہوتے ہیں! ہمیں آج اگلے مراحل کے لیے یہی مضبوط بنیاد تیار کرنی ہے! ہمیں ایسے اوصاف والے لوگ درکار ہیں جنہیں دشمن کے خلاف جنگ کے لیے پکارا جائے تو وہ سب بجلی کی سی سرعت کے ساتھ آ پہنچیں اور غنیمت اکٹھی کرنے کا مرحلہ آئے تو ان میں سے کم ہی کوئی موجود پایا جائے! لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ ایسے لوگ بہت ڈھونڈنے ہی سے ملتے ہیں، جیسا کہ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

تجدون الناس كإبل مئة لا يجد الرجل فيها راحلة

''تم انسانوں کو ان سو (۱۰۰) اونٹوں کی طرح پاؤ گے جن میں سے سواری کا بوجھ اٹھانے کے قابل کوئی ایک اونٹ بھی نہیں ملتا''۔

[مسلم، کتاب فضائل الصحابہؓ، باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: تجدون الناس کإبل مئۃ]

پورے سو اونٹوں میں کوئی ایک بھی سواری کا بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں ملتا! آج بھی ہمیں کسی جمِ غفیر کی تلاش نہیں، ہمیں تو ان چنیدہ لوگوں ہی کی تلاش ہے جو لاکھوں میں ایک ہیں، لیکن اپنے کندھوں پر امت کے غموں کا بوجھ اٹھانے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ وہ جن کے قلوب اس دین کی فکر میں گھلتے ہیں، جو مسلمانوں کی حالتِ زار سے بے چین ہو کر اپنے بستروں پر کروٹیں بدلتے ہیں، جو یہ سوچ کر ہی تڑپ اٹھتے ہیں کہ آج دنیا کے کتنے مختلف خطوں میں کتنی مسلمان بہنوں کی عصمتیں پامال کی جا رہی ہیں......جو ان سب امور پر سوچنے اور ان غموں کا مداوا کرنے کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے میدانِ عمل کا رخ کرتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۷۳ پر)

کہنے کو مسلماں میں بھی ہوں!

عدیل عثمان

ہجرت کا تیسرا سال اور شوال کی پانچویں تاریخ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو جاں نثار صحابہ انس رضی اللہ عنہ اور مونس رضی اللہ عنہ پیش ہیں اور خبر دیتے ہیں اس لشکر کی جو مدینہ کے دروازے میں کھڑا ہے، کفر و باطل کا لشکر مدینہ کی چراگاہوں میں گھس آیا ہے ''عریض'' بھی ان کی دست برد سے باہر نہیں۔ مدینہ کے کھیتوں کو اس لشکر کے اونٹ گھوڑے چر گئے ہیں۔

مدینہ میں یہ رات بڑے خوف اور گھبراہٹ کی رات تھی کہ انہیں ایک دل جلے اور ظالم دشمن سے پالا تھا۔ جس کی طاقت بھی بے پناہ تھی۔ شہر پر ہر آن ان کے حملہ کا اندیشہ تھا، اس لیے کچھ بہادر جاں باز مدینہ کی سرحدوں پر پہرہ زن ہوئے۔ اللہ اللہ کر کے صبح ہوئی۔ جمعہ کا دن تھا۔ لوگ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرا خیال ہے کہ ہم مدینہ میں ہی ٹھہریں اور دشمن سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کریں۔ اب اگر وہ وہیں پڑے رہے تو خود پچھتائیں گے اور ہم پر چڑھائی کی تو ہم شہر ہی میں رہ کر ان کا مقابلہ کریں گے اور گھیر گھیر کر انہیں ڈھیر کر دیں گے، کیونکہ وہ ہماری طرح مدینہ کی گلیوں اور پگڈنڈیوں سے واقف نہیں۔ کہو، تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟''

جتنے جہاں دیدہ اور سمجھ دار لوگ تھے سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے سے اتفاق کیا۔ مگر ایسے میں کچھ وہ بھی تھے جو ہمارے لیے ولولہ اور ہمت کے لیے نشانِ راہ اپنے لفظوں سے چھوڑ گئے۔ وہ حکمت سے تو آشنا بعد میں ہوئے مگر اپنا حالِ دل کھول رکھا اور رہتی دنیا تک کے لیے وہ جذبات امر کر گئے...... اک جوان اٹھا اور کہنے لگا:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دشمن کے مقابلہ کے لیے نکلیے۔ کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم ڈر گئے اور اس طرح ان کے دل اور بڑھ جائیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بدر میں تو ہم تین ہی سو تھے پھر بھی اللہ نے کامیاب کیا اور آج تو ہم تعداد میں بھی کافی ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں تو انتظار ہی اس روز کا تھا، اس کی ہی تو آرزو تھی''۔

بدر کے تین سو کی مثال دی جا رہی تھی وہاں تین سو ایک ہزار سے ٹکرائے تھے، یہاں تین ہزار کا لشکر سامنے کھڑا تھا اور یہاں اپنی تعداد کا زعم تو دیکھیں تین ہزار سے لڑنے کو سات سو کی صفیں باندھی گئیں تھیں۔

اک دوسرے جوان نے کہا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دشمن ہماری زد میں گھس آئے۔ ہماری کھیتیوں کو روند ڈالا۔ اب آخر جنگ کا اور کون سا وقت آئے گا؟''

[نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بابِ علی سے بالکل سامنے کوئی پانچ میل کے فاصلہ پر میدان اُحد ہے۔]

خیثمہ رضی اللہ عنہ سے ملیے یہ کیا کہہ رہے ہیں:

''بدر میں شریک ہونے سے میں محروم رہا حالانکہ میری شدید تمنا تھی۔ میرا بیٹا شریک ہوا اور اس کو شہادت نصیب ہوئی۔ کل رات میں نے اسے خواب میں دیکھا وہ کہہ رہا تھا، اے میرے والد! آپ بھی چلے آئیں جنت میں ہمارا ساتھ رہے گا۔ رب نے جو وعدہ کیا تھا میں نے اسے بالکل سچا پایا''۔

سنئے ذرا دل کے کانوں سے!!! کیسی طلب ہے زخم کھانے کی، کیسے جذبات ہے جو اُمڈے آتے ہیں! جنگ کوئی پھولوں سے کھیلنے کا نام نہیں، یہاں لہو بہتے ہیں، گردنیں اُڑتی ہیں، جسم کٹتے ہیں، لاشے مسلے جاتے ہیں...... مگر یہ عبدالمطلب کا بیٹا حمزہ رضی اللہ عنہ کیا کہہ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اتارا، میں تو کھانا ہی نہ کھاؤں گا جب تک باہر نکل کر دشمنوں سے مقابلہ نہ کر لوں''......

یہ ہے ان سب [رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ] کا اسوہ، زندگی اور راستہ...... اور ایک میں ہوں کہ پیروی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے ہیں، اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کی غلامی کا غرّہ ہے............ لیکن!!!

خونی اندھیاروں کی آندھی ہر نور نگلتی جاتی ہے
انسان کی یہ فردوسِ زمیں دوزخ میں ڈھلتی جاتی ہے
یہ امت جس کے شعلوں میں ہر گام پہ جلتی جاتی ہے
انساں پہ فرشتے روتے ہیں، شیطاں کی چلتی جاتی ہے
اسلام کی چیخیں سنتا ہوں، خاموش گزرتا جاتا ہوں!
کہنے کو مسلماں میں بھی ہوں، لیکن کہتے شرماتا ہوں!

☆☆☆☆☆

13 مارچ: صوبہ بغلان............ ضلع پل خمری............ پولیس بیس پر مجاہدین کا حملہ............ ایک اہل کار............ 9 زخمی

چور دروازہ

مولانا سعید اللہ خان

وطن یعنی جائے پیدائش اور اپنے ہم زبانوں سے محبت کو، نادانستہ طور پر، ایکسپلائٹ کر کے اسے نیشن اسٹیٹ کی محبت کے چور دروازے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے...... یہ محض اور نرا دعوے کا دعویٰ نہیں، بلکہ ننگی بولتی حقیقت ہے اور اسے سمجھنا بہت آسان ہے...... دیکھئے! جب اپنے ہم زبانوں کی یہی فطری محبت لسانیت کی شکل میں آتی ہے تو قومیت کا یہی نظریہ اس کے سخت خلاف ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے قومیت پر زد پڑتی ہے...... اسی طرح یہی فطری محبت جب علاقائیت کی شکل میں صوبائیت اور نسلیت میں ڈھلتی ہے تو یہی قومیت اس کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑی ہو جاتی ہے...... ''اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں'' اسی کا ایک اظہار ہے!

یہاں جو غلط فہمی پیدا کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وطن کی محبت کی ڈھال آگے رکھ کر اس کے پیچھے قومیت کی تمام علامتوں کو سندِ جواز مہیا کر دی جاتی ہے...... قومیت (نیشنل ازم) محض ایک فلسفہ اور تصور ہی نہیں ہے جس کا گزر عوام الناس کے دلوں اور دماغوں ہی میں ہوتا ہو بلکہ یہ جیتا جاگتا فنا منا (آسان زبان میں طرزِ زندگی) ہے...... جب یہ خیالات کی دنیا سے باہر نکل کر معاشرے میں متشکل ہوتا ہے تو یہ خاص قسم کی رسموں، رواجوں اور علامتوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے...... علامتیں اس نیشن اسٹیٹ کا جھنڈا اور قومی ترانہ ہیں جب کہ رسمیں اور رواج اس قومیت کے دن...... ۱۴ راگست کو منانا، قومی ترانہ تقریبات میں بجانا اور پرچم کشائی کی تقریب منعقد کرنا ہے......

ہم میں سے بہت سوں نے سکول کی زندگی میں اپنی ابتدائی جماعتوں میں ''جھنڈے کے آداب'' پر مضمون ضرور پڑھ رکھا ہوگا...... ''جھنڈے کو شام کے وقت اتار لینا چاہیے کیونکہ اس پر شام کے سائے نہیں پڑنے چاہئیں، جھنڈیوں کو پیروں تلے نہیں آنا چاہیے'' وغیرہ وغیرہ ان کی چند جھلکیاں ہیں...... انہی آداب کا چرچا زور و شور کے ساتھ بچوں کیا بڑوں کے رسالوں اور جرائد میں بھی کیا جاتا ہے...... یہ مت سمجھ لیجیے گا کہ جو افراد اس تصورِ قومیت کی مذمت کرتے ہیں وہ ضرور بالضرور ملک دشمن ہیں اور انڈیا کے حمایتی اور ایجنٹ ہیں...... یہ منطق ایسی ہی ہے جیسے یہ کہنا کہ جو کمیونزم کی حمایت نہیں کرتا وہ لازماً غریب دشمن اور سرمایہ دار کا ایجنٹ ہے...... بھلا کمیونزم کی حمایت نہ کرنے سے غریب کی دشمنی کیسے ثابت ہو جاتی ہے؟!!!! اسی طرح سے نیشن اسٹیٹ کے غیر اسلامی تصور کو رد کرنے سے ملک دشمنی اور انڈیا کی ایجنٹی کیسے پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے؟! یا للعجب!!! جس طرح سے برادری ازم، ذات پات کا نظام، صوبائیت ایک ''ملک'' کو تقسیم کرتے ہیں اسی طرح سے یہ ''قومی ریاست'' امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تقسیم کرتی ہے......

خدارا! ایک لمحے کو ٹھہر کر ذرا غور کریں کہ شریعت میں تو ایک وقت میں دو خلیفہ قبول نہیں بلکہ حدیث میں تو یہ آیا ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کی موجودگی میں دوسرا بیعت لے تو اس کی گردن مار دو ''فَاضْرِبُ عُنُقَه''...... ایسے میں ۵۷ ریاستوں کا تصور کہاں سے نکل آیا...... چلیں یہ تو سب مانتے ہیں کہ یہ فلسفہ قومیت غلط ہے پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسے غلط مان لینے کے بعد آخر کیوں اس تصور کے درست ہونے کا اعلان پرچم کشائی کی تقریبات منا منا کر اور جھنڈے لگا لگا کر اور دوسروں کو تہنیتی پیغامات موبائل اور انٹرنیٹ پر دے دے کر عملی طور پر کیا جاتا ہے؟ قومی ریاست اور قومیت کے اس تصور کی ان سب علامتوں کو ایک طرف تو اپنایا جائے، اس فلسفے کی بنیاد پر رسمیں ادا کی جائیں اور پھر اس سارے عمل کی تاویل کرتے ہوئے فطری محبت کو دلیل کے طور پر لایا جائے...... یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے دو باہم متضاد اور باہم دِگر چیزوں کو جمع کر دیا جائے...... جھنڈا لگانا، پرچم کشائی کرنا، قومی ترانہ گانا کیا وطن سے ہونے والی فطری محبت کی محض علامتیں سی ہی ہیں یا اس فطری محبت کو قومی ریاست کی محبت اور عقیدت پھیلانے کے چور دروازے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے؟ اگر اسے چور دروازے کے طور پر استعمال نہیں کیا جا رہا اور یہ محض اسی فطری سی محبت کے اظہار ہی کی ایک شکل ہے تو پھر کیا خیال ہے کہ پنجابی، سندھی، بلوچی، پختون، بلتی اور کشمیری اپنے ہم زبانوں سے ہونے والی اسی ''فطری'' محبت کے اظہار کے لیے ایک ایک ترانہ لکھ لیں جو روزانہ پنجاب، سندھ، خیبر، بلتستان اور کشمیر کے اسکولوں کی اسمبلیوں صبح سویرے چلا چلا کر، کورس کی صورت میں، 'اٹین - شن' ہو کر گایا جایا کرے...... اسی طرح یہ سب ایک ایک پرچم بھی اسی ''فطری'' محبت کے ''جائز'' اظہار کے لیے بنا لیں اور ایک دن رکھ لیں جب وہ اس کی پرچم کشائی کی تقریب خوب خوب اہتمام کے ساتھ منعقد کریں...... اسی طرح اپنی جائے پیدائش سے ہونے والی اسی ''فطری'' محبت کے ''معصومانہ'' اظہار کے لیے لاہوری، گجرانوالی، اسلام آبادی، فیصل آبادی، ملتانی، سکھروی، پشاوری وغیرہ ایک ایک ترانہ لکھ ڈالیں اور اس کے احترام میں کھڑا ہونا نہایت ضروری بنا دیں اور اسی ''فطری'' محبت کے ''بے ضرر'' اظہار کے لیے ایک ایک جھنڈا بنا لیں تو کیسا رہے گا؟؟

یہ کچھ ہم سب کے نزدیک بالاتفاق ناقابلِ قبول ہے حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ سب اسی منطق کی رو سے جائز اور روا ہے جس منطق کی رو سے قومی ریاست کے

13 مارچ: صوبہ روزگان...............ضلع دہراود...............بارودی سرنگ دھماکہ...............پولیس گاڑی تباہ...............2 اہلکار ہلاک...............3 زخمی

جھنڈے کی پرچم کشائی کی تقریب کا بعض صالحین اہتمام کرتے ہیں......تو پھر کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ '' فطری محبت'' کی تاویل دراصل نیشن اسٹیٹ کی علامتوں اور اس کے رواجوں اور اس تصور اور اس فلسفے کو' حلال' اور' جائز' کرنے کے لیے چور دروازے کا کام دے رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (الاعراف: ۱۸۱)

'' ہماری مخلوق میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق ہدایت اور حق ہی کے مطابق انصاف کرتا ہے''۔

اس قدر واضح اور مضبوط استدلال کو محض جذبات، زبان زدِ عام نعروں اور ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتابوں کی بنیاد پر رد کر دینا دراصل علمی دیوالیے پن اور فرار کی نفسیات ہی کا ثبوت نہ ہوگا بلکہ اس سے بڑھ کر حق اور درست بات کے سامنے اڑ جانے اور اس سے اعراض اور منہ موڑنے جیسے خطرناک روحانی امراض کی نشوونما کے لیے دروازے کھول دے گا......اگر حق اس کے برعکس ہے تو بےفکری سے اس پر دے ماریے......قرآن کے مطابق وہ اس کے پرخچے اڑا کر اس کا بھیجا نکال باہر کرے گا......

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ (الانبیاء: ۱۸)

'' مگر ہم تو باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سر توڑ دیتی ہے اور وہ دیکھتے دیکھتے مٹ جاتا ہے''۔

یہاں انتخاب ریڈکلف، ڈیورنڈ، سائیکس بیکو کی نسبت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کے درمیان ہے......ان میں سے جس کی نسبت اختیار کرنے میں فخر محسوس ہو اسے اختیار کرلیں......جو ریڈکلف کی نسبت کو چور دروازوں سے قابلِ قبول بنانے میں لگا ہوا ہے اس کے بارے میں فقط یہی کہنا ہے کہ:

چہ بے خبر ز مقامِ محمدِ عربی است!!!

☆☆☆☆☆

ضربِ کذب: جرنیلوں کے مکر اور ڈھونگ!

یہاں بھی بالکل یہی معاملہ ہے! راحیل کے'' بھونپو'' آئی ایس پی آر سے جو بیان نکلتا ہے، پورا جرنیلی اور جمہوری'' ٹبر'' اُسی کو'' کورس'' کے انداز میں دہرانے، گانے اور بجانے میں جُت جاتا ہے......نواز، ممنون، شہباز، نثار، ایاز، ڈار، خواجہ آصف اور تمام چھوٹے بڑے، مرکزی صوبائی وزیر'فوجی'' بھونپو'' کی سُروں میں سُر ملا کر یکسانیت اور بوریت سے بھرپور'' راگ'' الاپے چلے جاتے ہیں......ان بےوقوفوں اور کوڑ مغزوں سے اتنا بھی نہیں ہوتا ہے کہ کم ازکم الفاظ اور جملوں ہی میں جدت اور تنوع پیدا کرلیں! بس ہر کوئی ایک ہی طرح کے گھسے پٹے اور ازکاررفتہ بیانات دھڑلے اور ڈھٹائی سے داغے چلے جاتا ہے......

مجاہدین تو اپنے مالک اور پروردگار کے بھروسے پر اس جرنیلی ٹولے سے بھی، اس کی نوکری کرنے والے' جمہوریوں'' سے بھی اور اس کی کاسہ لیسی کرنے والے ذرائع ابلاغ سے بھی محض اتنا کہتے ہیں کہ تم'' فیصلہ کن، فیصلہ کن'' کھیلتے رہو! ایک دن میں درجنوں بار'' کمر توڑ'' بیانات داغتے رہو! عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے ہر مکر اور داؤ آزمالو! ہر چند ماہ بعد نیا'' فیصلہ کن'' بنالو لیکن اصل فیصلے کرنے والی ذات کا ساتھ ہمیں میسر ہے......ہم کمزور و بےبس سہی لیکن اُس کی رحمت و نصرت پر یقین رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اُس کے ہاں تمہیں تہہ و بالا کرنے اور اس مفسد و باطل نظام کو بنیادوں سمیت الٹ دینے کا فیصلہ بہرحال ہو چکا ہے!

یہ جہاد و قتال فی سبیل اللہ اور دعوت الی اللہ کا قافلہ نہ تمہاری بم باریوں اور تمہارے آقاؤں کی ڈرون میزائل باریوں سے رُکنے والا ہے، نہ ہی تمہارے' بڑبولے پن' پر شاہد بیانات اور جھوٹے دعووں ہی سے تھمنے والا ہے......اس قافلے کے راہیوں میں سے جس کی قسمت میں فی سبیل اللہ شہادت کا مقام حاصل کرنا لکھا ہے وہ اُسے حاصل کر کے رہے گا اور جس کی قسمت میں نصر و فتح کے مناظر دیکھنا لکھے ہیں، باذن اللہ وہ ضرور بالضرور اپنے سر کی آنکھوں سے یہ مناظر دیکھے گا......اور خاکی وردی والوں اور جمہوریوں میں سے ایک ایک کو گن گن کر ان کی کمین گاہوں اور عشرت کدوں سے نکال کر امت پر توڑے جانے والے ہر ظلم اور ہر زیادتی کا بدلہ لیا جائے گا، ان شاء اللہ! یہ ان مستضعف بندوں کا دعویٰ نہیں بلکہ ان کے القوی والعزیز رب کا وعدہ ہے! بس اس الٰہی وعدہ کے پورے ہونے کے دن تک صلیبی لشکروں کے صف اول کے اتحادی عیش و طرب کے مزے لے لیں......بعد میں ان کا کوئی مکر' ان کو کام دے سکے گا نا ہی کوئی جبر' ان کو بچا سکے گا!!!

☆☆☆☆☆

'' مجرموں اور دشمنوں کے خلاف ہماری جنگ ایک یا دو دن کی جنگ نہیں۔ یہ جنگ تو باطل گمراہیوں کے خلاف عقیدۂ توحید کی جنگ ہے، اور سبلِ شیاطین کے خلاف سبیلِ ھُدیٰ کی جنگ ہے، اور' طاغوت کی راہ میں لڑنے والوں' کے خلاف' راہ خدا میں لڑنے والوں' کی جنگ ہے۔ پس یہ جنگ تو پوری زندگی پر محیط جنگ ہے۔

نحن الذین بایعوا محمدًا

علی الجھاد مابقینا ابدًا

ہم لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کی ہے کہ جب تک زندہ رہے، جہاد کرتے رہیں گے

شیخ مصطفیٰ ابو یزید شہید رحمہ اللہ

13 مارچ: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......فوجی سپلائی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ......4 سیکورٹی اہل کار ہلاک

ملک اسحاق: سنتِ الٰہی کی تکمیل کے اسباب میں سے ایک سبب

محمد لوط خراسانی

امی جان عائشہؓ صدیقہ طیبہ طاہرہ کی ناموس کی حفاظت تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے کی ہے تو وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جنھیں حق تعالیٰ اپنی اس سنت کو آنے والے کسی بھی زمانے میں پھر سے ظاہر کرنے کے لیے ایک سبب کے طور پر چن لیتے ہیں۔ ملک اسحاق' اپنی سنت کو ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا اس عہد میں ایک ایسا ہی انتخاب تھا۔ حضرت جھنگوی شہیدؒ فرمایا کرتے تھے کہ کہ ''اماں عائشہ کے ڈوپٹے کی لاج کی حفاظت میں اگر حق نواز کی جان چلی جائے تو اس سے زیادہ اس کی خوش نصیبی کیا ہے۔'' مرشد جھنگویؒ کے سچے پیروکار آج بھی مرشد کی اس بات کو اپنا نصب العین بنائے ہوئے ہیں۔

عشق و مستی میں فنا ہو جانے کا جو بیج حضرت جھنگویؒ نے غیور سنیوں کے دلوں میں بویا ہے وہ آج کل کے کسی ہائبرڈ بیج جیسا نہیں ہے جو ایک بار کاشت ہو کر فصل دے تو دوبارہ ناقص سمجھا جاتا ہے! بلکہ یہ ہر چند سال بعد پوری زندگی سے اُگتا ہے! ایک تناور اور چھتنار درخت بنتا ہے جو بہت دُور سے حُبِّ صحابہؓ کے پیاسوں کے لیے راحت کی امید بنتا ہے، دکھیاروں کو چھاؤں مہیا کرتا ہے اور سیرابی کا انتظام کرتا ہے! اور پھر کبھی ایثار القاسمی کے نام سے کٹتا ہے! کبھی اعظم طارق کے نام سے! کبھی علی شیر حیدری اور کبھی ملک اسحاق کے نام سے!

ملک اسحاق نے نعرہ لگایا تو سچ کر دکھایا......اس کے لیے ممکن تھا کہ کوئی اچھا کاروبار کر لیتا......بچوں کے نام نہاد روشن مستقبل کا سوچ لیتا......کسی اچھے اور مہنگے سکول میں داخل کروا لیتا......لیکن نہیں کیا......کیوں نہ کیا؟! کہ اس کے لیے اسے اپنے مشن کا سودا کرنا پڑتا...... بچے شعور کی عمر کو پہنچے تو باپ کے رستے کو پوری شرح صدر کے ساتھ چنا اور پھر آخری سانسوں تک باپ کا ساتھ نبھایا......

امریکہ ایران معاہدے کا اثر:

ملک صاحبؒ کی شہادت پاکستانی حکومت کا اپنا فیصلہ نہیں تھا بلکہ یہ فیصلہ پینٹا گون میں ہوا تھا۔ امریکی انٹیلی جنس رپورٹوں کے مطابق ملک صاحب نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ اپنی محبت چھپا کر نہیں رکھیں گے بلکہ علی الاعلان القاعدہ کا ساتھ دیں گے۔ اسی وجہ سے وہ امریکہ کو مطلوب لوگوں کی فہرست میں داخل کیے گئے۔ امریکہ کو مطلوب تو اور بھی کئی لوگ ہیں لیکن امریکہ جانتا ہے کہ من کا سچا اور دھن کا پکا کون کون ہے۔

ایران اور امریکہ' القاعدہ کے خلاف پہلے سے اکٹھے ہیں۔ اب امریکہ اور ایران میں جو ایٹمی معاہدہ ہوا ہے تو اس میں کثیر جہتی معاملات طے ہوئے ہیں۔ صلیبی رافضی اتحاد نے عراق پر حملے کے وقت اہل سنت کے سینے پر ایک عظیم تر شیعہ ریاست قائم کرنے کا خواب دیکھا تھا جس کو اصلاً تو شیخ زرقاویؒ ہی بکھیر گئے تھے اور اس خواب پر آخری ضرب اب ارض شام میں جبهة النصرة اور احرار الشام کے ہاتھوں لگائی جارہی ہے۔ بشار الاسد اپنی تازہ پریس کانفرنس میں اعتراف کر بیٹھا ہے کہ کئی جگہوں پر ہمیں شکست ہو چکی ہے' فوج مقابلہ کرنے کے لیے ناکافی ہے اور نئے لوگ بھرتی کے لیے نہیں آرہے۔ چنانچہ ایران کے کہنے پر واشنگٹن سرکار نے فیصلہ کیا' راحیل شریف نے دُم ہلاتے ہوئے اس پر ہاں کر دی اور نیشنل ایکشن پلان پر عمل کا بہانہ بنا کر ملک صاحب کو ایک جھوٹے پولیس مقابلے میں شہید کر دیا گیا۔

شیعہ وزیر داخلہ چوہدری نثار نے آن دی ریکارڈ اس کا اعتراف کیا ہے کہ یہ واقعہ نیشنل ایکشن پلان کا حصہ ہے۔ اس سانحے سے ایک دن پہلے شیعہ دہشت گردی کا سرغنہ امین شہیدی اپنے ساتھیوں سمیت وزیر داخلہ سے اس کے گھر پر ملاقات کر کے آیا تھا جس کی تصویریں سوشل میڈیا پر آچکی ہیں۔ چنانچہ اب کسی سمجھ دار سنی کے لیے سمجھنا ذرا بھی مشکل نہیں ہے کہ شیعہ کو کھل کھیلنے کا موقع دینا اب امریکی جنگ کے محاذوں میں سے ایک محاذ ہے۔

جھنگوی پیدا ہوتے رہیں گے:

صاحب! بھڑکتی آگ پر اگر پانی بھی ایک بار کم مقدار میں پڑے تو وہ زیادہ بھڑکتی ہے اور آپ بھڑکتی ہوئی آگ کو پٹرول چھڑک کر بُجھانا چاہتے ہیں...... نادانی ہے! صاحب نادانی ہے!!! یہ کیسے ممکن ہے؟! آپ جناب اگر واقعی میں مخلص ہیں ''ناموسِ صحابہ کرامؓ'' پر قانون سازی کیجیے!!!

ہمارے سماج کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دعویٰ ہے تو آخر نبی مہرباں صلی اللہ علیہ وسلم کے کس امتی کو آقا علیہ السلام کے یاروں سے بغض ونفرت ہوسکتی ہے؟! آخر امتیوں کے سماج میں کسی ایسی قانون سازی کے لیے لے دے ہونی چاہیے یا نہیں؟ ووٹنگ کے ذریعے کوئی بل پاس کرنا بھی کیسے عقل مندی ہوسکتی ہے؟! ایسا بدیہی مسئلہ کہ مومنوں کی ماں پر بھونکنے کی اجازت نہیں' اس پر ووٹنگ کروائیں گے آپ؟!

ہمارا دعویٰ ہے کہ آپ ایسا نہیں کریں گے کیوں کہ آپ جنم جنم سے امریکی غلام ہیں اور اب تو رافضی اور صلیبی کھل کر اہل سنت کے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں تو آپ کیسے یہ قانون سازی کریں گے......

13 مارچ: صوبہ فاریاب......جمعہ بازار اور چہلگزی اضلاع......کٹھ پتلی فوجوں پر مجاہدین کے حملے......6 ہلاک...... 6 زخمی

تو پھر یاد رکھیے! جھنگویؒ جس طرح پہلے کبھی اعظم طارقؒ اور علی شیر حیدریؒ وغیرہ کی صورت میں زندہ رہا ہے اور ملک اسحاقؒ کی صورت میں جان نچھاور کر کے گیا ہے کل کسی اور کے سینے میں دھڑکتا محسوس ہوگا......امی عائشہ کے محبوب شوہر صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی جب تک زندہ ہیں ملک اسحاقؒ جیسے سپوت بھی زندہ ہیں......

بس تم خیر مناؤ! کہ وہ اللہ تمہاری دراز کی ہوئی رسی کو کب کھینچنے کا ارادہ کرتا ہے......پھر کسی اگلے ملک اسحاق کا ہاتھ ہوگا اور تمہاری شہ رگ!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: خلافت کن صفات کے حامل لوگوں کے ہاتھوں قائم ہوتی ہے؟

مجھے یہ حدیث کبھی پوری طرح سمجھ نہیں آئی تھی کہ: تم انسانوں کو ان سو (۱۰۰) اونٹوں کی طرح پاؤ گے جن میں سے سواری کا بوجھ اٹھانے کے قابل کوئی ایک اونٹ بھی نہیں ملتا یہاں تک کہ میں فلسطین اور افغانستان کے جہاد میں شریک ہوا اور اس حدیث کی عملی تشریح اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ واقعتاً سیکڑوں انسانوں میں سے محض چند رجالِ کار اور مٹھی بھر مردِ میدان ہی برآمد ہوتے ہیں۔

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک اپنی تمنا بیان کرے۔ تو ان میں سے ایک نے یہ تمنا کی کہ انہیں اتنا سونا مل جائے جس سے پورا گھر بھر جائے اور وہ اسے اللہ کے رستے میں خرچ کریں۔ جب کہ دوسرے صحابیؓ نے یہ تمنا کی کہ انہیں اتنے غلام مل جائیں جن سے پورا گھر بھر جائے اور وہ انہیں اللہ کی راہ میں آزاد کریں۔ یوں ان میں سے ہر ایک نے اپنی تمنا بیان کی۔ پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ: اے امیر المومنین! آپ اپنی تمنا بھی بیان فرمائیں۔ عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اتمنی ان یکون لی مل ء هذا البیت مثل ابی عبیدة

''میری تمنا ہے کہ مجھے ابو عبیدہؓ جیسے اتنے رجالِ کار مل جائیں جن سے یہ پورا گھر بھر جائے''۔

[بغیة الطالب فی تاریخ الحلب، لإبن العدیم]

(جب کہ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب تھذیب التھذیب کی آٹھویں جلد میں مذکور روایت میں یہ الفاظ ملتے ہیں کہ: اتمنی ان یکون لی رجال مثل عمیر استعین بھم علی امور المسلمین یعنی میری تمنا ہے کہ مجھے عمیرؓ جیسے رجالِ کار مل جائیں جن سے میں مسلمانوں کے (اجتماعی) امور میں مدد لوں۔)

اسی سے تربیت یافتہ رجالِ کار کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ بلاشبہ تربیت کے مرحلے سے گزر کر تیار ہونے والی مضبوط بنیاد ہی آئندہ مراحل میں پورے دین کی اقامت اور پوری امت کے احیا کا بوجھ اٹھاتی ہے۔ زمنِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ مضبوط بنیاد مدینہ میں موجود سابقون الاولون انصار و مہاجر صحابہؓ تھے۔ اسی مضبوط بنیاد سے اسلام آگے پھیلنا شروع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا جزیرہ عرب مسلمانوں کے زیرِ نگیں آ گیا۔ پھر جب عراق، فارس اور روم کی فتوحات کے مراحل آئے، جب کبھی دعوتی وفود یا جنگی لشکر بھیجے گئے تو بنیاد کا کام دینے والے اسی مبارک طبقے سے قائدین و رہنما چنے گئے۔ قاضی بھی انہی میں سے نکلے، مفتی، سپہ سالار اور قائدین بھی انہی سے! یہ تربیت یافتہ حضرات ہی اس امت کا مرکز و محور اور اسلامی معاشرے کی روح ثابت ہوئے۔

یہی لوگ امت کی قوت کو دو چند کرنے، اس کے افراد میں بجلیاں بھرنے، دین کی سرحدات کو محفوظ کرنے اور محاذوں کو آباد رکھنے کا باعث بنتے ہیں۔ یہی اپنی سرفروشی سے باقی سب کے جذبے جوان کرتے ہیں ان میں سے کتنے ہی اپنے پاکیزہ لہو سے اسلام کی عمارت کو سیراب کرتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں اور جو پیچھے رہ جاتے ہیں وہ اس امت کو دین پر قائم رکھنے اور جہاد و قتال پر استقامت بخشنے کا باعث بنتے ہیں۔ پھر یہی وہ خوش بخت ہیں جن کو اللہ رب العزت زمین میں غلبہ و تمکین بخشتے ہیں اور انہیں اپنے دین کے نفاذ کی بھاری امانت تھماتے ہیں کیونکہ یہ ثابت کر چکے ہوتے ہیں کہ یہ اپنی ذاتی و اجتماعی زندگیوں میں احکاماتِ الٰہی کے پابند اور شریعت کے امین ہیں، لہٰذا اللہ رب العزت زمین پر اپنے دین کے نفاذ کی مبارک امانت بھی انہی کے کندھوں پر ڈالتے ہیں انہی کو اس عظیم خدمت کے لیے چنتے ہیں!

☆☆☆☆☆

''مولانا الیاس رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح روتے اور بلبلاتے تھے جیسے کسی عورت کا چھوٹا بیٹا مر جائے تو وہ روتی ہے......ان کے دل میں امت کا اتنا درد اٹھنے لگا اور راتوں کی نیند اڑ گئی، کروٹیں بدل بدل کر وقت گزراتے تھے۔۔ بیوی نے پوچھا آپ اتنے بے چین ہیں، آخر آپ کے ساتھ کیا قصہ ہے؟؟؟ انہوں نے کہا کہ مت پوچھو کہ میرے ساتھ کیا قصہ ہے؟! اگر میں تم کو بتا دوں تو پھر بے چین ہونے والا ایک نہیں رہے گا بلکہ دو ہو جائیں گے......وہ امت کے لیے روتے، اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے کہ اے اللہ! کوئی تدبیر پیدا فرما دیجیے! پھر اس غمِ امت نے ان کی تدبیر کو جلا بخشی......اور وہ تحریک شروع ہوئی جسے آپ اور ہم تبلیغی جماعت کے نام سے جانتے ہیں......جس نے سارے عالم میں پاکیزہ دعوت کے ذریعے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں لوگوں کی زندگی بدل دی' کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا!!!! اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس راستے میں نکلنے کی، اپنی بھی اور دوسروں کی بھی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے!!!''

احسن عزیز رحمہ اللہ

13 مارچ: صوبہ غزنی............ضلع دہ یک............مجاہدین کے حملے............جنگ جوؤں کی چوکی فتح............5 جنگ جو ہلاک

حضرت جھنگویؒ سے ملک اسحٰقؒ تک......امی عائشہؓ کی حرمت پر کٹنے والے جاں نثار!

عمار ثاقب

پاکستان کی مشرقی سرحد پر کشیدگی برقرار تھی اور بھارتی مہم جوئی کے خدشے کے باعث بھی دفاعی، سفارتی اور صحافتی حلقوں میں چہ گوئیاں جاری تھیں......ایسے میں بعض تجزیہ نگاروں کا کہنا تھا کہ شاید اب فوج اور خفیہ ایجنسیاں اسلام پسندوں کو کچھ وقت کے لیے نظر انداز کریں......لیکن حسب روایت ان اداروں نے اپنی ترجیحات کو واضح کر دیا ہے کہ سرحدوں پر صورت حال کچھ بھی ہو، چاہے وہاں انہیں اشتعال انگیزی اور بم باری کے جواب میں بزدلی اور خاموشی اختیار کر کے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر شرمندگی اٹھانی پڑے، البتہ اسلام پسندوں سے نمٹنے، انہیں زیر کرنے اور جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے صلیبی وصیہونی مشن پر یہ ادارے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے......

یہاں یہ بات بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ملک اسحاق رحمہ اللہ، ان کے بیٹوں اور رفقا کی شہادت میں صرف سیاسی قیادت کو قصوروار ٹھہرانا کسی طور پر بھی صحیح نہ ہوگا...... یہ درست ہے کہ شریف برادران کے سابقہ دورِ حکومت میں بھی اسی پالیسی یعنی ماورائے عدالت قتل کی پالیسی کو اپناتے ہوئے درجنوں پاسداران ناموس صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو جیل سے نکال کر شہید کیا جاتا رہا اور جیلوں میں ایسا تشدد کیا گیا جس کو بیان کرنے سے زبان عاجز ہے...... ملک اسحاق شہید رحمہ اللہ اپنے ایک ویڈیو بیان میں فرماتے ہیں:

> ''ایک دفعہ لگاتار سات گھنٹوں تک انتالیس کے قریب افراد پر بدترین تشدد ہوتا رہا لیکن سلام ہے ان جانثاران ناموس صحابہ پر ان میں سے کسی ایک نے بھی سر نہ جھکایا اور نہ ہی اپنے موقف سے دست بردار ہوا جب کہ انہیں [یعنی ملک اسحاقؒ اور غلام رسول شاہ صاحبؒ کو] مادر زاد برہنہ کر کے جیل میں گھمایا گیا''......

دو دہائیوں سے بھی زائد عرصہ پر مشتمل اس تحریک کو کچلنے کے لیے جس طرح ریاستی مشینری اور طاقت کو استعمال کیا گیا ہے، ان حقائق کو جاننے کے بعد کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ یہ صرف چند افراد کی خباثت تھی؟ یا درحقیقت ان جرائم میں تمام ریاستی ادارے یعنی فوج، حکومت اور عدلیہ ایک دوسرے کے مددگار اور معاون ہی رہے......ایک حدیث میں آیا ہے:

افضل الجهاد من قال كلمة حق عند سلطان جائر

''ظالم بادشاہ کے سامنے حق کا کلمہ کہنا افضل ترین جہاد ہے''۔

اس کی تشریح میں فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے 'کوکب الدری شرح الترمذی صفحہ ۴۷ جلد ۲ فرماتے ہیں:

> ''چونکہ مجاہد دو باتوں کے درمیان ہوتا ہے یا تو جہاد کر کے کفار کو قتل کر دے گا اور مال غنیمت حاصل کرے گا اور یا خود شہید ہو کر خون میں رنگین ہو جائے گا لیکن وہ شخص جو ظالم بادشاہ کے سامنے حق کا کلمہ بلند کرتا ہے اس کے حق میں تو یقین ہی ہے کہ مارا جائے گا (بچنے کی امید نہیں) اس لیے وہ افضل ہوا، اس کلام کا خلاصہ یہ ہوا کہ غازی جب کفار سے میدان میں لڑتا ہے تو موت اور حیات دونوں کا احتمال ہے لیکن یہ شخص جس نے ظالم کے سامنے کلمہ حق بلند کیا اس کی موت ان کی بنسبت یقینی ہے لہٰذا یہ بھی جہاد بلکہ افضل جہاد ہوا''۔

اٹھارہ سالہ اسیری کے ان اعصاب شکن لمحات میں جانے کون کون سے ظلم کے پہاڑ تھے جو اس مرد مجاہد پر نہیں توڑے گئے مگر آفرین ہے ان کی استقامت اور ولولوں کو جو کبھی ماند نہ پڑے......حتیٰ کہ بعض مواقع ایسے بھی آئے جب شریف حکومت اس بات پر راضی ہو چکی تھی کہ ملک صاحب اگر صرف اپنے تنظیمی تعلق سے دست برداری کے متعلق ہی ایک بیان پر دستخط کر دیں تو انہیں آزاد کر دیا جائے گا لیکن ملک صاحب رحمہ اللہ کی غیرت کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ جانثاران ناموس صحابہ سے وہ لاتعلقی کے لیے مبہم سے الفاظ استعمال کر کے اسیری کو خیر باد کہہ دیں...... بلکہ اس کے برعکس ملک صاحب رحمہ اللہ نے کلمہ حق کہنے کو ہی ترجیح دی......جو لوگ ان کو ذاتی زندگی میں بھی جانتے تھے ان کا کہنا ہے کہ ''آپ پکے تہجد گزار اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر گھنٹوں رب کے حضور گڑگڑانے اور رونے والے شخص تھے''......اسیری کے لمحات اور اس دوران اللہ تعالیٰ سے بننے والے تعلق کے متعلق شیخ ابوقتادہ فلسطینی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

> ''جیل کی ان کوٹھڑیوں میں انسان کو جو سب سے بڑی نعمت حاصل ہوتی ہے وہ اس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے دین سے مضبوط تعلق اور راہ جہاد ہے...... جو اس امت کے لیے خیر کی ضمانت ہے اس کے حق ہونے کا پختہ یقین ہے......ایسا یقین جو جہاد سے کنارہ کش رہنے والے داعی کو صدیوں میں بھی حاصل نہیں ہو سکتا...... الولاء والبراء کے اصل معنی جس طرح نکھر کر یہاں سامنے آتے ہیں وہ کسی اور جگہ ممکن ہی نہیں...... یہاں اللہ تعالیٰ کفار کے تعصب اور جھوٹ کو جس طرح واضح کرتا ہے اس سے کسی اندھے یا

13 مارچ: صوبہ دائی کنڈی......ضلع گیزآب......مجاہدین اور افغان فوجی کے مابین کئی روز تک جھڑپیں......24 اہل کار ہلاک......25 زخمی......4 ٹینک، 2 گاڑیاں تباہ

زندیق کے سوا کوئی انکار نہیں کرسکتا...... آپ کے بھائیوں کا اللہ سے تعلق، اس کے سامنے عاجزی اور دعاؤں میں گریہ وزاری ان جیلوں میں اور بھی بڑھ جاتی ہے...... یہ طواغیت ہمارے جسم تو قید کرسکتے ہیں لیکن ہماری روحوں کے حصار ان کی جیلوں سے زیادہ مضبوط ہیں اور ہماری حق بات کہنے کی قوت ہر قسم کی قیود سے قطعی آزاد ہے...... آج جسم فتح وشکست کا معیار نہیں رہے بلکہ فی الحقیقت آج حق کا معیار وہ قوت ہے جو ان جسموں پر حکمرانی کرتی ہے''......

ملک صاحب رحمہ اللہ مذکورہ بالا بیان کے مصداق، اسیر ہو کر بھی بظاہر آزاد گھومتے پھرتے افراد کی بہ نسبت زیادہ آزاد تھے...... جس کا ثبوت ان کا حق سے جڑے رہنا اور اسے کسی ملامت وخوف کی پرواہ کیے بغیر بیان کرنا تھا...... اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ سپاہ صحابہ کی قیادت نے شروع سے ہی عزیمت والے راستے کو اختیار کیا، لیکن الیکشن میں شرکت اور جمہوری نظام کو قبول کرنے کی خطا ہوئی ہے...... عمومی طور پر جمہوری نظام میں شامل ہونے کے جو چند عذر اور مصلحتیں پیش کی جاتی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ جمہوری نظام میں شامل ہو کر اسمبلیوں تک پہنچا جائے تاکہ اسمبلی سے ناموس صحابہ کا بل پاس کرایا جاسکے...... حالانکہ اب صورت حال یہ ہے کہ حکومت اور خفیہ ایجنسیوں نے قومی اسمبلی میں کسی ایک رکن کو بھی منتخب ہونے سے روکے رکھا چہ جائیکہ اسمبلی میں اتنی تعداد بنائی جاسکتی کہ ایسا کوئی بل پاس کرایا جاسکے۔

۲۔ اپنے انہی اہداف کے پیش نظر وطن پرستی کے جذبات کو پروان چڑھایا گیا کہ شاید اس بدلے ناموس صحابہ کے لیے کچھ حاصل ہوسکتا لیکن نتیجہ صفر ہی نکلا، اس کی واضح مثال اہل سنت والجماعت [سپاہ صحابہ] کی دفاع پاکستان ریلی تھی، جس کو ایجنسیوں نے کیش کرایا لیکن صلہ جو ملا وہ سب کے سامنے ہے۔

۳۔ باوجود اس کے کہ اہل سنت والجماعت پاکستان کے آئین وقانون کا اندر رہتے ہوئے اپنی جماعت کے شہیدوں اور اسیروں کے لیے فلاحی کام کرتی رہی لیکن اس معاملے میں بھی اس جماعت کو ہمیشہ دباؤ میں ہی رکھا گیا...... نوبت یہاں تک آن پہنچی کہ کچھ عرصہ قبل جب پھانسیوں کا سلسلہ شروع کیا گیا تو اہل سنت والجماعت کے ان رہ نماؤں کو بھی گرفتار کیا گیا جنہوں نے پھانسی پانے والے شہدا کے جنازوں میں شرکت کی......

یہ صورت حال تو ایک عام آدمی کو بھی یہ بنیادی بات سمجھا سکتی ہے کہ جمہوریت کے علم بردار آپ کو پرامن ذرائع سے پاکستان کے آئین وقانون کے اندر رہتے ہوئے کوشش اور جدوجہد کرنے کی جو نصیحت کرتے ہیں یہ سوائے دھوکہ کے کچھ بھی نہیں......

بالفرض اگر دہائیوں کی قربانیوں اور کوششوں کے بعد اگر کسی جزوی فائدہ یا مقصد تک رسائی ممکن بھی ہوجائے تو کیا گارنٹی ہے کہ اس کفری نظام کے بنانے والے اور اصل کھلاڑی بیچ میں اتر کر بساط کو نہ الٹیں گے؟ مصر کی مثال ہمارے سامنے ہے! پوری دنیا میں جمہوریت کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کو کیونکر ہضم ہوسکتا تھا کہ مصر میں اسلام پسندوں کی حکومت قائم ہوجائے...... کیا یہ برسوں کی قربانی اور محنت کا ضیاع نہ تھا کہ ایک جرنیل ان کی قربانیوں پر پانی پھیر گیا اور وہ بے بس رہے......

انصاف کیجیے! کیا ناموس صحابہؓ کی بھیک ان سے مانگی جانی چاہیے جن کے دلوں میں اسلام، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے ذرہ بھر بھی محبت نہیں...... جنہوں نے ایک اقلیتی طبقے کو یوں پاکستان پر مسلط کیا ہے کہ وہ جو چاہے کرتا پھرے...... روافض کے ماتمی جلوس جن کے لیے فوج، سیکورٹی کے ادارے اور خفیہ ایجنسیاں سخت حفاظتی پہرے کا انتظام کرتی ہیں، سانحہ تعلیم القرآن کے موقع پر یہ سب ادارے ایسے غائب ہوتے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ...... تو پھر اسکا یہ مطلب کیوں نہ لیا جائے کہ اہل سنت کا قتل عام ریاستی نگرانی میں ہوا!

جمہوریت میں شامل ہونے کے لیے تقریباً تمام ہی مذہبی سیاسی جماعتوں کی طرف سے ایک جواز یہ دیا جاتا ہے اس میدان کو دین دشمنوں اور دہریوں کے لیے خالی کیوں چھوڑا جائے؟ یہ جواز ماضی میں صحیح تھا یا نہیں لیکن کیا موجودہ بدلتے حالات میں اس جواز کو درست قرار دیا جاسکتا ہے؟

اسلام پسندوں کو ماورائے عدالت قتل کرنے کے لیے، تشدد، جبری گمشدگی اور چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کرنے کی غرض سے ملکی تاریخ کی بدترین قانون سازی کے لیے سب سے پہلے مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہ نماؤں کو ہی گھسیٹ گھسیٹ کر لایا گیا تاکہ وہ حکومت کے ان حرام کاموں کی حمایت وتائید کر کے ان کو قانونی (حلال) قرار دے سکیں...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

''اگر آسمان وزمین والے سب کے سب کسی مومن کے قتل ہونے میں شریک ہوجائیں تو بھی اللہ تعالی ان سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالدیں گے''...... (ترمذی)

امریکہ کے افغانستان پر حملے کے بعد پاکستان کے صلیبی وصیہونی اتحاد میں شامل ہو کر کلمہ گو مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگنا ایک طرف لیکن قومی ایکشن پلان کے تحت ہونے والی قانون سازی، جس کے نتیجے میں ہزاروں افراد کو لاپتہ کیا گیا، لاتعداد کو شہید کیا جاچکا ہے...... انصاف سے فیصلہ کیجیے کہ جن ائمہ کرام کے ہم نام لیوا ہیں اگر ان کے دور میں ظلم پر مبنی ایسی سیاہ قانون سازی ہوتی تو خود فیصلہ کریں کہ وہ کیا کرتے؟ کیا

14 مارچ: صوبہ غزنی............ ضلع شلگر............ مجاہدین کا حملہ............ سفاک جنگ جو کمانڈر ولی محمد اپنے معاون درانی اور 6 جنگ جوؤں سمیت ہلاک

اس قانون کی حمایت کرنے والی جماعتوں اوران کے رہ نماؤں سے روزِ قیامت اس جرم میں شریک ہونے پرکوئی باز پرس نہ ہوگی......

پاکستان کی بعض ایسی بھی کمیونسٹ جماعتیں تھیں جنھوں نے اس قانون کے حق میں اس لیے ووٹ نہیں دیا کہ کہیں یہ ان کے خلاف استعمال نہ ہوجائے......لیکن قربان جاؤں اس سادگی پر کہ جن کونشانہ بنانے کے لیے قانون سازی ہوئی ان سے خود ہی اس کی حمایت بھی کروائی گئی......اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ اس جمہوری نظام میں اظہار رائے کی آزادی کی سہولت بھی صرف انہی کو میسر ہے جن کا اسلام سے دور دور تک کوئی تعلق نہ ہو......

اس بحث اور تنقید کا ہرگز مقصد یہ نہیں کہ اہلسنت والجماعت (سپاہ صحابہ) سمیت دوسری مذہبی سیاسی جماعتوں کے قائدین کی تحقیر کی جائے یا ان کی جماعت کی قربانیوں کوفراموش کر کے ان کو ملامت اور قصوروار ٹھہرایا جائے......لیکن ایک عام کارکن یہ سمجھنے پر مجبور ہے کہ اب فوج سمیت تمام ریاستی ادارے ان کے رہ نماؤں کو اب بندوق کی نوک پر اس ظلم و جبر کو برداشت کرنے کے لیے مجبور کررہے ہیں......ایسی حالت میں ان رہ نماؤں کو معذور ہی سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ حکومتی اقدامات کے سامنے بےبس ہیں!

سچ تو یہ ہے ملک اسحاق رحمہ اللہ کی شہادت میں ہم سب کے لیے ایک صاف اورواضح پیغام ہے کہ حق کو بیان کرنے اور اختیار کرنے میں کسی کی ملامت کی بالکل پرواہ نہ کی جائے......اب رہا یہ سوال کہ ایک عام کارکن جس کا علم بھی زیادہ نہیں وہ تو اپنی قیادت میں موجود ان علما کی طرف دیکھتا ہے جو اپنے دفاع اور مقاصد کے حصول کے لیے اسی جمہوری نظام کے اندر رہتے ہوئے تگ و دو کرنا چاہتے ہیں اور اس سے ہٹ کر کسی دوسرے طریقے کو اختیار کرنے سے قاصر ہیں، چاہے وہ طریقہ نبی پاک صلی اللہ علیہ کا مبارک طریقہ یعنی جہاد ہی کیوں نہ ہو......اس مسئلے یعنی علما کی اتباع کے حوالے سے مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ نے اپنی کتاب ''ادیان کی جنگ؛ دین اسلام یا دین جمہوریت'' میں حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ کی انتہائی عمدہ بات نقل کی ہے:

> ''مسلمانوں کے لیے ایک اہم اصولی ہدایت یہ ہے کہ اگرچہ جاہل عوام کے لیے دین پرعمل کرنے کا راستہ صرف یہی ہے کہ علما کے فتوے اور تعلیم پرعمل کریں، لیکن اس ذمہ داری سے عوام بھی بری نہیں کہ فتویٰ لینے اور عمل کرنے سے پہلے اپنے مقتداؤں کے متعلق اتنی تو تحقیق کرلیں جتنی کوئی بیمار کسی ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع کرنے سے پہلے کیا کرتا ہے، کہ جاننے والوں سے تحقیق کرتا ہے کہ اس مرض کے لیے کون سا ڈاکٹر ماہر ہے؟ کون سا حکیم اچھا ہے؟ اس کی ڈگریاں کیا کیا ہیں؟ اس کے مطب میں جانے والے اور اس کے زیرعلاج لوگوں پر کیا گزرتی ہے؟؟؟ اپنی امکانی تحقیق کے بعد بھی اگر وہ کسی غلط ڈاکٹر یا حکیم کے جال میں پھنس گیا یا اس نے کوئی غلطی کردی، تو عقلا کے نزدیک وہ قابل ملامت نہیں ہوتا......لیکن جو شخص بلاتحقیق کسی عطائی کے جال میں جا پھنسا اور پھر کسی مصیبت میں گرفتار ہوا تو عقلا کے نزدیک وہ خود اپنی خودکشی کا ذمہ دار ہے یہی حال عوام کے لیے دینی امور کے بارے میں ہے''۔

بات کڑوی ہے لیکن حقیقت پر مبنی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور امہات المومنین کی ناموس کی حفاظت اس جمہوری نظام کو ''ریگولیٹ'' کرنے والوں سے دفاع پاکستان طرز کی ریلیوں کے جواب میں بطور بھیک نہیں ملے گی، کیونکہ یہی طبقہ ان زبانوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور قوت بخشتا ہے جو صبح و شام امت کی ان برگزیدہ ہستیوں کو لعن طعن کرنا اپنا وطیرہ سمجھتے ہیں......دشمنان صحابہ کے ٹھکانوں اور کمین گاہوں کو تباہ کردیجیے یہ فتنہ خود بخود آپ کے پیروں تلے ہوگا......لیکن اس کے لیے ہر طرح کے ملامت کرنے والے کی ملامت سے بےخوف ہونا ہوگا، مصلحت کے نام پر مداہنت کی پالیسی کو ترک کرنا ہوگا، ''سفیر امن'' کے عہدے کو لات مارنی ہوگی اور ''نوابِ زمانہ'' کی مسند کو چھوڑنا ہوگا!

☆☆☆☆☆

بقیہ: عزم آپریشن نے بغلان میں انقلاب برپا کردیا ہے

اس لیے مجاہدین جہاں بھی چاہیں فتوحات حاصل کرسکتے ہیں۔ مجاہدین اللہ تعالیٰ سے مزید نصرت مانگیں، خود کو الٰہی نصرت کا مستحق بنائیں اور عام لوگوں کی دلاسائی اور انہیں اپنے قریب کرنے کے لیے ہرممکن طریقے سے کوششیں کریں۔ جب عوام مجاہدین کے ساتھ ہوں تو پھر مجھے یقین ہے کوئی دشمن ہمارے خلاف نہیں ٹھہر سکے گا۔ ان شاءاللہ۔

سوال: آخر میں صوبہ بغلان کے شہریوں اور عام لوگوں کے لیے کوئی پیغام ہو تو ہمارے ساتھ شریک کریں۔

جواب: میں بغلان میں امارت اسلامیہ کے ذمہ دار کی حیثیت سے بغلان کے تمام شہریوں کو اطمینان دلاتا ہوں کہ مجاہدین ان کے ہی بھائی اور فرزند ہیں۔ مجاہدین کے حوالے سے دشمن کے پروپیگنڈے پر کان نہ دھریں اور نہ مجاہدین سے خوف محسوس کریں۔ مجاہدین کسی کے خلاف انتقامی کارروائی کا ارادہ نہیں رکھتے۔ مجاہدین جن علاقوں پر تصرف کریں گے وہاں کے لوگوں کے ذاتی املاک اور جان، مال اور عزت پر دست اندازی نہیں کریں گے بلکہ ان کی حفاظت کریں گے۔ ہمارے عوام جس زبان اور قوم سے بھی ان کا تعلق ہے مجاہدین پر اعتماد رکھیں۔ اور مجاہدین بلا کسی تعصب کے تمام ہم وطنوں کو اپنا بھائی سمجھیں، ان کا دفاع کریں اور ان کی خدمت اپنی سعادت سمجھیں۔

☆☆☆☆☆

14 مارچ: صوبہ غور............ضلع دولینہ............پولیس چوکی پر مجاہدین کا حملہ............6 اہل کار ہلاک............متعدد زخمی

گھر جلانا ہی کیا ضروری ہے

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

کھربوں ڈالر پھونک کر، لاکھوں جانوں کے ضیاع اور نیٹو امریکی فوجی تابوت در تابوت واپس لے جانے کے بعد افغان کٹھ پتلی حکومت عالمی کفریہ طاقتوں کی آشیرباد کے ساتھ طالبان سے مذاکرات کر رہی ہے......

آنچہ دانا کند، کند ناداں

لیک بعد از خرابیٔ بسیار!

ڈیڑھ دہائی کے ناقابل تلافی نقصانات اور انسانیت کے پرخچے اڑا کر دانش کے ان عالمی دعویداروں کے پلے یہ بات پڑی کہ مذاکرات ہی اب واحد حل ہے! عید کے پیغام میں ملا عمر نصرہ اللہ نے بھی مذاکرات کی تائید کر دی ہے......حقوق اور موقف سے دست بردار نہ ہونے کی وضاحت کے ساتھ! حاصل الحصول یہ ہے کہ توپ و تفنگ سے فکری استبداد مسلط نہیں کیا جا سکتا......امریکہ' افغانوں کی طرز زندگی، نظام زندگی پر پانچ درجن ممالک چڑھا لایا تھا...... یہ جنگ ایک مکمل نظریاتی اور فکری جنگ تھی......اسلام کو کچلنے، اسلام کے نام لیواؤں کو ختم کرنے کی جنگ تھی......روشن خیالی کے نام پر مسلم ممالک میں اپنی بے راہ روی، مادر پدر، خدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم آزاد تہذیب مسلط کرنے کی جنگ تھی...... یہ مسلمانوں کی ملی وحدت ختم کر کے انہیں باہم منقسم و متحارب رکھنے کی جنگ تھی......گستاخ رسول فرانسیسی رسالے چارلی ایبڈو کے نئے ایڈیٹر نے روزِ عید گستاخانہ خاکہ نویسی سے توبہ کا اعلان کیا ہے! بعد از خرابیٔ بسیار............! ڈنڈا پیر نے بات سمجھا دی! اس جنگ کا المیہ ہی یہ تھا کہ افغانستان کے خلاف جنگ میں پاکستان مسلم افغانوں اور ملا عمر نصرہ اللہ کے بجائے امریکہ اور عالمی کفریہ صلیبی اتحاد کا فرنٹ لائن اتحادی تھا......چودہ مرتبہ رمضان آیا......قرآن تراویح میں پڑھا سنا گیا...... ہر تیسرے چوتھے صفحے پر تاکید موجود تھی، تنبیہ موجود تھی، سزا کی وعیدیں تھیں...... یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ تمہارے دشمن ہیں......خصوصی تاکید تھی...... من دون المومنین...... اہل ایمان کو چھوڑ کر ان کی دوستی کا دم نہ بھرو......لیکن پالیسی ساز یا نماز سے کوسوں دور تھے یا قرآن کی زبان اور تعلیم سے کورے چٹے ان پڑھ تھے......سو بھگتان ہم نے دیا! قومی، ملی شناخت گم ہو گئی......معاشی، دفاعی استحکام تباہ ہوا...... پامال سرحدیں ہمارے قومی وقار کا منہ چڑاتی رہیں...... بھارت کا ڈرون تو ہم نے مار گرایا......فوری کارروائی کر کے ملبہ قبضے میں لے لیا......تاہم امریکی ڈرون تو گویا ہمارے ہی دفاعی نظام کا حصہ تھے! منافقانہ بیانات اور بزدلانہ چشم پوشی کا ایک طویل تسلسل رہا......۳۵۰ سے زائد مرتبہ امریکی ڈرونوں سے ہماری مغربی سرحدیں پامال ہوئیں...... بے گناہ شہری بشمول عورتیں بچے اور مویشی بھی نشانہ بنتے رہے ہمارے کان پر جون تک نہ رینگی! یہ ہماری سوچی سمجھی پالیسی تھی......فکری استبداد کا افغانستان میں تو جنازہ پڑھا جا چکا مگر یہ جنگ ہم نے بااصرار گود لے کر پاکستان کے طول و عرض میں لڑی......تحریر و تقریر، میڈیا، حکومتی پالیسیوں سے لے کر جیلیں عقوبت خانے بھرنے تک......امریکہ نے بارہا کامیابی اور فتح کے دعوے ان سالوں میں کیے تھے لیکن بالآخر پسپا ہوا، دعوے دھرے رہ گئے......فارمولا یہاں بھی وہی ہے! ڈاڑھی، مدرسہ، حجاب، مولوی کے خلاف کف آلود زبان و بیان و قلم استعمال ہو یا توپ و تفنگ اور بم باریاں......نتیجہ وہی نکلے گا جو افغانستان میں بھاری بھرکم سپر پاوروں کے ساتھ ہوا! کاش ہم ہوش کے ناخن لیں! اپنے دامن کو آگ لگانے سے باز آ جائیں!

اسلام سے منہ موڑ کر ہم عجب مخبوط الحواس ہوئے پڑے ہیں......نوجوان نسل فکری انتشار کا شاہ کار ہے......اخلاق و کردار سے عاری......ایمان و کفر کے مابین ڈانواں ڈول...... نہ پورے اس طرف نہ پورے اس طرف......خواجہ سرا نما......میڈیا سے اس جنگ کے جو ناجائز انڈے بچے فکری سنپولیے برآمد ہوئے اس کے نتائج تہذیبی سطح پر خوفناک ہیں......(پورا رمضان اسلامی طرز فکر و نظر کے جو پرخچے افطار ٹرانسمیشنز پر اڑائے جاتے رہے اس پر پیمرا دھتورا پیئے سوتی رہی!)

صرف ایک خبر ملاحظہ ہو! یہ ہے روشن خیال پاکستان!!! جسے دیکھ کر شرمائیں یہود! پنجاب اسمبلی کے باہر دھرنا!......کس کا؟ ۲۷۴ سے زائد لڑکے لڑکیوں سے زیادتی اور ان پر مبنی فحش ویڈیوز بنا کر ۱۵ ملزمان نے بیرون ملک فروخت کیں......خاندانوں کو بلیک میل کر کے ۴۰ کروڑ سے زائد رقم بٹوری......قصور کے نواحی گاؤں حسین خان والا کا ہر تیسرا گھر اس سے تباہ ہوا......ملزمان کی بااثر شخصیات کو پشت پناہی سے عاجز آ کر اب متاثرہ خاندانوں نے دھرنا دیا ہے! یہ نوجوان نسل ہے جو ۸۷ چینلوں کے مسلط کردہ فحش فکری استبداد کا حاصل ہے......امریکہ کو ایسا پاکستان درکار تھا......اسے بنانے میں ڈالر، ٹریز، کنٹریکٹر، نظام تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں، سب ہی ذرائع استعمال ہوئے......

تا آنکہ اب حال یہ ہے کہ ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی کی استاد نے کلاس کو یہ پڑھایا کہ حجاج بن یوسف نے ہندوستان لشکر کیوں بھیجا......؟ وجہ یہ تھی کہ حجاج کا (پکڑی جانے والی عورتوں میں سے ایک) عورت کے ساتھ چکر تھا! اس فیصلے کی وجہ سے کتنے سال اس علاقے میں جنگ اور خوں ریزی ہوتی رہی...... (بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

14 مارچ: صوبہ قندہار...............ضلع دامان...............مجاہدین کا پولیس چوکی پر حملہ............... 11 اہل کار ہلاک...............گاڑی تباہ

ہوئے تم دوست جس کے......

حذیفہ خالد

معاشی راہداری کے ذریعے پاکستان کو پیرس میں تبدیل کردینے کا شوشہ جھاگ کی مانند بیٹھ چکا لیکن چونکہ امریکہ 'بہادر' کی چاکری کی طرح 'پاک چین دوستی' بھی یک طرفہ اور غیر مشروط ہے اس لیے دوسری طرف چینی حکومت کے مسلم اکثریتی علاقے مشرقی ترکستان [سنکیانگ] میں ایغور مسلمانوں پر ہونے والے مظالم سے پاکستانی حکومت کو کوئی سروکار نہیں......

رمضان کا بابرکت مہینہ چینی مسلمانوں خصوصاً مشرقی ترکستان [سنکیانگ] کے مسلمانوں نے ایسے قہر وجبر کے حالات میں گزارا جو پوری دنیا میں شاید ہی کسی جگہ سے مماثلت رکھتے ہوں......ایسے حالات تو اسرائیلی مظالم کا شکار فلسطینیوں پر بھی نہیں آئے کہ انہیں نماز روزہ جیسے اسلام کے بنیادی ارکان کو ادا کرنے سے روکا جائے......سترہ سال سے کم عمر افراد کے مسجد کے داخلے میں بدستور پابندی رہی......گھر گھر جاکر تفتیش کی جاتی رہی کہ کہیں کوئی روزہ سے تو نہیں یا کہیں تراویح کا اہتمام تو نہیں کیا جارہا......اسی طرح سکولوں کالجوں اور دفاتر میں بھی سختی سے اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ طلبہ اور ملازم روزے سے نہ ہوں......والدین سے حلف نامے دستخط کروائے گئے کہ ان کی اولاد روزے نہیں رکھے گی......رمضان المبارک میں سحری کے اوقات میں ریسٹورنٹ اور کھانے پینے کی اشیا کی دکانوں کو بند کروایا گیا اور دن بھر نہ صرف انہیں کھلا رکھنے پر مجبور کیا گیا بلکہ شراب اور حرام اشیا کی سستے داموں فروخت کے لیے بھی خصوصی اقدامات کیے گئے......خلاف ورزی کی صورت میں لائسنس منسوخ کیے جانے کی دھمکی دی جاتی رہی......

یہ خصوصی انتظامات تو رمضان المبارک کی مناسبت سے کیے گئے تھے ورنہ داڑھی ، حجاب اور مذہبی اقدار و روایات کی تضحیک پر مبنی' میڈیا کی ملکی اور علاقائی سطح پر مہم سالہا سال سے جاری ہے......جس کے ساتھ ساتھ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مکمل چھوٹ حاصل ہوتی ہے کہ وہ مذہبی اقدار کے حامل شخص کو ظلم وستم کا نشانہ بنائیں......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''لوگوں پر وہ زمانہ بھی آئے گا کہ مومن یوں چھُپ چھُپ کر رہے گا جیسے آج منافق تم میں چھپ چھپ کے رہتے ہیں'' (کنزالعمال ۱۷۶/۱۱)

آج عملاً چین سمیت اکثر مسلم ممالک مقبوضہ ریاستوں کی شکل اختیار کرگئے ہیں جہاں اہل ایمان چھپنے پر ہی مجبور ہیں......ایک رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے نتیجے میں چینی حکومت اب تک صرف پچھلے تین سالوں کے دوران اڑھائی ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کرچکی ہے، جب کہ ان واقعات میں ہزاروں افراد زخمی ہوئے یا گرفتار کیے گئے......چینی حکومت اسی پر بس نہیں کرتی بلکہ اگر چینی مظالم سے تنگ آکر کوئی خاندان کسی دوسرے ملک ہجرت بھی کرتا ہے تو چینی حکومت وہاں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور ایسے اشخاص کو سفارتی تعلقات استعمال کرتے ہوئے واپس لاکر قید کیا جاتا ہے اور تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے......ایک حدیث میں کامفہوم ہے کہ

> ''امت پر مصائب کی وہ یلغار ہوگی جو امت کو اس طرح دبا دے گی جس طرح چمڑے کو دبا دیا جاتا ہے......اس کے وقت میں لوگوں کی بے بسی کا یہ عالم ہوجائے گا کہ کسی شخص میں اف کرنے کی سکت بھی باقی نہیں رہ جائے گی......لوگ کسی ایک پہلو سے اس کا دفاع کریں گے وہ فتنہ دوسری سمت سے ابھرے گا''۔(کنزالعمال ۱۶۳/۱۱)

۱۲ جولائی کی ایک رپورٹ کے مطابق تھائی لینڈ کی حکومت نے چینی حکومت کی درخواست پر تھائی لینڈ میں ایغور مسلمانوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا اور گرفتار ہونے والوں کو جن میں نو بچوں سمیت ۱۰۹/افراد شامل تھے گرفتار کر کے چینی حکومت کے حوالے کردیا......خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ گرفتار اور حوالے کیے جانے والے افراد پر مسلح مزاحمت کا الزام لگا کر پھانسی دے دی جائے گی......اس ساری صورت حال میں دنیا بھر کے مسلم ممالک کی خاموشی سمجھ سے بالاتر ہے......اگر کہا جائے کہ مسلم ممالک میں مسلط مغرب کے نمک خوار ایجنٹوں

> انگریزی کا ایک محاورہ ہے Action speaks louder than words اعمال الفاظ کی نسبت زیادہ اونچا بولتے ہیں......مذہبی جماعتوں کی چینی حکومت کے مظالم پر خاموشی بظاہر یہی ظاہر کرتی ہے کہ یا تو انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں یا وہ اسے ظلم ہی نہیں خیال کرتے یا شاید یہ فتنۂ جمہوریت اور آئین پاکستان کے جعلی تقدس کا اثر ہے جس نے ان جماعتوں سے لکیر کے اس پار بسنے والے مسلمان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے کے فرض سے ناآشنا کردیا ہے......

15 مارچ:صوبہ پکتیکا.................. ضلع جانی خیل.................. بارودی سرنگ دھماکے.................. پولیس چیف کمانڈر رفیق اللہ سمیت 6 پولیس اہل کار ہلاک

سے یہ امید ہی بے کار ہے کہ وہ دنیا میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف احتجاج یا لب کشائی کریں گے تو بے جا نہ ہوگا، بلکہ یہ تو الٹا ظالموں کے ساتھ دفاعی معاہدے کر رہے ہوتے ہیں جیسا کہ برما میں کیا گیا، جہاں ہونے والے مظالم پر غیر مسلم ممالک بھی چیخ پڑے لیکن نظامِ پاکستان کو قائم رکھنے والی جرنیلی ٹولہ کمال بے غیرتی اور ڈھٹائی سے برمی حکومت کے ساتھ ایسے موقع پر دفاعی معاہدے اور ظالم برمی حکومت کو جہاز اور ٹینک بیچنے سے نہیں ہچکچایا......

> عالمی جریدے نیوز ویک کے یورپین ایڈیشن کے مطابق چین میں ہر پانچواں غیر مسلم شخص اسلام کی کھوج میں ہے چین کے عالمی شہرت یافتہ تعلیمی ادارے 'ریان مین' یونی ورسٹی کے پروفیسر اور محقق نے اپنی تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ تیس سال سے کم عمر افراد کی بڑی تعداد اسلام کی جانب بذریعہ انٹرنیٹ اور تبلیغ، راغب ہوئی ہے......

مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم نے کفار پر اسلحہ فروخت کرنے کے متعلق اپنی کتاب دعوت جہاد فقہائے احناف کے مسلک کے حوالے سے لکھا ہے:

> ''امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے خلیفہ کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی حربی شخص کو امن دے کر اسلامی ملک میں داخل ہونے کی اجازت دے یا کفار کے بادشاہ کے قاصد کو اندر آنے کی اجازت دے جو مسلمانوں کے ہاں سے غلاموں کو اپنے ہاں لے جائے یا اسلحہ خرید کر اپنے ہاں لے جائے، یا دوسری چیزیں اپنے ہاں لے جائے جو مسلمانوں کے خلاف کفار کے لیے قوت کا ذریعہ بن سکتی ہیں [کتاب الخراج امام ابو یوسف صفحہ ۲۰۴]......
>
> امام محمد رحمہ اللہ کی سیر کبیر اور اس کی شرح میں ہے کہ ''مسلمان تاجر کفار پر گھوڑے، غلام اور اسلحہ فروخت نہیں کر سکتے''۔ (شرح سیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۱۴۰۹)

اسی طرح مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ مکتبہ ہائے فکر میں بھی کفار کو اسلحہ فروخت کرنے کی حالت امن میں بھی اجازت نہیں چہ جائیکہ کفار کو ایسے حالات میں اسلحہ پہنچایا جائے جب وہ مسلمانوں کے قتل عام میں مصروف ہوں......ایک حدیث میں ذکر ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ تمام قومیں تم پر اس طرح دھاوا بول دیں گی جس طرح کھانے والے کھانے کی ڈش پر جھپٹتے ہیں......حدیث تو کافروں کے متعلق تھی لیکن آج کے ان ایجنٹ نام نہاد ''مسلمان'' حکمرانوں پر مصداق آتی ہے جو کافروں کے ساتھ مل کر ہر دم اہل ایمان پر جھپٹنے کو بے قرار رہتے ہیں......

ایسے حالات میں مسلم ممالک کے حکمرانوں سے امید ہی فضول ہے کہ وہ چینی حکومت کے مظالم پر کوئی ردِّ عمل دکھائیں گے......لیکن پاکستان کے جمہوری نظام میں شامل ان مذہبی سیاسی جماعتوں کے بارے میں کیا کہیں جو دنیا بھر کے مسلمانوں کا ایک امت ہونے پر یقین رکھتے تھے اور کسی زمانے میں دعویٰ بھی کیا کرتے تھے لیکن چین میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف کسی سے ایک لفظ ادا نہ ہوا......

حضرت عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جس نے اسے دیکھا اور برا سمجھا وہ گناہ کے وبال سے اس شخص کی طرح محفوظ رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا......اور جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا لیکن اس گناہ کے برا ہونے کو برا نہ سمجھا وہ اس گناہ کے وبال میں اس شخص کی طرح شریک رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود تھا......[ابوداؤد]۔

انگریزی کا ایک محاورہ ہے Action speaks louder than words اعمال الفاظ کی نسبت زیادہ اونچا بولتے ہیں......مذہبی جماعتوں کی چینی حکومت کے مظالم پر خاموشی بظاہر یہی ظاہر کرتی ہے کہ یا تو انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں یا وہ اسے ظلم ہی نہیں خیال کرتے یا شاید یہ فتنۂ جمہوریت اور آئین پاکستان کے جعلی تقدس کا اثر ہے جس نے ان جماعتوں سے لکیر کے اس پار بسنے والے مسلمان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے کے فرض سے ناآشنا کر دیا ہے......حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''جو شخص کسی مسلمان کی مدد ایسے موقع پر ہاتھ کھینچ لیتا ہے جہاں اس کی عزت پر حملہ کیا جا رہا ہو اور اس کی آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے موقع پر اپنی مدد سے محروم رکھیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہش مند (اور طلب گار) ہوگا اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرتا ہے جہاں اس کی عزت پر حملہ کیا جا رہا ہو اور آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائیں گے جب وہ اس کی نصرت کا خواہش مند (اور طلب گار) ہوگا''۔[ابوداؤد]

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''جو شخص مسلمانوں کے مسائل و معاملات کو اہمیت نہ دے اور ان کے لیے فکر نہ کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے'' (طبرانی، ترغیب)

دیکھا جائے تو اس نام نہاد اسلامی جمہوریہ پاکستان نے سیکولرزم کے داعی ملک ترکی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے جس نے برما کے بعد ایغور مسلمانوں کے معاملے میں بھی

15 مارچ: صوبہ فاریاب.........ضلع المار.........کٹھ پتلی گورنر محمد اللہ بتاش کے کاروان پر حملہ.........کمانڈر حیات اللہ سمیت 8 اہل کار ہلاک.........4 زخمی.........گورنر بال بال بچ گیا

سخت موقف اختیار کیا.....آمدہ اطلاعات کے مطابق چینی حکومت کے دباؤ کے باوجود ترک حکومت نے ان ایک سو تہتر افراد کو چینی حکومت کے حوالے کرنے سے صاف انکار کردیا جو سمندری راستے سے تھائی لینڈ سے ترکی پہنچے.....ترکی کا نیٹو اتحاد میں شرکت اور عالم کفر سے اتحاد کر کے صلیبی صیہونی جنگ میں کفر کے لشکروں میں کھڑے ہونا شریعت کی نظر میں یقینی طور پر دین اور امت سے بدترین خیانت ہے.....لیکن اس معاملے میں ترک مسلمانوں نے جو کردار ادا کیا وہ بہرحال قابل تحسین ہے......

ترکی کو رول ماڈل کہنے والے'' کارگل بوائے'' اور اس کے ہم خیال دہریے اگر اپنے دعوں میں سچے تھے تو اس موقع پر ہی ترکی کی نقالی کر لیتے.....ترکی میں چینی حکومت کے مظالم اور تھائی لینڈ کے ایغور مسلمانوں کی حوالگی پر نہ صرف حکومتی سطح پر احتجاج کیا گیا بلکہ عوامی سطح پر بھی ترکی میں سخت ردعمل سامنے آیا ہے.....استنبول اور انقرہ سمیت کئی شہروں میں مظاہرے کیے گئے جن میں چینی پرچم نذر آتش ہوئے، چینی مصنوعات کے بائیکاٹ اور چین سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کی اپیل کی گئی.....سیاحوں پر حملوں کے باعث چینی حکومت نے اپنے شہریوں کو محفوظ مقام پر منتقل ہونے اور غیر ضروری سفر کی بھی ہدایات جاری کیں......

اسلام پسندی اور لکیر کے اس طرف کیا بلکہ سمندر پار بسنے والوں کے لیے تکلیف محسوس کرنے اور اس پر ردعمل دکھانے کا مظاہرہ اس ملک میں ہوا ہے جو یورپ میں شامل ہونے کی دوڑ میں سب کچھ کر گیا لیکن عوام کے سینوں سے اسلام کی محبت نہ نکال سکا......یہاں ایک واقعے کا ذکر کرتا چلوں جو ایک قریبی دوست کے ساتھ ترکی میں پیش آیا.....راقم کا ایک دوست ملازمت کی تلاش کی غرض سے اٹلی جا رہا تھا اور کچھ دن ترکی رکنا تھا.....جس جگہ رہائش کا بندوبست ہوا وہاں اوباش اور آوارہ قسم کے نوجوانوں کا مسکن بھی تھا، جس کے باعث دوست نے فارغ اوقات ان کے فلیٹ میں گزارنے کی بجائے مسجد میں گزارنا شروع کیا اور صرف رات بسر کرنے ہی ان کے پاس جاتا.....ایک روز عشاء کی نماز کے بعد دیر تک تلاوت کرتا رہا.....عشاء کے فوراً بعد مسجد بند کرنے والا اس کو دیکھ نہیں پایا اور مسجد کو باہر سے تالا لگا کر چلا گیا.....اب یہ تلاوت کے بعد جانے لگا تو پتہ چلا مسجد تو باہر سے بند ہوگئی ہے.....مجبوراً روشن دان سے باہر لوگوں کو آواز دی تو لوگوں نے مسجد کھلوائی......لوگوں کو جب پتہ چلا کہ یہ شخص پاکستانی ہے اور ادھر تلاوت کرتے ہوئے دیر ہوگئی تو اہل علاقہ کی بڑی تعداد کھانے پینے کی اشیا اور تحفے تحائف لائے اور اس سے یوں عقیدت کا اظہار کیا جیسے یہ کوئی بزرگ ہو......یہ بھائی نماز کا پابند اور برائیوں سے دور تو تھا لیکن کوئی خاص مذہبی ذہن کا بھی نہیں تھا کلین شیو تھا سینما وغیرہ کا بھی شوقین تھا.....اب ایسی صورت حال میں یہ شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا کہ یہ لوگ اسے بزرگ کا مقام کیوں دے رہے ہیں......

اسلام سے محبت کی یہ ادنیٰ مثال تھی جو مسلم معاشروں میں ہر جگہ عوام کے سینوں میں موجود ہے! بس ضرورت صرف ظالم حکمرانوں سے نجات کی ہے.....چینی حکومت کے مظالم جن میں سالہا سال سے بتدریج اضافہ ہو رہا ہے، یہ اپنی جگہ لیکن دوسری طرف چین میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں بھی بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے.....عالمی جریدے نیوز ویک کے یورپین ایڈیشن کے مطابق چین میں ہر پانچواں غیر مسلم شخص اسلام کی کھوج میں ہے چین کے عالمی شہرت یافتہ تعلیمی ادارے' ریان مین' یونی ورسٹی کے پروفیسر اور محقق نے اپنی تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ تیس سال سے کم عمر افراد کی بڑی تعداد اسلام کی جانب بذریعہ انٹرنیٹ اور تبلیغ، راغب ہوئی ہے......

رمضان کا بابرکت مہینہ چینی مسلمانوں خصوصاً مشرقی ترکستان [سنکیانگ] کے مسلمانوں نے ایسے قہر و جبر کے حالات میں گزارا جو پوری دنیا میں شاید ہی کسی جگہ سے مماثلت رکھتے ہوں......ایسے حالات تو اسرائیلی مظالم کا شکار فلسطینیوں پر بھی نہیں آئے کہ انہیں نماز روزہ جیسے اسلام کے بنیادی ارکان کو ادا کرنے سے روکا جائے.....سترہ سال سے کم عمر افراد کے مسجد کے داخلے میں بدستور پابندی رہی.....گھر گھر جا کر تفتیش کی جاتی رہی کہ کہیں کوئی روزہ سے تو نہیں یا کہیں تراویح کا اہتمام تو نہیں کیا جا رہا......

۲۰۱۰ء میں چینی حکومت کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق مسلمانوں کی آبادی دو کروڑ تینتیس لاکھ تھی جو ۲۰۳۰ء تک تین کروڑ ہو جائے گی......واضح رہے ایک منصوبہ بندی کے تحت ہُن چائینیز افراد کو سنکیانگ میں مراعات اور ملازمتوں کے ذریعے آباد کرایا جا رہا ہے تاکہ مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں بدلا جا سکے اور معاشی استحصال کو ممکن بنایا جا سکے.....غیر مسلم ممالک کے علاوہ مسلم ممالک میں بھی حکومتی اسلام مخالف اقدامات کے باوجود اسلامی بیداری کا عمل جو تقریباً ہر جگہ شروع ہو چکا ہے اب ممکن نہیں رہا کہ کسی صورت اس کو دبایا جا سکے......

ضرورت اس امر کی ہے کہ انفرادی سطح پر بھی اور بحیثیت قوم مجموعی سطح پر بھی اس ظالمانہ استحصالی اور ابلیسی نظام کو ختم کرنے کے لیے کوششیں کی جائیں جو اس نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے.....آج مجاہدین اسلام جو دنیا بھر میں طاغوتی طاقتوں سے نبرد آزما ہیں یہ ہماری بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں اور ہمارے مستقبل کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہیں.....آج اگر ہم نے ان کی جان و مال سے نصرت نہ کی تو ڈر ہے کہ پاکستان میں بھی لوگوں کو انہی حالات کا سامنا نہ کرنا پڑے جن کا شکار آج چینی مسلمان ہیں!

☆☆☆☆☆

15 مارچ: صوبہ ہلمند.................. صدر مقام لشکر گاہ شہر.................. مجاہدین کا پولیس پارٹی پر حملہ.................. نائب کمانڈر ضابط ہلاک.................. 2 محافظ زخمی

عالمی تحریک جہاد کے مختلف محاذ

سعود میمن

یمن:

20 جون: البیضا۔المکرّ اس میں کارفدائی حملہ دسیوں حوثی فوجی ہلاک اور زخمی۔

20 جون: حوثیوں کے اسلحہ وساز وسامان پر دو بم حملے دو حوثی جنگ جو ہلاک اور دو زخمی۔

20 جون: تفامیں حوثیوں کے عسکری مقامات پر حملہ 8 جنگ جو ہلاک

21 جون: الحدید میں الجراحی سیکورٹی انتظامیہ کے مرکز پر میزائل حملے، متعدد حوثی شیعہ ہلاک۔

21 جون: البیضا سما کے علاقے میں حوثی جنگ جوؤں کی گاڑی پر بم حملہ متعدد ہلاکتیں

22 جون: الحدیدہ زبیدہ ریجن میں حوثی ایکیٹوسٹ سلمان غزالی مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں ہلاک

22 جون: شبوہ حوثیوں کے عسکری ساز وسامان سے لدے قافلے پر پر بم حملے میں حوثیوں کی ہلاکتیں

22 جون: رداع الزوب اور حمید ہ پہاڑیوں حوثیوں پر حملوں میں ایک حوثی رہنما سمیت دسیوں جنگ جو ہلاک اور زخمی، اسلحہ و گاڑیاں غنیمت اہم دفاعی وعسکری مقامات پر بھی قبضہ

23 جون: ابین الکود ریجن میں مجاہدین کا جیل اور پولیس سٹیشن پر حملہ 12 جنگ جو ہلاک متعدد زخمی.

23 جون: البیضا مغرب کے وقت الروضہ چیک پوسٹ پر مجاہدین کا کار بم فدائی حملہ میں کئی حوثی ہلاک وزخمی۔

23 جون: رداع الزوب انتظامیہ کی عمارت جسے حوثیوں نے ہیڈ کواٹر بنایا ہوا تھا کو مجاہدین نے دھماکے سے اڑا دیا۔ حوثیوں کی بکتر بند گاڑی اور اسلحہ وساز وسامان بم حملے میں تباہ

23 جون: مآرب الاشرف میں حوثیوں کی گاڑی بم حملے میں تباہ، 7 جنگ جو ہلاک۔

23 جون: مآرب الاشرف میں اسی طرح کے دو دوسرے بم حملوں میں فوجی گاڑیاں تباہ اور متعدد جنگ جو ہلاک۔

28 جون: سودہ غریب میں حوثیوں. کے مورچوں پر 40 اور 82 ملی میٹر کے مارٹرز سے شیلنگ کی گئی جس کے نتیجے میں کئی حوثی ہلاک ہوئے جب کہ فرار ہونے والوں کی بڑی تعداد کو بھی فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

یکم جولائی: البیضاء مجاہدین القاعدہ کا حوثی جنگ جووں پر بم حملے کے نتیجے میں گاڑی تباہ ہوگئی اور ایک جنگ جو ہلاک ہوا۔

یکم جولائی: الشریعہ ریجن میں حوثی جنگ جووں کی بس پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا، اس حملہ میں 13 جنگ جو ہلاک اور متعدد زخمی

یکم جولائی: تیاب ریجن میں مجاہدین کے حوثیوں کے مورچوں پر B-10 مارٹر اور 23 ملی میٹر دہانے والی مشین گنز سے حملے، متعدد حوثی شیعہ ہلاک اور زخمی۔

یکم جولائی: شبوہ العتیق میں حوثی ایمونیشن ڈپو پر بم حملہ، متعدد حوثی ہلاک اور زخمی۔

یکم جولائی: نصاب ریجن میں جھڑپوں میں مجاہدین نے 4 حوثی جنگ جو قتل کر دیے.

2 جولائی: البیضاء میں حوثیوں کے اسلحہ و گولہ بارود کے ایمونیشن ڈپو پر بم حملے میں ایک جنگ جو ہلاک اور بھاری مقدار میں گولہ بارود تباہ ہوا۔

2 جولائی: ابین کی وادئ حسن میں مجاہدین کا حوثیوں کی فوجی گاڑی پر حملے میں کئی حوثی جنگ جو ہلاک ہوئے۔

2 جولائی: شیخ سالم ریجن میں حوثیوں کے زیر کنٹرول اور مرکزی فوجی ہیڈ کواٹر بنائے جانے والے سکول پر B-10 میزائلوں سے حملہ۔

3 جولائی: البیضاء میں شہری سیکورٹی انتظامیہ کے مرکزی دفتر کو کار بم دھماکے سے اڑا دیا گیا۔

8 جولائی: البیضاء میں مجاہدین کی سنائپر عملی میں ایک حوثی جنگ جو ہلاک ہوا۔

8 جولائی: البیضاء میں مجاہدین کی ایک اور کارروائی میں حوثیوں کے اسلحہ وساز وسامان کو دھماکہ خیز مواد سے تباہ کر دیا۔

8 جولائی: ابین میں حوثی فوجی گاڑی پر بم حملے میں 8 حوثی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

10 جولائی: شبوہ العتیق شہر میں حوثیوں کے اسلحے و گولہ بارود کے ذخیرے پر بم حملے میں متعدد حوثی جنگ جو ہلاک اور زخمی

12 جولائی: مآرب الاشرف میں بارودی سرنگ دھماکہ میں فوجی گاڑی تباہ جب کہ کئی حوثی جنگ جو ہلاک ہوئے۔

14 جولائی: البیضاء میں 'القوی' نامی حوثی تربیت یافتہ افسر ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

14 جولائی: مآرب الاشرف ریجن میں حوثیوں کے عسکری ٹھکانوں پر حملے میں 17 جنگ جو ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

14 جولائی: ابین حوثیوں کے عسکری ٹھکانوں پر حملے۔

15 مارچ: صوبہ ہلمند .... ضلع سنگین .... مجاہدین کے پولیس اور فوج پر حملے .... 4 ٹینک تباہ .... 11 اہل کار ہلاک .... 4 زخمی

14 جولائی: زنجبار میں پندرھویں بریگیڈ کے قریب حوثیوں کے عسکری ٹھکانے پر مارٹر حملے میں متعدد ہلاکتیں۔

14 جولائی: الحسینیہ ریجن میں حوثی رہنما اور اس کا ساتھی ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

16 جولائی: مارب میں مجاہدین اور قبائل نے تین عسکری چوکیوں سے حوثیوں کو مار بھگایا۔

16 جولائی: تعز میں مجاہدین اور دوسرے انقلابی اور سنی قبائل کی حوثیوں سے شدید جھڑپیں ہوئیں، جن میں 28 حوثی ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہوئے۔

صومالیہ :

20 جون: الشباب کے ترجمان نے افگوئے پر 19 جون کو ہونے والے حملے کی ذمہ داری قبول کر لی جس میں 15 فوجی ہلاک اور 4 گاڑیوں سمیت بھاری اسلحہ بطور غنیمت حاصل ہوا۔

20 جون: مقدیشو میں مجاہدین کا فوجی ٹرک پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، متعدد صومالی فوجی ہلاک۔

21 جون: مجاہدین الشباب کا صومالی انٹیلی جینس کی عمارت پر کار بم حملہ، حملے کے بعد متعدد مجاہدین کا عمارت پر دھاوا، نقصانات کی اطلاع نہیں مل سکی۔

21 جون: مقدیشو کے دھار کینلے ڈسٹرکٹ میں وزیر اعظم ہاؤس میں کام کرنے والے اعلیٰ افسر کو مجاہدین نے ہدفی کارروائی میں ہلاک کر دیا۔

21 جون: کینیا میں لاموشہر میں مجاہدین کا کینین ڈیفنس فورس کے قافلے پر شدید حملہ، 15 فوجی ہلاک اور 2 گاڑیاں تباہ ہوئیں جب کہ بھاری مقدار میں بھی غنیمت میں حاصل ہوا۔ (حال ہی میں مجاہدین الشباب نے اس حملے کی ویڈیو ریلیز کی ہے)۔

21 جون: مارکہ قصبے میں ایک گورنمنٹ ملٹری ٹریز مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں ہلاک۔

22 جون: زیریں شبیلے کے شہر افگوئے میں مجاہدین الشباب نے ٹیکسیشن آفس کے عہدے دار کو ہدفی کارروائی میں ہلاک کر دیا۔

22 جون: مقدیشو میں صومالی انٹیلی جنس افسر مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں ہلاک ہوگیا۔

22 جون: مقدیشو ہی میں مجاہدین کی دو علیحدہ علیحدہ ہدفی کارروائیوں میں ایک حکومتی افسر اور ایک فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

23 جون: زیریں شبیلے کے شہر مارکہ ٹاؤن میں مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں ایک انٹیلی جنس افسر ہلاک ہوگیا۔

24 جون: مقدیشو میں اقوام متحدہ کے سفارتی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، نقصان کی تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں۔

24 جون: مقدیشو میں مجاہدین کی ہدفی کارروائی میں عبداللہ گاب نامی انٹیلی جنس افسر ہلاک ہوگیا۔

25 جون: زیریں شبیلے کے شہر مارکہ ٹاؤن میں امیصوم افواج کی بکتر بند فوجی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی، گاڑی میں موجود تمام صلیبی فوجی ہلاک۔

25 جون: مقدیشو میں 1 صومالی فوجی مجاہدین کے حملے میں ہلاک ہوگیا۔

26 جون: زیریں شبیلے کے شہر لیگو ٹو روٹو روو اور جنیلی ٹاؤن میں امیصوم اور صومالی فوجی ایئر بیسز پر مجاہدین کا بھرپور حملہ جس کے نتیجے میں 50 سے زائد برونڈی فوجی اہل کار ہلاک ہوئے جب کہ کئی فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں اور ایئر بیسز کا مکمل کنٹرول مجاہدین نے سنبھال لیا۔ مقامی رہائشی مسلمانوں میں مجاہدین کے دعوتی بیانات جاری۔

26 جون: مقدیشو میں مجاہدین کی جانب سے امیصوم افواج پر توپ خانے سے شیلنگ کی گئی، جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں صلیبی فوجیوں کی ہلاکتوں کی اطلاعات ملیں۔

26 جون: بلوگدود کے شہر زیریں جوبا میں مقامی ملیشیا کمانڈر بارودی سرنگ حملے میں ہلاک ہوگیا۔

26 جون: زیریں شبیلے کے شہر مارکہ ٹاؤن میں مجاہدین کی جانب سے ریموٹ کنٹرول بم حملہ میں امیصوم افواج کی فوجی گاڑی تباہ ہوگئی جب کہ متعدد فوجی ہلاک ہوئے۔

27 جون: زیریں جوبا میں دھوبلے قصبے میں کینین ڈیفنس فورس اور ایجنٹ ملیشیا پر مجاہدین کا حملہ، شدید لڑائی کے بعد متعدد کینین فوجیوں کے ہلاک اور زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔

27 جون: زیریں شبیلے میں مجاہدین کے مسلسل حملوں کے بعد صومالی افواج نے 3 فوجی مراکز خالی کر دیے۔

27 جون: مارکہ قصبے کے پولیس سٹیشن پر مجاہدین کا بم حملہ، نقصان کی اطلاعات نہیں ہوسکیں۔

28 جون: گلغدود ریجن کے شہر سیل بور میں مجاہدین کا ایتھوپین فورسز پر حملہ، شدید جھڑپیں۔

28 جون: والدائر میں صومالیہ و کینیا کی سرحد پر واقع گاؤں میں مقامی ایجنٹ ملیشیا پر مجاہدین کا حملہ، 12 صلیبی فوجی مردار ہوئے جب کہ بھاری مقدار میں اسلحہ بھی غنیمت ہوا۔

28 جون: جوبا میں مجاہدین الشباب نے تین امریکی جاسوسوں کو قتل کر دیا، ان جاسوسوں نے جہادی رہنماؤں کی گاڑیوں پر ڈرون طیاروں کی رہنمائی کرنے والی چپیں نصب کی ھیں۔

28 جون: شبیلے کے ضلع لافولے میں امیصوم افواج نے مجاہدین کے لگاتار حملوں کے باعث چند اور ملٹری بیسز خالی کر دیں۔

29 جون: جوبا کے ضلع کسمایو میں مجاہدین نے ایک ملٹری پوسٹ پر حملہ کیا، جس کے نتیجے

16 مارچ: صوبہ نیمروز............ضلع دلارام............ پولیس پر مجاہدین کے حملے............ نائب پولیس سربراہ نجیب سمیت 5 پولیس اہل کار ہلاک

میں مقامی ایجنٹ ملیشیا کے 7 اہل کار ہلاک ہوئے اور 11 کلاشن کوفیں اور ایک بی ڈس اسلحہ غنیمت میں حاصل کیا۔

29 جون: بے ریجن کے یوفو رو قصبے میں مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالنے والے ایتھوپین فوجی کمانڈر کو عوام کے سامنے دکھایا گیا۔

30 جون: ہیران میں بیلید وین قصبے میں سابق صومالی فوجی کمانڈر مجاہدین کی بدنی کارروائی میں ہلاک ہوگیا۔

30 جون: مقدیشو کے ضلع ہور یوا میں مجاہدین کا صومالی فوجی مرکز پر حملہ، متعدد فوجیوں کے ہلاک ہونے کی اطلاعات ہیں۔

30 جون: شبیلے کے قصبہ افگوئے میں مجاہدین نے عدلیہ کے اعلیٰ حکومتی عہدے دار کو بدنی کاروائی میں ہلاک کر دیا۔

30 جون: مقدیشو میں صومالی فوج کا ٹرک بم حملے میں اپنے سواروں سمیت تباہ ہوگیا۔

30 جون: مارکہ قصبے میں بھی بم حملے میں امیصوم کی فوجی بکتر بند گاڑی اپنے سواروں سمیت تباہ ہوگئی۔

یکم جولائی: شبیلے کے مارکہ قصبے میں امیصوم کی بکتر بند فوجی گاڑی پر گرنیڈ حملہ کیا گیا۔

2 جولائی: مقدیشو میں فوجی ٹرک بم حملے میں تباہ ہوگیا جس کے نتیجے میں متعدد فوجی ہلاک ہوئے۔

2 جولائی: گلغدود ریجن کے ضلع دھوسا ماریب میں ایتھوپین فورسز کے قافلے پر مجاہدین کا شدید حملہ، جس کے نتیجے میں ایک فوجی گاڑی تباہ اور متعدد فوجی ہلاک ہوئے۔

2 جولائی: بیلد یوین قصبہ میں مجاہدین کا پولیس سٹیشن پر گرنیڈ حملہ، 2 فوجی اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

2 جولائی: مقدیشو میں منسٹری آف فنانس کے اعلیٰ عہدے دار کو بدنی کارروائی میں ہلاک کر دیا گیا۔

2 جولائی: شبیلے میں امیصوم اور حکومتی افواج نے مجاہدین کے حملوں کے خوف سے مزید 5 فوجی بیسز خالی کر دیے۔ یاد رہے کہ پانچ روز میں 13 بیسز خالی ہو چکے ہیں۔

3 جولائی: کینیا کے شہر ممباسا میں ہاشم عمر علی نامی اعلیٰ سطحی انٹیلی جنس افسر مجاہدین کی بدنی کارروائی میں ہلاک ہوگیا۔

3 جولائی: جوبا میں مقامی ایجنٹ ملیشیا کا فوجی ٹرک مجاہدین کے بم حملے میں اپنے سواروں سمیت تباہ ہوگیا۔

4 جولائی: شبیلے میں مجاہدین نے باریرے قصبے کا کنٹرول دوبارہ سنبھال لیا۔

5 جولائی: مقدیشو میں مجاہدین کے حملے میں انٹیلی جنس افسر شدید زخمی جب کہ اُس کا محافظ ہلاک ہوگیا۔

5 جولائی: ایک اور بم حملے میں بھی ایک انٹیلی جنس افسر زخمی ہوا۔

7 جولائی: مقدیشو میں مجاہدین نے دو مختلف جگہوں پر صومالی اور امیصوم فوجی مراکز پر حملے کیے۔ گلیوں اور سڑکوں پر مجاہدین کا آزادانہ گشت......

5 جولائی: مقدیشو میں ایک اور بدنی کارروائی میں ایک فوجی اہل کار ہلاک ہوا۔

5 جولائی: شبیلے میں امیصوم افواج کے قافلے پر دو بارودی سرنگ حملے۔ ہلاکتوں کی تعداد معلوم نہ ہوسکی۔

5 جولائی: کینیا میں مپیکی تونی میں مجاہدین نے کینین ڈیفنس فورس کی بس اور فوجی گاڑی پر دو مختلف حملے کیے، نقصان کی اطلاعات نہیں مل سکیں۔

8 جولائی: مقدیشو میں مجاہدین القاعدہ کے دو مختلف حملوں میں ایک انٹیلی جنس چیف ہلاک اور ایک حکومتی آفیشل بھی مارا گیا۔

8 جولائی: شبیلے کے قصبہ افگوئے مجاہدین کے حملے میں سابقہ ڈی سی کرنل عبداللہ احمد ہلاک ہوگیا۔

8 جولائی: ایلا شابیاہا میں مجاہدین کے حملے میں دو فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

8 جولائی: ولایہ شبیلے میں 10 حکومتی اہل کاروں نے مجاہدین کے سامنے سرنڈر کر دیا۔

10 جولائی: مقدیشو میں مجاہدین کی جانب سے امیصوم ملٹری بیس پر مارٹر حملے۔

10 جولائی: مقدیشو میں ہی صدارتی محل کے قریب دو ہوٹلوں میں مجاہدین داخل ہو گئے۔ سیکورٹی فورسز کے ساتھ مجاہدین کی شدید جھڑپیں۔ واضح رہے کہ یہ دونوں ہوٹل حکومت اور پارلیمانی عہدے داروں کا اہم ٹھکانہ ہیں۔ یہ حملہ دوسرے دن بھی جاری رہا۔ اس حملے میں 20 افراد ہلاک اور 33 افراد زخمی ہوئے۔ ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں کئی موجودہ اور سابق ارکان پارلیمنٹ، انٹیلی جنس کے اعلیٰ افسران اور وزارتوں میں کام کرنے والے عہدے دار شامل ہیں۔ اس حملے عوام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

12 جولائی: مقدیشو میں مجاہدین کے حملے میں ڈپٹی کمشنر اپنے باڈی گارڈ سمیت ہلاک ہوگیا۔

12 جولائی: بے ریجن کے قنسا ز دھیری شہر میں مجاہدین نے ایتھوپین افواج کے قافلے پر کمین لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 فوجی گاڑیاں تباہ اور متعدد ایتھوپین فوجی ہلاک ہوگئے۔

12 جولائی: ولایہ جوبا کے ضلع کسمایو میں باہمی لڑائی میں مقامی ایجنٹ ملیشیا کے 5 جنگ جو ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

12 جولائی: شبیلے میں ایک امیصوم اور ایک حکومتی اہل کار نے مجاہدین کے سامنے سرنڈر کر دیا۔

13 جولائی: جوبا کسمایو میں مقامی ایجنٹ ملیشیا کے انٹیلی جنس چیف کے گھر پر بم حملہ۔

16 مارچ: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......مجاہدین کے پولیس اہل کاروں اور فوجیوں پر حملے......کمانڈر سمیت 11 ہلاک......4 زخمی......ایک ٹینک بھی تباہ

13 جولائی: شبیلے میں مجاہدین کا صومالی ملٹری بیس پر قبضہ،لڑائی میں 10 فوجی ہلاک

13 جولائی: موگودر یجن میں صومالی انتظامیہ کے 13 اہل کار مجاہدین سے آملے۔

13 جولائی: بے ریجن کے قنساز دھیری شہر میں مجاہدین نے ایتھوپین فوجی بیس کو مارٹر گولوں سے نشانہ بنایا۔

13 جولائی: کینیا کے لاموشہر میں مجاہدین کے بم حملے میں کینین پولیس کی گاڑی سواروں سمیت تباہ ہوگئی۔

14 جولائی: باکول ریجن میں مجاہدین کا ایتھوپین فورسز کے کانوائے پر کمین لگا حملہ، ہلاکتوں کی تعداد معلوم نہیں ہوسکی۔

15 جولائی: گیدو ریجن کے شہر دھاس ،ہا مجاہدین کا کینین ڈیفنس فورس کے کانوائے پر حملہ،ایک فوجی ٹرک بم حملے میں تباہ ہوگیا جب کہ متعدد کینین فوجی ہلاک ہوئے۔

15 جولائی: مقدیشو میں انٹیلی جنس آفس کے کارندے کو مجاہدین نے ہدفی کارروائی میں ہلاک کردیا۔

18 جولائی: کینیا کے لاموملیمانی شہر میں مجاہدین کا عید کے روز شہر میں گشت۔شہریوں کے ساتھ عید نماز ادا کی۔50 سے زائد غریبوں میں زکوٰۃ تقسیم کی۔اس کے علاوہ مختلف دعوتی سرگرمیوں میں شریک رہے۔

19 جولائی: بے ریجن کے دھارکو گاؤں میں ایتھوپین افواج کے قافلے پر بارود سے بھری گاڑی سے حملہ،متعدد ایتھوپین فوجی ہلاک ہوگئے۔

20 جولائی: قصبہ مارکہ میں امیصوم کی بکتر بند فوجی گاڑی بارودی سرنگ حملے میں اپنے سواروں سمیت تباہ ہوگئی۔

20 جولائی: مقدیشو کے ضلع دھار کینلے میں محمد اوداوا نامی انٹیلی جنس افسر مجاہدین کی ہدفی کاروائی میں ہلاک ہوگیا۔

20 جولائی: بے ریجن کے گوفگدود گاؤں کے قریب ایتھوپین افواج کا مجاہدین پر حملہ ہیلی کاپٹروں کی بم باری،حملہ دینسور نامی قصبے پر قبضے کے لیے کیا گیا،لڑائی دینسور قصبے سے تقریباً 80 کلومیٹر دور ہورہی ہے،یہ قصبہ مجاہدین کے قبضے میں ہے۔

20 جولائی: بے ریجن کے دھارکو گاؤں کے قریب بھاری ہتھیاروں سے شدید لڑائی مجاہدین کی جانب سے ایتھوپین فورسز کے قافلوں پر کار بم حملے، جانی نقصان کی اطلاع نہیں مل سکی۔ایتھوپین افواج کے ہیلی کاپٹرز کی بم باری،ان فورسز کو کینین فضائیہ اور امریکی ڈرونز کی مدد بھی حاصل ہے۔لڑائی وقفے وقفے سے تاحال جاری ہے۔

20 جولائی: وسطی صومالیہ ایل قوروف نامی قصبے میں مجاہدین کا ایتھوپین افواج کے قافلے پر حملہ۔قافلہ ایل بور کی طرف عسکری کمک لے جارہا تھا۔

20 جولائی: باردھیری قصبے سے 60 کلومیٹر دور شیخ مومن نامی گاؤں میں مجاہدین اور ایتھوپین فورسز کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔

20 جولائی: مارکہ قصبے کے نواح اور بوفو نامی گاؤں میں امیصوم افواج پر مجاہدین القاعدہ کا بارودی سرنگ حملہ،جس کے نتیجے میں ایک بکتر بند گاڑی اپنے سواروں سمیت تباہ ہوگئی۔

20 جولائی: باردھیری قصبے سے 35 کلومیٹر دور ایل ایلان نامی گاؤں میں مجاہدین اور ایتھوپین فورسز کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں جن کے نتیجے میں متعدد فوجی ہلاک ہوئے۔

شام:

20 جون: دمشق کے مقام تلول الحمر پر مجاہدین جبھۃ النصرہ کا زوردار حملہ،جس کے نتیجے میں 27 شبیحہ مردار ہوگئے جب کہ کئی فوجیوں کو مجاہدین نے گرفتار کرلیا۔اس کے علاوہ ساڑھے چودہ اور بیس ملی میٹر دہانے والی ٹینک شکن توپیں ایمونیشن سمیت غنیمت میں حاصل ہوئیں۔

23 جون: القلمون میں مجاہدین القاعدہ کی جانب سے جورد الفلیطہ میں حزب الشیطان کے ٹینک کو کورنٹ میزائیلوں سے نشانہ بنا کر تباہ کردیا گیا۔

24 جون: دمشق میں الدیر خبیہ کے مقام پر مجاہدین احرار الشام نے توپ کے ذریعے اسدی فوجیوں کے مجمع کو نشانہ بنایا۔

25 جون: مجاہدین شام نے مشترکہ طور پر درعا کو آزاد کرانے والی لڑائی ''عاصفۃ الجنوب'' شروع کردی۔

26 جون: حلب المشارقہ اور الاذاعہ میں مجاہدین القاعدہ نے نصیری عسکری ٹھکانوں کو توپ خانے کی بم باری سے نشانہ بنایا۔

27 جون: کفریا میں مجاہدین احرار الشام نے اسدی فوجیوں کو مارٹر گولوں سے نشانہ بنایا۔

27 جون: حلب میں مجاہدین جبھۃ النصرۃ نے المشارقہ میں نصیری مورچوں کو بی نائن کے گولوں سے نشانہ بنایا۔ہلاکتوں کی تعداد معلوم نہیں ہوسکی۔

27 جون: ریف حلب جنوبی میں مجاہدین احرار الشام کے حملے میں 7 اسدی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

28 جون: حلب میں 20 اسدی فوجی مجاہدین سے آملے۔

28 جون: حمص،قرمص اور مریمین میں مجاہدین احرار الشام نے اسدی فوجیوں کے مجموعوں کو ھاون اور مشین گن سے نشانہ بنایا۔

28 جون: درعا میں اسدی فوجیوں کو مجاہدین نے متوسط اور بھاری اسلحے سے نشانہ بنایا،مجاہدین کی ھاون گولوں سے شیلنگ۔

29 جون: حمص میں مجاہدین نے قرمص میں اسدی مجموعوں کو ھاون کے ذریعے نشانہ بنایا۔

16 مارچ: صوبہ ہلمند............صدر مقام لشکر گاہ شہر............مجاہدین کے ساتھ پولیس کی شدید جھڑپیں............23 پولیس اہل کار ہلاک............13 زخمی

29 جون: درعا میں اسد کی عسکری پوسٹ کو مجاہدین نے دھماکے سے اڑا دیا۔

30 جون: البادیہ میں مجاہدین جبهۃ النصرہ نے نصیری افواج کے عسکری ٹھکانوں پر مارٹر گولوں سے بمباری کی۔

30 جون: البادیہ میں ابوظہور ملٹری ایئرپورٹ کو مجاہدین جبهۃ النصرۃ نے میزائیلوں سے نشانہ بنایا۔

30 جون: القنیطرہ میں مجاہدین جبهۃ النصرۃ کی نصیری فوج کے مضبوط عسکری کیمپ پر توپ اور ٹینک کے ذریعے گولہ باری۔

یکم جولائی: حمص میں مجاہدین نے حمص اور سالمہ ہائی وے کے قریب سنیدہ چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیا جس سے حمص میں اسدی فوج کا سپلائی روٹ کٹ گیا۔ مجاہدین نے ایک ٹینک بھی غنیمت میں حاصل کیا۔ ساتھ موجود الطیر, قطری اور الجدید بیریئرز پر بھی مجاہدین کا اینٹی ٹینک گنوں اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ۔ مال غنیمت بھی حاصل کیا۔ نصیریوں کی بڑی تعداد میں ہلاکتیں۔

2 جولائی: اللاذقیہ میں مجاہدین احرار الشام نے نصیری عسکری کیمپ کو کاتیوشا میزائلوں اور ھاون سے نشانہ بنایا۔

3 جولائی: حلب میں مجاہدین شام نے مشترکہ طور پر حلب کو آزاد کرانے کے لیے ''انصار الشریعۃ'' کے نام سے لڑائی شروع کر دی۔

3 جولائی: حلب۔ الزہرا میں مجاہدین شام نے اسدی فوجیوں کو مارٹر سے نشانہ بنایا۔

3 جولائی: سہل الغاب میں اسدی فوجیوں پر مارٹر حملے۔

4 جولائی: سہل الغاب میں مجاہدین اور اسدی فوجیوں میں شدید جھڑپیں۔

5 جولائی: ریف دمشق کے مقام الزابدانی میں مجاہدین شام اور اسدی آرمی میں شدید لڑائی۔ مجاہدین کی جانب سے ھاون اور بم حملے۔ بڑی تعداد میں اسدی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

6 جولائی: حماۃ میں مجاہدین شام کا اسدی ملیشیا پر گراڈ میزائیلوں سے شدید حملہ۔

6 جولائی: ریف درعا میں جھڑپوں میں دسیوں نصیری فوجی ہلاک ہوئے۔

6 جولائی: حلب میں مجاہدین سے جھڑپوں میں متعدد اسدی فوجی مارے گئے۔

8 جولائی: القنیطرہ میں نصیری فوج کی ایک گاڑی مجاہدین کے بارودی سرنگ حملے میں اپنے تمام سواروں سمیت تباہ ہوگئی،

9 جولائی: حلب میں مجاہدین کے ساتھ لڑائی میں 7 نصیری فوجی ہلاک ہوگئے۔

9 جولائی: حمص حولہ اور مریمین میں اسدی فوجیوں پر ھاون اور بھاری اسلحے سے مجاہدین کے حملے۔

12 جولائی: حمص حولہ کے مغرب میں واقع مریمین میں نصیری فوجی کیمپ پر ھاون حملے۔

14 جولائی: حماۃ سہل الغاب کے قریب اسدی فوج کی فوجی گاڑی بارودی سرنگ حملے میں اپنے تمام سواروں سمیت تباہ ہوگئی۔

15 جولائی: حماۃ سہل الغاب میں فوجی چھاونی کو بھی مجاہدین نے گراڈ میزائیلوں سے نشانہ بنایا۔

15 جولائی: ادلب میں مجاہدین شام نے الزابدانی میں مجاہدین کی نصرت کے لیے معرکہ کفریا اور فوعا شروع کر دیا۔ نصیری فوجی مواقع پر ھاون حملے۔

16 جولائی: ریف دمشق کے علاقے الدیرخبیہ میں مجاہدین سے جھڑپوں میں 30 اسدی فوجی ہلاک ہوگئے۔

17 جولائی: مجاہدین شام کی الثعلہ کے ملٹری ایئرپورٹ پر ٹینکوں کے ذریعے گولہ باری۔

18 جولائی: ادلب میں مجاہدین کے اتحاد جیش الفتح نے الفوعہ اور کفریا میں اسدی افواج کے کیمپوں اور فوجی چھاؤنیوں کو 600 ھاون گولوں اور ہیل فائر کے ذریعے نشانہ بنایا۔

20 جولائی: مشرقی ادلب میں ابوالظہور ائیرپورٹ میں 5 شامی فوجی منحرف ہو کر مجاہدین کے ساتھ شامل ہوگئے۔

20 جولائی: زابدانی میں حزب اللہ کی طرف سے 15 دن سے زائد محاصرہ کو ہوگئے شہر پر مسلسل حملے جاری 520 سے زیادہ بیرل بم پھینکے گئے. مجاہدین کے حملے میں 120 فوجی مردار 500 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔

20 جولائی: زابدانی میں مجاہدین نے تین فوجی چوکیوں کو آزاد کرا لیا جن میں 6 فوجی ہلاک ہوگئے جب کہ ایک ٹینک اور توپ تباہ ہوئے۔

الجزائر:

القاعدہ فی مغرب الاسلامی نے 14 الجزائری فوجیوں کو گھات لگا کر کیے گئے حملے میں ہلاک کر دیا۔ اس حملے میں غنائم کا حصول بھی ہوا......الاندلس میڈیا نے انٹرنیٹ پر تصاویر جاری کر دیں

☆☆☆☆☆☆

''اسلام کی تحریک جہاد کے اسباب خارج میں ڈھونڈنے کی ضرورت صرف اسی وقت پیش آتی ہے جب ہماری نگاہوں سے یہ عظیم حقیقت اوجھل ہو جاتی ہے، اور ہم بھول جاتے ہیں کہ دین کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکومت کے قیام کے ذریعے سارے مصنوعی خداؤں کی بساط لپیٹ دی جائے''۔

سید قطب رحمہ اللہ

17 مارچ: صوبہ ننگرہار......خوگیانی اور شیرزاد اضلاع......مجاہدین اور افغان فوج کے مابین تین روز طویل جھڑپیں......10 ٹینک اور فوجی گاڑیاں تباہ......22 اہل کار ہلاک......48 زخمی

جہادِ شام کی موجودہ صورت حال

منصور خان

ارضِ شام کی لڑائی اگر چہ روافض کے لیے زیادہ سے زیادہ نقصانات اور صدموں کا باعث بن رہی ہے لیکن اب صورت حال سنجیدہ تر سے پیچیدہ ترین ہوتی جارہی ہے......نئی پیش رفت کے مطابق ترکی پہلی مرتبہ شام و عراق میں باقاعدہ طور پر داخل ہوکر لڑائی میں شامل ہوگیا ہے......شام کے شمالی علاقوں میں ترکی ایک بفرزون بنانے کا ارادہ رکھتا ہے......حلب کے قریب شمال سے لے کر دریائے فرات کے کنارے تک کے علاقے پر یہ بفرزون قائم کیے جانے کی اطلاعات ہیں......اب ترکی ان علاقوں میں داعش کے ٹھکانوں پر بم باری کر رہا ہے، داعش کو ان علاقوں سے نکال کر یہاں شامی مزاحمت کاروں کو قبضہ دینے کا منصوبہ ہے......دوسری طرف ترکی' عراق میں کرد عسکری تنظیم پی کے کے' کے ٹھکانوں پر بھی لگاتار فضائی حملے کر رہا ہے......بظاہر یہ سارا معاملہ ترکی اور طاغوتِ اعظم امریکہ کے درمیان سمجھوتے کا حصہ نظر آتا ہے۔ترکی نے حال ہی میں امریکہ کو داعش کے خلاف اپنے دو فضائی اڈے استعمال کرنے کی اجازت دی ہے، لیکن اس کے بدلے ترکی کو کیا ملے گا؟ امریکہ کو فضائی اڈے دینے کی اجازت کے ساتھ ہی ترکی نے داعش اور پی کے کے' کے ٹھکانوں پر بم باری شروع کردی......ترکی اور امریکی سمجھوتہ کے خدوخال کچھ اس طرح دکھائی دیتے ہیں کہ ''تم ہمیں داعش کے خلاف بم باری میں مدد دو اور بدلے میں تم پی کے کے' کے ساتھ جو مرضی سلوک کرو'......

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ پی کے کے' کے علاوہ باقی کرد سیاسی و مزاحمتی تنظیمیں جن کے آج کل امریکہ سے اچھے تعلقات ہیں وہ بھی ترکی کی طرف سے پی کے کے پر بم باری کے معاملے میں حیران کن طور پر سرد اور خاموش احتجاج تک ہی محدود نظر آتی ہیں۔کرد رہنما مسعود بارزانی بھی بم باری کے باوجود مذاکرات کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ہی نظر آرہا ہے......اس سب سے تو واضح ہے کہ پی کے کے پر بم باری کے معاملہ پر ان کو بھی امریکہ کی طرف سے خاموش رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔یہ تو تھا پی کے کے پر بم باری کا معاملہ، لیکن داعش پر ترکی بم باری کیوں؟ یہ وجہ بھی بہت اہم ہے......ترک حکومت اور کردوں میں کردستان کے مسئلہ پر بہت پرانی کشیدگی پائی جاتی ہے......ترکی حالیہ شام کی لڑائی میں کردوں کے خلاف داعش کی محدود مدد کر کے ان دونوں فریقوں کی لڑائی میں اپنا فائدہ ڈھونڈتا رہا......دوسری طرف امریکی دباؤ کے زیر اثر ترکی کوبانی میں کردوں کی کسی نہ کسی شکل میں مدد پر مجبور تھا لیکن دل سے ترکی کبھی بھی آزاد کردستان کی حمایت نہیں کرتا......اس بات کا اظہار ترکی کے موجودہ وزیر اعظم نے بھی کیا اور کہا کہ ہمیں آزاد کردستان کسی بھی صورت میں قبول نہیں......اس وجہ سے ترکی ان علاقوں میں کردوں کے خلاف داعش کی مدد کرتا رہا، لیکن کرد ملیشیات کی داعش کے خلاف حالیہ بڑی کامیابیوں نے اس علاقے کا نقشہ یکسر بدل دیا ہے......کرد ملیشیات ایک طرف کوبانی اور دوسری طرف کامشلی سے پیش قدمی کرتی ہوئیں تل ابیض کے قریب آکر مل گئیں اور تل ابیض سے بھی داعش کو پسپا کر دیا......اس پیش قدمی سے کردوں کے دو صوبے (کینٹونمنٹ) کوبانی اور جزیرہ آپس میں مل گئے اور آزاد کردستان کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ دور ہو گئی۔اب کوئی دن جاتا ہے کہ کرد فرات کے کنارے واقعہ اہم دفاعی قصبے سارین پر بھی قبضہ کرلیں کیونکہ آخری خبریں آنے تک اس قصبے کا کرد ملیشیات نے مکمل محاصرہ کرلیا تھا......اس سارے عمل کے بعد کردوں کا خواب حلب کے شمال میں واقع آفرین کی کینٹونمنٹ کو اپنے علاقوں سے ملانا ہے، راستے میں بڑے اہم شہر واقعہ ہیں جن پر داعش کا مکمل قبضہ تو ہے لیکن امریکی جہازوں کے سائے میں کرد ملیشیات جس طرح آگے بڑھ رہی ہیں اور داعش کے جنگ جوؤں کا مورال جو روز بروز گرتا جا رہا ہے اس سب کو دیکھتے ہوئے صاف واضح ہے کہ کرد ان علاقوں پر بھی قبضہ کرلیں گے۔لیکن ترکی نے کردوں کے ان علاقوں پر حملے سے پہلے خود داعش کے ٹھکانوں پر حملے شروع کر دیے ہیں اور بفرزون قائم کرنے کی تیاری شروع کردی ہے......ترکی حلب کے مزاحمت کاروں کو بھاری ہتھیاروں سے لیس کر کے ان علاقوں میں پیش قدمی کروائے گا، دوسری طرف امریکی طیاروں نے بھی جبهة النصرة کے حلب کے ٹھکانوں پر بم باری تیز کردی ہے......مطلب صاف واضح ہے کہ ان علاقوں سے اسلام پسندوں کا صفایا کیا جائے گا......اس ساری صورت حال میں حلب شہر کو بشار کے پنجے سے چھڑانے میں مدد ملے گی......داعش جو کہ حلب میں بشار قصائی کی حلیف ہے تو داعش کے پسپا ہونے سے بشار کی سپلائی لائن غیر محفوظ ہوجائے گی......دوسرا پہلو مزاحمت کاروں کو اسلحہ اور سپورٹ ملی تو یقیناً اسے حلب کو روافض سے پاک کرنے میں استعمال کیا جائے گا......ترکی لازماً حلب جیسے اہم اور بڑے صنعتی شہر کو اپنے حلقۂ اثر میں لانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گا......یہ وجہ ہے ترکی کی داعش پر بم باری کرنے کی!......

حلب کی صورت حال یہ ہے کہ یہاں پچھلے ایک ماہ میں مجاہدین اور مزاحمت کاروں نے روافض کے خلاف بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں......اس سے پہلے روافض کی لڑائی حلب کے شمالی علاقوں میں شدید تھی لیکن یہاں مجاہدین جب بھی بشاری فوج پر حملہ

17 مارچ: صوبہ دائی کنڈی......ضلع کجران......چوکی پر حملہ......5 سیکورٹی اہل کار ہلاک......کلاشنکوف اور ہیوی مشین گن غنیمت

کرتے ہیں تو داعش کے جنگ جو الٹا مجاہدین پر حملے شروع کر دیتے ہیں......اس لیے تمام مجاہدین جماعتوں اور مزاحمت کاروں نے اس بار حلب کے مغربی حصے کو آزاد کرانے کے لیے لڑائی کا آغاز کیا کیونکہ یہاں پر داعش کی طرف سے حملے کرنے کا بظاہر کوئی خطرہ نہیں! مجاہدین اور مزاحمت کاروں نے یہاں الراشدین یمیرون اور الخالدیہ کے ضلع کے بڑے حصے سے بشاری ملیشیات کو مار بھگایا......بشاری فوج کا ان لڑائیوں میں بڑا جانی و مالی نقصان ہوا......مجاہدین نے حلب میں ملٹری ریسرچ سینٹر پر بھی قبضہ کر لیا جو کہ بیرل بم بنانے کا ایک اہم ذریعہ ہے......اس سب کے باوجود مغربی طرف سے حلب کا مکمل آزاد ہو جانا از حد مشکل ہے کیونکہ بشاری فوج حلب میں بہت مضبوط ہے، بشار اس شہر کی اہمیت سے واقف ہے اور وہ آسانی سے شہر پر قبضہ نہیں ہونے دے گا۔حلب میں بشاری فوج کو شکست دینے کے لیے شمال کی طرف سے بشاری فوج کی سپلائی کاٹنا ضروری ہے اس سے یہ محاصرے میں آجائیں گے اور زیادہ مزاحمت نہیں کر سکیں گے لیکن بشاری فوج کی اس واحد سپلائی لائن پر داعش کا پہرہ ہے اور داعش کے لوگ بشار کی سپلائی لائن کاٹ کر حلب کے عوام کو مرنے سے بچانے کی بجائے الٹا مجاہدین پر بم باری اور خودکش حملے کرنے میں مصروف ہیں، پچھلے تین ہفتوں میں داعش نے مجاہدین پر ے خودکش بم دھماکے کیے ہیں دوسری طرف بشاری جنگی طیاروں کی بم باری بھی صرف مجاہدین کے ٹھکانوں پر کی جاتی ہے......بہر حال حلب کے مغربی علاقوں خصوصاً الخالدیہ میں شدید لڑائی جاری ہے......

اس ماہ شام کی اہم اور شدید ترین لڑائی الزبدانی کی لڑائی ہے جو کہ اب بھی جاری ہے......زابدانی کے مجاہدین نے اپنے لہو سے بہادری کی وہ داستان رقم کی ہے کہ اگر جہادِ شام پر کبھی کسی نے کوئی کتاب لکھی تو زابدانی کی لڑائی کا ایک الگ اور مستقبل باب ضرور بننا چاہیے! زابدانی کا قصبہ القنطیرہ کی پہاڑیوں کے قدموں میں واقع ہے......تقریباً ۲۵ دن قبل اس قصبے پر لبنانی حزب الشیطان ملیشیا نے بشاری فوج اور فضائیہ کی مدد سے مل کر بہت بڑی تعداد اور بھاری ہتھیاروں سے لیس ہو کر حملہ کیا جب کہ شہر میں مجاہدین کی تعداد چند سو سے زیادہ نہ تھی......تقریباً تمام تجزیہ نگار اور جہادی امور کے ماہر اس یقین کا اظہار کر رہے تھے کہ زابدانی پر اتنا بڑا حملہ مجاہدین روک نہیں سکتے اور زیادہ سے زیادہ ۳، ۴ دنوں میں مجاہدین پسپا ہو کر نکل جائیں گے اور روافض اس اہم دفاعی قصبے پر قابض ہو جائیں گے......لیکن سب کی توقعات کے برعکس مجاہدین آج ۲۵ دن سے قصبے پر جمے ہوئے ہیں بلکہ شامی لڑائیوں میں سب سے زیادہ جانی نقصان حزب الشیطان کو زابدانی میں ہی پہنچا رہے ہیں......قصبے پر اب تک تقریباً ۱۰۰ بیرل بم گرائے جا چکے ہیں جس سے آدھے سے زیادہ قصبہ ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے لیکن روافض ابھی تک اس پر قبضہ نہیں کر سکے! اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے ساتھ مدد کی یہ وہ عجیب نظائر ہیں جو دنیا کی نظروں سے اوجھل لیکن مجاہدین کے عام مشاہدے کا معمول ہیں!

زابدانی کی اہمیت دو وجوہات کی بنیاد پر ہے......ایک تو یہ کہ یہ لبنانی سرحد کے بالکل قریب ہے اور مجاہدین کی یہاں موجودگی لبنان میں شیعہ حزب الیشطان کے لیے براہ راست خطرہ ہے، اور یہی زابدانی ایران کی طرف سے براستہ شام حزب الشیطان کی مدد کا ایک اہم اڈہ ہوا کرتا تھا......دوسری وجہ یہ ہے کہ زابدانی سے ۹ کلومیٹر دور وادی برادہ میں عین الفجر کے نام سے پانی کا ایک بڑا چشمہ ہے، دمشق اور اس کے نواح میں پانی یہیں سے آتا ہے......مزاحمت کاروں نے وادئ برادہ اور عین الفجر کو فروری ۲۰۱۲ء میں بشار سے چھین لیا تھا اور اس کے بعد دمشق کا پانی بند کر دیا گیا......اس کے بعد مزاحمت کاروں اور بشار میں پانی کے چشمے کے حوالے سے ایک سمجھوتہ ہوا جس کے مطابق یہ چشمہ مزاحمت کاروں کے کنٹرول میں رہے گا اور بدلے میں بشار ان مزاحمت کاروں پر بم باری نہیں کرے گا، لیکن یہ کمزور سا سمجھوتہ ماضی میں ۳ بار ٹوٹ چکا ہے......۳ دفعہ مزاحمت کاروں نے دمشق کا پانی بند کر کے بشاری فوج کو وادی برادہ پر بم باری روکنے پر مجبور کیا، آخری دفعہ یہ پانی نومبر ۲۰۱۴ء میں ۴ دن کے لیے بند کیا گیا تھا......

زابدانی پر روافض کے قبضے سے اس کے بعد وادئ برادہ کا علاقہ بھی بشاری فوج کے سیدھا نشانہ پر آجائے گا......اسی وجہ سے روافض اس وقت زابدانی کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کی کوشش کر رہے ہیں تو مجاہدین جو کہ قصبے کے اندر قصبے کا دفاع کر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وادی برادہ کے مزاحمت کار بھی باہر سے محاصرے کے مشرقی بازو پر حملے کر رہے ہیں تاکہ زابدانی کے محاصرے کو توڑا جائے اور اسے روافض کے قبضے میں جانے سے بچایا جائے۔زابدانی کی لڑائی میں امید سے زیادہ مزاحمت اور بھاری جانی نقصانات پر روافض بری طرح جھنجھلاہٹ کا شکار ہیں......لبنانی فوج کے ایک اہل کار نے نام صیغۂ راز میں رکھنے کی شرط پر اورینٹ ٹی وی کو بتایا کہ زبدانی کی لڑائی شروع ہونے سے ایک ہفتہ پہلے ایک ایرانی انقلابی کارڈ کا مکمل یونٹ زابدانی کے قریبی علاقے بیکا میں آچکا تھا، اس کی آمد کا مقصد زابدانی کی لڑائی کی کمان کرنا ہے......یہ یونٹ حزب الشیطان ملیشیا، شامی سرکاری فوج اور ایرانی الذوالفقار بریگیڈ کے درمیان ہم آہنگی و انٹیلی جنس شیئرنگ کا کردار بھی ادا کرے گا......لبنانی عسکری اہل کار نے مزید بتایا ہے کہ ایرانی قیادت حزب الشیطان کی قلمون کے پہاڑوں میں ہونے والی لڑائی میں ناکامی اور اس کے بعد زابدانی جیسے اہم قصبے پر امید کے برعکس فوری قبضہ نہ ہونے اور لگاتار بڑے جانی نقصانات کی وجہ سے حزب الشیطان سے سخت نالاں ہے......اور اس وقت ایران کی قیادت روس سے شام کی صورت حال کے حوالے سے مزید مدد مانگ رہی ہے......

اس وقت لبنان کے اس مشرقی پہاڑی علاقے میں ہونے والی لڑائیوں کی مانیٹرنگ کرنے کے لیے تقریباً ۷۰ ایرانی موجود ہیں جن میں عسکری کمانڈر، لیڈر اور عسکری ماہرین شامل ہیں......اس سب کا مقصد لبنان کے قریب واقع اس پہاڑی سلسلے کو

17 مارچ: صوبہ ہلمند ....ضلع نوزاد..................مجاہدین کے حملے..................فوجی مرکز اور 5 چوکیاں فتح..................20 اہل کار ہلاک

مجاہدین سے پاک کر کے اپنے قبضے کو دارالحکومت دمشق تک بڑھایا جائے تا کہ ایرانی حمایت یافتہ ملیشیا حزب الشیطان کے گھر لبنان اور بشار کے ٹھکانے دمشق میں براہ راست زمینی راستہ دوبارہ قائم ہوجائے......دفاعی لحاظ سے یہ روافض کی بہت بڑی کامیابی ہوگی لیکن مجاہدین اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُسی کے احسان کی بدولت اُن کے اِس منصوبے کی راہ میں ایک نا قابل شکست رکاوٹ بنے ہوئے ہیں......قلمون کی لڑائی اور اس کے بعد زابدانی کی لڑائی میں حزب الشیطان کے جانی نقصانات روافض کی برداشت سے باہر ہو چکے ہیں......صرف آج ۲۷ جولائی ہی کی خبروں کے مطابق مجاہدین نے حزب الشیطان کے جنگ جوؤں سے بھرے ٹرک کو بارودی سرنگ دھماکے سے اُڑا دیا جس سے ۲ درجن سے زیادہ رافضی جنگ جو ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں......کل یعنی ۲۶ جولائی کی اطلاعات کے مطابق حزب الشیطان کے ۱۹ جنگ جو مجاہدین کے حملوں میں زابدانی میں مردار ہوئے تھے......لبنانی عسکری اہل کار نے زابدانی کے پاس ہونے والی لڑائی میں ایرانی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی بھی تصدیق کی ،جس میں ایرانی نیشنل گارڈ کا ایک کرنل کریم گوبش بھی ہلاک ہوا ہے......اس وقت اس علاقے میں صرف حزب الشیطان کے ۵ ہزار جنگ جو تعینات ہیں، جب کہ افغانستان اور عراق سے تعلق رکھنے والے جنگ جو ملیشیات بھی موجود ہیں جن کے جنگ جوؤں کی تعداد سیکڑوں میں ہے......

لبنانی اہل کار کے مطابق حزب الشیطان اب اس لڑائی میں لبنانی فوج کو ملوث کر کے مدد حاصل کرنا چاہتی ہے......اس کے لیے حزب الشیطان نے لبنان کے گاؤں ارسل [جہاں شامی پناہ گزین رہتے ہیں] میں قتل عام کا منصوبہ بنایا تا کہ ان سنی مسلمانوں کے قتل کے جواب میں مجاہدین لبنان کے اندر داخل ہوں اور لبنانی فوج سے ان کی لڑائی ہو......اس طرح حزب الشیطان خود مجاہدین سے لڑنے سے بچ جاتی اور دور سے بیٹھ کر تماشا دیکھتی لیکن لبنانی فوج نے بروقت اطلاع ملنے پر حزب الشیطان کے اس منصوبے کو نا کام بنا دیا......الحمدللہ مجاہدین کی بہادری اور شجاعت ان کافروں کے دلوں میں ایسی بیٹھی ہے کہ یہ خود مقابلہ کرنے سے گھبراتے ہیں اور ایک دوسرے کو جنگ میں آگے کرتے ہیں......

گزشتہ ماہ کے مضمون میں تذکرہ کیا گیا تھا کہ حسکہ میں داعش شہر کے کافی بڑے علاقے پر قابض ہوگئی ہے اور بشاری فوج کو شہر کے ایک مختصر سے رقبے میں محدود کر دیا ہے......اس دوران میں کرد ملیشیات اس لڑائی کو دور سے دیکھ رہی تھیں، ہمارا تجزیہ تھا کہ کرد ملیشیا ان دو فریقوں کی لڑائی میں لازماً اپنا فائدہ اٹھانے آگے آئے گی......لہٰذا حسکہ میں بالکل یہی ہوا ہے، داعش کے جنگ جو جس وقت شہر میں بشاری فوج کا محاصرہ کر کے ان کو آہستہ آہستہ جانی نقصان و پسپائی پہنچا رہے تھے اس دوران میں کرد ملیشیات نے حسکہ شہر کا محاصرہ کر لیا اور داعش کے جنگ جوؤں کی ساری سپلائی لائنز کاٹ کر ان کو محصور کر لیا......اب تک کی آمدہ آزاد اطلاعات کے مطابق حسکہ میں داعش کو بہت جانی نقصانات ہوئے ہیں اور شامی ہیومن رائٹس کے مطابق تقریباً ۳۰۰ داعشی جنگ جوؤں کی کردوں کے ہاتھوں ہلاکت کی تصدیق ہوگئی ہے......حسکہ شہر کے بہت تھوڑے علاقے میں داعش بچی ہے اور حالات یہی رہے تو کچھ دنوں میں شہر مکمل طور پر داعش سے پاک ہوجائے گا......یہ سطور قلم بند کرتے ہوئے ہی خبر آئی کہ شمالی شام میں داعش کے سب سے بڑے فوجی مرکز سارین پر برکان الفرات [کرد ملیشیا اور جیش الحر کی ایک جماعت کا اتحاد] نے مکمل طور پر قبضہ کر لیا ہے......سارین دفاعی لحاظ سے بہت اہم جگہ پر ہے، یہ کوبانی، الرقہ اور جرابلس کے درمیان دریائے فرات کے کنارے واقع ہے، اس پر کردوں کے قبضے سے داعش کے مزعومہ ''مرکز خلافت'' الرقہ اور جرابلس دونوں کا راستہ کھل گیا ہے...... لیکن ترکی کی مداخلت کے بعد اب غالب امکان یہی ہے کہ کرد الرقہ کی طرف پیش قدمی کریں گے، کردوں کے خلاف ہر محاذ پر داعش کو ناکامیوں کا سامنا ہے......

درعا کے علاقے کی صورت حال میں پچھلے ماہ کے بعد زیادہ تبدیلی نہیں آئی، مجاہدین اور مزاحمت کاروں نے کچھ مقامات پر پیش قدمی کی ہے......پچھلے ماہ درعا کے شہر کو آزاد کروانے کی کارروائی کا آغاز کیا گیا تھا جس میں شروع میں کافی کامیابی بھی حاصل ہوئی تھی لیکن شہر کے تقریباً نصف کو آزاد کروانے کے کے بعد مزید پیش قدمی نہ ہوسکی اور کچھ انتظامی اختلافات کے باعث کارروائی روک دی گئی تھی......لیکن اب حالیہ اطلاعات ہیں کہ درعا کی کارروائی دوبارہ شروع کر دی گئی ہے اور بشاری فوج تین اطراف سے گھیرے میں آئی ہوئی ہے......اس محاذ کی مزید تفصیلات حاصل نہ ہوسکیں کیونکہ لڑائی کے دوران میں مجاہدین دفاعی نقطہ نظر سے اپنی پوزیشنز کی اطلاع خفیہ رکھتے ہیں......

پچھلے ماہ پامیر شہر میں بشاری فوج کو شکست دے کر داعش نے شہر پر مکمل قبضہ کر لیا تھا، اس کے بعد اطراف کی گیس فیلڈز بھی داعش کے قبضے میں آگئیں تھیں اب بشاری فوج اس شہر کو داعش سے واپس لینے کے لیے دوبارہ آگئی ہے اور دوسری طرف داعش اس لڑائی کو پھیلانے کے لیے حمص کی جانب پیش قدمی کر رہی ہے اور T4 نامی ایک بڑے ملٹری بیس کے قریب پہنچ گئی ہے لیکن بشاری فوج اپنے توانائی کے بحران کی وجہ سے اپنی ساری توجہ پامیر کو واپس لینے کے لیے لگاتی نظر آتی ہے......بہرحال چند ایک جھڑپوں کے علاوہ بڑی لڑائی ابھی شروع نہیں ہوئی اور دونوں اطراف لڑائی کی تیاریوں میں مصروف ہیں......

ادلب کے بیش تر مقامات کو بشار سے آزاد کرانے کے بعد صرف کچھ علاقے ہی بشاری شکنجے میں بچے تھے......بشار ادلب میں علاقے واپس لینے کے لیے بہت زور لگا رہا ہے اور اندھا دھند بم باری کیے ہوئے ہے اس کے باوجود مجاہدین بشاری فوج کو اس کے مقبوضہ علاقوں سے پیچھے دھکیل کر عین الحمام، صفافہ اور فورویہ پر قابض ہوگئے ہیں جب

18 مارچ: صوبہ ہلمند.........صدر مقام لشکر گاہ شہر.........فدائی مجاہد نے اعلیٰ حکومتی اہل کاروں پر شہیدی حملہ کیا.........صوبائی ترجمان سمیت متعدد اعلیٰ عہدے دار ہلاک اور زخمی

کہ کفیر اور قرقور کے کچھ علاقوں کو بھی آزاد کرایا گیا ہے......لڑائی کا محور اس وقت تل خطاب ہے جس کو کئی مرتبہ بشار سے چھینا گیا لیکن شدید بم باری کی وجہ سے مجاہدین کو یہاں سے پسپا ہونا پڑا......ادلب کے تقریباً وسط میں فوعا اور کفریا کے شیعہ اکثریتی علاقے ہیں جو کہ مکمل طور پر مجاہدین کے محاصرے میں ہیں......دور دور تک بھی بشار کی طرف سے مدد آنے کا امکان نہیں، مصدقہ اطلاعات کے مطابق ان دو قصبوں میں ۴ ہزار شیعہ فوجی اور حزب الشیطان کے جنگ جو موجود ہیں جو کہ مجاہدین کے درمیان پھنسے ہوئے ہیں......زابدانی پر بشاری طیاروں کی بم باری کے جواب میں مجاہدین نے ان علاقوں پر بم باری شروع کر دی ہے......شیعہ علاقوں اور وہاں محصور بشاری فوج و ملیشیا پر بم باری سے شیعہ علوی حلقوں میں بہت تکلیف محسوس کی گئی اور دمشق میں علوی مظاہرین نے بشار کے خلاف ان علاقوں کو مدد نہ بھیجنے پر زبردست احتجاج کیا......مظاہرین آپے سے باہر ہوگئے اور ان پر تشدد مظاہروں میں بشاری حکومت کا ایک سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ ۴ زخمی ہوگئے......غور کرنے کا مقام ہے کہ بشار قصائی نے ہزاروں لاکھوں بم گرا کر لاکھوں اہل سنت شہید اور زخمی کیے لیکن علویوں کے سر پر جوں تک نہ رینگی اب مجاہدین کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے اور وہ شیعوں کی افواج کو گھیر گھیر کر مار رہے ہیں تو یہ علوی درد سے کیسے پھڑ پھڑا رہے ہیں......اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو ذلیل سے ذلیل تر کرے اور عبرت ناک موت دے، آمین۔

جیش الفتح کی گزشتہ ماہ بڑی کارروائیاں ہوئیں لیکن اس ماہ ان کی زیادہ توجہ مفتوحہ علاقے کو منظم کرنے کی طرف رہی......ادلب میں رمضان المبارک کے دوران میں داعش کی طرف سے مساجد میں عام مسلمانوں اور مجاہدین پر خودکش حملے کیے جاتے رہے بلکہ عید کے پرمسرت موقع پر بھی ان خوارج الجدید نے ایک مسجد میں بم نصب کرنے کی کوشش کی لیکن ان کے دو افراد کو پکڑ لیا گیا......اس کے بعد داعش کے خفیہ ٹھکانوں پر چھاپے مار کر ان کے سازشی عناصر کو گرفتار کر لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان فتنہ پرور لوگوں کو ہدایت دے اور اگر ہدایت ان کی قسمت میں نہیں تو ان کو دنیا اور آخرت دونوں میں دردناک عذاب و ذلت سے دوچار کرے، آمین۔

ادلب میں بشار کی صفائی کے بعد اب اندازے کے مطابق مجاہدین اگلے محاذ وسطی شام میں حما اور حمص میں کھولیں گے......اور جیش الفتح کی یہ حالیہ وقتی خاموشی اسی لڑائی کی تیاری کی طرف اشارہ کرتی ہے......اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حق کو باطل پر کامل غلبہ عطا فرما دے اور شام و افغانستان دونوں بابرکت سرزمینوں میں شریعت کا مکمل نفاذ ہوجائے اور یہیں سے اسلامی لشکر نکل کر باقی زمینوں کو نظام شریعت سے دوبارہ روشناس کروائیں، آمین!

☆☆☆☆☆

بقیہ: گھر جلانا ہی کیا ضروری ہے

ٹیچر بہت دُکھی ہو رہی تھیں کہ ''ایک عورت سے چکر کی وجہ سے اتنے لوگ جان سے گئے''......یہ ۱۱/۹ کے بعد کی چکرائی ہوئی نئی نسل کے استاد ہیں! اسی طرح کی ایک اور ٹیچر نے اقبال کے شہرہ آفاق شعر

؎ کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں

کو بھی عشق مجازی کے پیرائے میں بیان کرنے کی جاہلانہ جسارت فرمائی کہ اقبالؒ اپنی محبوبہ کا منتظر تھا! امریکہ نے کھربوں ڈالر اس جنگ میں جھونک کر پاکستان کی فکری بربادی ضرور کمالی ہے......ایٹمی پاکستان کو خواجہ سرا بنا ڈالا ہے...... برا ماننے سے پہلے ان دو اساتذہ کے ذہنی افلاس پر غور فرمائیے گا! ایسے میں ایک نیم دلانہ غیر حقیقی، وفا نہ ہونے والا ایک اور وعدہ وفاقی حکومت نے کر ڈالا ہے...... تین ماہ میں تمام وفاقی اداروں میں اردو زبان لاگو کرنے کا! ۷۳ء کے آئین میں ۱۵ سال دیے گئے تھے سرکاری زبان کے طور پر اردو رائج کرنے کے لیے......۱۵ سال آج تک پورے نہ ہو سکے، بیالیس سال بیت چکے! اتنے سالوں میں ہم نے جو زبان کمائی وہ بھی ایک شاہ کار ہے......نہ اردو رہی نہ انگریزی! غلط اردو اور غلط انگریزی کا عجب ملغوبہ! ایک طالبہ نے فون پر گفتگو کرتے ہوئے اتنی روانی سے مکمل غلط انگریزی بولی کہ ہم اس کے اعتماد اور روانی فراوانی پر مبہوت ہو کر رہ گئے! یہی حال اردو کا ہے......لکھنے میں اغلاط کا عالم ہی نہ پوچھیے......دیہاتوں تک میں ذریعۂ تعلیم انگریزی ہو چکا......(ان کی ناخواندگی بڑھانے کا ایک اور سامان!)......نظام تعلیم بدلے بغیر آپ زبانی انقلاب تو لا سکتے ہیں تاہم اردو زبان کی یتیمی و بیسیری دور کرنا ممکن نہیں......انگریزی زبان خود ایک ایگزیکٹ ڈگری کا درجہ رکھتی ہے! ریحام خان کی فرفر انگریزی کے بعد انہیں اور کس ڈگری کی ضرورت ہے؟ ہمارے ہاں قیادت کے منصب کے لیے بھی گیٹ اپ اور زبان کا انگریزی ہونا اہم ترین ہے......یاد ش بخیر! جب امریکی صدر بل کلنٹن بے پناہ نخوت کے ساتھ پاکستان وارد ہوا تو اس وقت صدر صاحب بارلیش (سابق جج) رفیق تارڑ تھے......کلنٹن کی اخلاقی شہرت کو مونیکا لیونسکی وائرس ڈس چکا تھا...... پھر بھی ہمارے ہاں گھگھیائے ہوؤں کی کمی نہ تھی کہ وہ گورے صدر (کالے کرتوتوں والے) کے سامنے تارڑ صاحب کے ڈاڑھی شیروانی کے ساتھ پیش ہونے پر نہایت شرمسار تھے! افغانوں نے امریکہ کو پشتو میں ناکوں چنے چبوا دیے......ادھر ہم انگریزی فرفر بولتے، ٹائی سوٹ کسے، ایٹم بم بغل میں دابے کسمپرسی کا شاہ کار ہیں! لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ!

؎ گھر کی تاریکیاں مٹانے کو
گھر جلانا ہی کیا ضروری ہے؟

[یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے]

☆☆☆☆☆

19 مارچ: صوبہ لوگر......ضلع چرخ......مجاہدین کی دن بھر جاری رہنے والی عملیات......9 فوجی ہلاک

(قسط ہشتم)

ٹیکنالوجی کے بُت کیسے گرے!

انجینئر ابو محمد

جدید صلیبی ٹیکنالوجی کو ناقابل تسخیر سمجھنے والوں کے لیے میدان جہاد کے چشم کشا تجربات کی روداد...... یہ تحریر ہلمند کے محاذ پر صلیبی افواج کو ناکوں چنے چبوانے والے مجاہد نے قلم بند کی!

دشمن کی نقل و حرکت:

نئی پیکنگ اور اضافی پرزہ جات لگنے کے بعد اب اس ڈیوائس کا تجربہ مقصود تھا تا کہ اچھی طرح تسلی ہو جانے کے بعد wks کو میدانِ جنگ میں دوبارہ بھیجا جائے...... تاہم اب کی بار میدان جنگ میں مطلوبہ تجربہ حاصل کرنے کے لیے بذات خود محاذ جنگ کی راہ لی...... ۲ سال مسلسل ورکشاپ میں کام کرنے کے دوران میں متعدد بار محاذ پر لڑنے کی خواہش نے سر ابھارا لیکن ذمہ داران کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے اس سعادت سے محروم رہا، حقانی صاحب کی نصیحت سے دل کو تسلی ہو جاتی تھی جو انہوں نے میدان کارزار سے ہٹ کر نظم سے جڑے ہوئے ذمہ داران کے مطالبہ پر کی تھی کہ

''آپ لوگ جو کچھ کر رہے ہو اور جس کے نتیجہ میں مجاہدین کی سپلائی لائن بحال رہتی ہے آپ اس کام کو بالکل اسی طرح کر رہے ہو جس طرح کہ میدان جنگ میں جہاد کرنے والا مجاہد لڑتا ہے...... اگر یہ لائن رک یا کٹ گئی تو میں تمہیں کبھی معاف نہ کروں گا اور نہ ہی امت مسلمہ''۔

جلال الدین حقانی صاحب حفظہ اللہ کی اس نصیحت سے دلی تسلی مل جاتی تھی لیکن اب بہانہ مل چکا تھا اور دل میں جذبہ جہاد کا پر جوش ولولہ انگڑائیاں لے رہا تھا لہٰذا اپنے سابقہ جنگی تجربہ کو بروئے کار لاتے ہوئے نئی پیکنگ میں تیار شدہ نئے wks ریموٹ کنٹرول کے تجربہ کے لیے ٹارگٹ اور جگہ کا بذات خود ہی تعین کرنا تھا......

میں اپنی ورکشاپ سے ایک لمبے سفر کے لیے تیار ہوا، اپنے سامان میں دیگر اشیا کے علاوہ ریموٹ کنٹرول سے متعلق پرزہ جات اور الیکٹرونکس آلات بھی ساتھ رکھ لیے...... غیر معروف پہاڑی دروں اور وادیوں سے گزرتے ہوئے میں صوبہ قندھار کے شمالی علاقہ میں پہنچ گیا، قندھار کا یہ شمالی علاقہ میرا دیکھا بھالا تھا لیکن اب کی بار پہاڑی راستے مختلف اور غیر معروف تھے، اس علاقہ میں آنے کی اہم وجہ یہ بھی تھی کہ اس علاقہ میں دشمن کی نقل وحرکت زیادہ تھی اس لیے شکار کی فراوانی تھی!

گینتی، بیلچہ اور ٹارچ:

شام گئے تک میں ہلمند اور قندھار ولایت (صوبہ) کے سرحدی علاقہ میں ضابطہ کے تحت علاقائی کمان دان کے پاس پہنچا...... وہ مل بہت خوش ہوئے ان کے ساتھ اور بہت سے مجاہدین تھے وہ سب بڑی گرم جوشی سے مجھے ملے...... ان کی اپنائیت اور محبت سے مجھے روحانی طور پر بہت سکون مل رہا تھا اور پل بھر میں تمام تھکان دور ہو گئی......

ملاقات کے بعد اپنی آمد کا مقصد بیان کیا پھر تازہ ترین جنگی صورت حال پر سیر حاصل گفتگو ہوتی رہی اور ساتھ ساتھ قہوہ کا روایتی دور بھی چلتا رہا...... کمان دان صاحب نے پوری گفتگو توجہ اور دھیان کے ساتھ سننے کے بعد مجھے ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کرائی...... اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کام کے سلسلہ میں جتنے ساتھی درکار ہوں آپ خود منتخب کر کے لے سکتے ہیں نیز wks کے آگے لگانے کے لیے سامان کی ڈیمانڈ بھی بتا دیں جو آپ کو مہیا کی جا سکے......

کمان دان صاحب میرے آنے پر بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے کیونکہ میں نے تجربہ کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ساتھیوں کی تربیت بھی کرنی تھی...... میں نے ان کو ضروری ضروری سامان کے بارے میں بتایا...... نماز عشاء کے بعد فوری طور پر ۳ عدد بارودی سرنگیں اور کھدائی کے لیے گینتی، بیلچہ اور ٹارچ وغیرہ آ چکی تھیں...... رات کو اس سامانِ حرب کو ترتیب سے لگا کر پہلا مرحلہ مکمل کر کے سکون سے نیند کی......

گوریلا وار:

صبح نمازِ فجر اور ناشتہ کے بعد رات کو فائنل کی گئی ترتیب کے مطابق اب مناسب جگہ کا تعین مقصود تھا...... یہاں پر شکار کی بہتات تھی، امریکی وکینیڈین آرمی کی نقل وحمل اس علاقہ میں قدرے زیادہ تھی...... علاقائی مجاہدین کو ان کی اس نقل وحمل سے خوب واقفیت تھی...... اب مرحلہ تھا زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے کے لیے اچھی جگہ کا انتخاب کرنا...... دن بھر ہم تین افراد موٹر سائیکل پر گھومتے پھرتے رہے اور آپس میں مختلف مقامات کا جائزہ لے کر بحث ومباحثہ کرتے رہے...... تین اطراف کے روڈز پر گھوم پھر کر ہم تین مختلف مقامات فائنل کر چکے تھے...... تینوں مقامات گوریلا وار کے اصولوں کے تحت نہایت موزوں اور مناسب مل گئے تھے...... کیونکہ مائن لگا کر انتظار کرنا، کارروائی کے بعد وہاں سے بحفاظت نکل کر ٹھکانے تک پہنچنے جیسے عوامل کے لیے یہ تینوں مقامات بڑے موزوں تھے......

صلیبیوں کی جابجا دہلائی:

مقامات فائنل کرنے کے بعد ہم لوگ واپس اپنے ٹھکانے پر آ گئے اور ٹھنڈے پانی سے نہا کر اپنی تھکاوٹ دور کی اور پھر مقامی کمانڈر صاحب کو پوری تفصیل سے آگاہ کیا...... نمازِ عشاء کے بعد میں نے تین گروپ تشکیل دے کر ہر گروپ کا ایک امیر مقرر کیا اور پھر اپنے ساتھ لائے ہوئے ۴ عدد ریموٹ کنٹرولز میں سے تین ریموٹ کنٹرولز

19 مارچ: صوبہ لوگر......ضلع محمد آغہ......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک ٹینک اہل کار ہلاک

کو ایک ایک کر کے تینوں گروپوں میں بانٹ دیا......اور سامان حرب، گینتی، بیلچے دے کر wks کو بارود سے منسلک کرنے کا طریقہ، اس کو کوڈ لگانے کا طریقہ اور پھر ہدف کو نشانہ بنانے کا طریقہ بھی ان کو خوب اچھی طرح سکھایا......

تشکیل کردہ گروپ مقررہ ترتیب کے مطابق اب اپنی اپنی پوزیشنوں پر چلنے کے لیے بالکل تیار ہو چکے تھے......الوداعی ملاقات پر رقت آمیز ماحول میں دعا مانگی گئی اور پھر اپنی اپنی سمتوں میں روانہ ہو گئے......

پہلا گروپ جس میں خود بھی شریک تھا، قندھار، ارزگان روڈ کی طرف روانہ ہوا......دوسرے گروپ کی تشکیل قندھار، ارغنداب روڈ کی جانب ہوئی جب کہ تیسرا گروپ ضلع سنگین صوبہ ہلمند کی طرف مائن نصب کرنے کے لیے روانہ ہوا......سفر پر نکلنے کے بعد ہمارا مخابراتی سسٹم چالو تھا......تینوں گروپس آپس میں بذریعہ مخابرہ رابطہ میں تھے......تمام گروپ اپنے اپنے مقام پر پہنچ کر رات کو wks کے ساتھ مائن کو منسلک کر کے زمین میں دبا کر محفوظ مقام پر پہنچنے کے بعد مائن پر نظریں جما کر بیٹھ گئے......

اب ہم باری باری پہرہ لگا کر اپنے ہدف کے منتظر تھے کہ صبح ۹:۳۰ بجے امریکن F15 جیٹ طیارے آئے اور مسلسل تیزی کے ساتھ ٹونز دینا شروع کر دیں...... اس وقت مائن پر نظر رکھنے کی ذمہ داری میری ہی تھی......فضا میں گڑگڑاہٹ، گرج اور جیٹ طیاروں سے پھینکی گئی VHF لہروں کی ٹونز تھیں انہی لحات میں میں اللہ کے حضور دعائیں کر رہا تھا کہ یا اللہ ٹونز کا تجربہ پہلا مرحلہ ہے اسے کامیاب فرما دے......اگر جیٹ طیاروں کو چکمہ دینے میں کامیابی مل گئی تو ہدف کو نشانہ بنانا تو بعد کا مرحلہ ہے......یا اللہ ہمیں کامیابی سے ہمکنار فرما تا کہ بعد میں پورا سیزن wks مائنز کے ذریعے صلیبیوں کی جا بجا دھلائی کی جا سکے......

صلیبی کانوائے:

شکر الحمدللہ جیٹ طیارے چلے گئے......میں نے فوری طور پر دوسرے دونوں گروپوں سے رابطہ کیا اور صورت حال دریافت کی تو انہوں نے بھی 'سب خیریت' کی رپورٹ دی......یہی صورت حال تین چار دن صبح اور شام ہوتی رہی......تینوں wks ڈیوائسز بدستور طیاروں کی الیکٹرونک لہروں کا شکار ہونے محفوظ رہیں......

لیکن تین دن گزر جانے کے باوجود کوئی شکار (صلیبی کانوائے) نہ آیا...... میں تو اپنی ہائیڈ آؤٹ (چھپنے کی جگہ) چھوڑ کر دوسرے ساتھیوں کے ذمے لگا کر ارغنداب روڈ والے گروپ کے پاس آ گیا......یہاں پر میں رات کے وقت پہنچا لیکن یہاں کی صورت حال بھی مختلف نہ تھی اور ہماری طرح یہ بھی ٹکٹکی لگائے بیٹھے تھے......تینوں گروپس ہی انتظار کی سولی پر لٹکے ہوئے تھے......عشاء کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ wks کے سیل کب ڈالے تھے؟ ایک ساتھی بتانے لگا کہ جس وقت مائن نصب کی تھی......اسی وقت سے سیل اس میں موجود ہیں......میں نے انہیں کہا کہ ہمیں احتیاطاً سیل ضرور بدل دینے چاہئیں ایسا نہ ہو کہ wks میں سیل کے ہاتھ کارروائی ناکام ہو جائے......میں نے ایک ساتھی کو ہمراہ لے کر wks کے پرانے سیل نکال کر نئے ڈال دیے......اگلے دن صبح سویرے نماز فجر کے بعد پھر سے ہم مورچہ میں موجود ساتھی صلیبی کانوائے کا انتظار کرنے لگے......

تین ہیلی کاپٹر نمودار ہوئے:

صبح سویرے رات کے بچے ہوئے روٹی کے سوکھے ٹکڑوں اور قہوہ سے ناشتہ کیا......دوپہر تک پیٹ میں چوہے دوڑنے شروع ہو گئے...... ۲ ساتھیوں نے کہا کہ ہم قریبی بستی میں جا کر روٹی لے کر آتے ہیں......باقی ہم تین ساتھی مورچے میں بیٹھ کر خوشگوار موسم اور شکار کے انتظار کا دوہرا لطف اٹھا رہے تھے......موسم کی خنکی اور انتظار کا مزہ متضاد معاملہ تھا......پہلا مرحلہ ٹونز کو ناکام بنانے والا مکمل ہو چکا تھا اور کامیاب ٹھہرا تھا اب اس دبی ہوئی مائن کو wks کے ذریعے پھاڑنا مقصود تھا......

طیارے تو صبح wks کے ساتھ چھیڑ خانی کر کے جا چکے تھے......اور ہم دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہے تھے کہ یا اللہ صلیبیوں یا مقامی نیشنل آرمی کا قافلہ ہی ادھر آ نکلے......بھوک بڑی شدت سے لگی ہوئی تھی ساتھیوں کا انتظار بھی تھا اور ساتھ ساتھ گپ شپ بھی جاری تھی......لیکن ہماری نگاہیں سڑک پر ہی جمی ہوئی تھیں کہ اسی اثنا فضا میں تین ہیلی کاپٹر نمودار ہوئے......ہم تینوں فوراً پتھروں کی اوٹ میں چھپ گئے......یہ ہیلی کاپٹر ہمارے اوپر سے گزرتے ہوئے قندھار کی طرف غائب ہو گئے......

فوجی ٹرک کا عکس:

ہم تینوں پتھروں کی اوٹ سے نکل کر مورچے میں آ گئے اور ہمیں آس لگ گئی کہ ہو سکتا ہے کہ یہ ہیلی کاپٹر کسی صلیبی قافلہ کی آمد کا پیش خیمہ ہوں اور آنے والے قافلہ سے پہلے روٹ کلیرنس کے لیے پرواز کر رہے ہوں......ہمارے انتظار کرنے اور گپ شپ لگانے کا سلسلہ جہاں منقطع ہوا تھا وہیں سے پھر دوبارہ شروع ہو گیا......

میرے ایک ساتھی نے اچانک مجھے کہنی مار کر روڈ پر آنے والی مٹیالے رنگ کی گاڑی پر توجہ کروائی ہماری خوشی فوراً دوچند ہو گئی......میں نے فوراً ساتھی سے دوربین پکڑ کر اس گاڑی کے آس پاس ایک طائرانہ نظر دوڑائی تو جلد ہی مجھے ایک صلیبی کانوائے رینگتا ہوا دکھائی دیا......میں نے دوسرے ساتھیوں کو مسرت بھرے لہجہ میں شکار کی آمد کی مبارک باد دی......

دوربین کے طاقتور لینز نے قافلہ مزید قریب آنے پر 6 ٹینک اور ایک فوجی ٹرک کا عکس واضح کیا......میں نے اس کے بعد دوسرا اہم کام احتیاطاً یہ کیا کہ اپنے مخابرہ کے سیل نکال کر نئے سیل ڈال دیے......پھر دوربین سے نصب شدہ نشان زدہ wks مائن

22 مارچ: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......مجاہدین کے حملے اور بارودی سرنگ دھماکے...... 12 فوجی ہلاک...... 2 زخمی......ایک ٹینک بھی تباہ

کے مقام پر نظر دوڑائی تو سب اچھا تھا......

اور سپر پاور کے پرخچے اڑ گئے:

امریکی وصلیبی قافلہ کو یہیں سے گزرنا تھا جہاں ہماری مائن (چھپا دشمن) خاموشی سے زمین میں دُبکی بیٹھی تھی......صلیبی قافلہ کے نشان زدہ پوائنٹ تک پہنچنے کے لمحات نے ہماری سانسیں روک رکھی تھیں......قافلہ آیا......مائن کے مقام پر سے ایک گاڑی گزر گئی......پھر دوسری گاڑی گزری......پھر تیسری......اب میرے پاس مخابرہ تھا اور دوسرا ساتھی قافلہ پر بذریعہ دوربین نظریں جمائے ہوئے تھا......میں اس کے فائنل اشارے کا منتظر تھا......پہلے مخابرہ کا ایک بٹن دبا کر ۶ سیکنڈ کی ٹون دی پھر دوسری ٹون کوڈ دی......اور تیسری ٹون میں نے دوربین والے ساتھی کے اشارہ پر دینی تھی......ساتھی نے پہلے سے طے شدہ سبحان اللہ کے الفاظ جونہی ادا کیے تو میں نے دعا پڑھی:

"ومارميت اذرميت ولكن الله رمى"

اور مخابرہ کا بٹن دبا دیا......ہوا کی لہروں کے دوش پر مخابرہ کی فریکوینسی کی آخری ٹون کو wks ڈیوائس نے وصول کرتے ہی ایک زبردست دھماکے کے ساتھ مائن کو کامیاب طریقے سے پھاڑ ڈالا......جس کے ساتھ ہی دھوئیں اور مٹی کے سیاہ بادلوں میں سپر پاور کی جدید ٹیکنالوجی کے پرخچے اڑ گئے......ہماری زبانوں پر شدت جذبات کے ساتھ تکبیر کے فلک شگاف نعرے بلند ہونے لگے......دونوں تجربے یعنی مراحل مکمل طور پر کامیاب و کامران ٹھہرے اور پھر ہم اس کامیاب کارروائی کے بعد اپنے ٹھکانہ کی جانب چل دیے......

ورکشاپ میں واپس پہنچ کر تیزی کے ساتھ نئے تجربہ شدہ wks کی پروڈکشن زوروشور کے ساتھ شروع کردی......اس کو نئی پیکنگ میں فٹ کرکے سینکڑوں wks ڈیوائسز متعلقہ طالبان حکام کے سپرد کردیں......

نئی پیکنگ کا مقصد صرف یہ تھا کہ اب صرف نئی پیکنگ کو استعمال کیا جائے کیونکہ یہ طیاروں کی چھوڑی ہوئی ریز سے ناکام نہیں ہوتی......طالبان ذمہ داران نے ہمارے تیار کردہ نئے اسٹاک کو جلد از جلد میدانِ کارزار میں تقسیم کرنا شروع کردیا......موسم گرما کا یہ جنگی سیزن صلیبیوں واتحادیوں کیلیے بڑا کٹھن اور ہولناک نتائج کا حامل رہا......

لاشوں کے ٹکڑے:

تھامس مٹز کی قیادت میں قائم کردہ مہنگا ترین ادارہ JIEDDO کا سرفہرست، جہازوں سے طاقت ور لہریں چھوڑنے والا مہنگا ترین منصوبہ خاک میں مل چکا تھا اور wks میں تھوڑی سی ترمیم کرکے اللہ کے فضل و کرم اور نصرت و تائید سے صلیبی و اتحادی افواج کے اربوں ڈالرز کے منصوبے پر اوس پڑ چکی تھی اور وہ خطیر رقم خرچ کرکے بھی بے بس اور نامراد ہی رہے......الحمدللہ!

دجالی وصیہونی طاقتیں حیران وششدر تھیں کہ زرِکثیر خرچ کرکے بھی وہ اس چھوٹی سی ڈیوائس کو کنٹرول نہ کرسکے بلکہ سابقہ مہینوں سے کہیں زیادہ تعداد میں wks ہمارا نقصان کرنے پر تلی ہوئی ہیں......افغانستان کے کوہ ودمن میں wks ڈیوائس کے استعمال سے جہاں موقع پر ہی صلیبیوں کو جانی ومالی نقصان کا سامنا تھا اس سے کہیں زیادہ نقصان اسے دیگر اخراجات کی مد میں بھی برداشت کرنا پڑ رہا تھا......جو اس سفید ہاتھی کی تشویش کا باعث بنے ہوئے تھے......جو عام آدمی کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں، مثلاً قافلہ پر مجاہدین کی کارروائی کے بعد جلد از جلد باقی ماندہ فوجیوں کو بذریعہ ہیلی کاپٹر وہاں سے نکالنا، مرداروں کی لاشوں کے ٹکڑوں کو ان کے آبائی اوطان میں پہنچانا، زخمیوں کے علاج معالجہ کے لیے خطیر مال خرچ کرنا وغیرہ......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: نظریۂ جہاد اور فتح وشکست کے پیمانے

ورنہ مجموعی اعتبار سے دیکھا جائے تو الحمدللہ صورتِ حال اسی جانب جارہی ہے جس جانب محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن شہیدؒ نے گیارہ ستمبر کے حملوں کا منصوبہ بناتے وقت بیان کی تھی۔

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ اس عالمی جہادی قافلے کو صحیح منہج پر باقی رکھا جائے، جس کا پہلا ہدف نظام کفر اور اس کی محافظ قوتیں ہیں۔ اگرچہ عالمی کفریہ قوتیں اس وقت یہ سازش کرچکی ہیں کہ عالمی جہاد کا رخ نظامِ کفر اور اس کی محافظ قوتوں سے ہٹا کر دیگر اہداف کی طرف موڑ دیا جائے۔ تاکہ عالمی یہودی قوتیں اور اس کی محافظ فوجیں اپنے اپنے ملکوں میں مزے سے رہیں اور مجاہدین چھوٹے چھوٹے اہداف پر اپنی توانائیاں لگاتے رہیں یہاں تک کہ نظام باطل دوبارہ مضبوط ہوجائے۔

لہٰذا ہر مجاہد کو قرآن کے اس اصول فقاتلوا ائمة الكفر کو سامنے رکھنا چاہیے جس کو شیخ اسامہ بن لادن شہیدؒ نے 'سانپ کے سر' سے تعبیر کیا تھا۔ عالمی نظام کو چلانے والی قوتیں اور ہر ملک میں اس کی محافظ قوتیں مجاہدین کا ہدف ہونا چاہئیں۔ تب جا کر یہ جہاد کامیابی سے اپنا سفر جاری رکھ سکتا ہے۔ اب کفر کے بس کی بات نہیں کہ اس جہاد کو روک سکے، اس لیے وہ کوشش کررہا ہے مجاہدین کے جہاد کے رخ کو نظام سے ہٹا کر کہیں اور موڑ دے۔

جو کوئی بھی مجاہدین کے اس جہاد کو انصاف کی نظر سے دیکھتا ہے وہ اس بات کا اعتراف کرے گا کہ مجاہدین کو بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسی طرح فتوحات مل رہی ہیں۔

☆☆☆☆☆

22 مارچ: صوبہ ہلمند ...... ضلع موسیٰ قلعہ ...... فوج کے پیدل دستے پر مجاہدین کا حملہ ...... 4 فوجی ہلاک

(قسط دوم)

قندھار، مقدیشو کی ساعتیں اور شہدا کی یادیں

شیخ ازمرے شہیدؒ

فہد محمد الکینی (شیخ ازمرے) شہید رحمۃ اللہ علیہ خطۂ خراسان میں مجاہدین کے ذمہ دار تھے اور انصار میں ہر دل عزیز رہنما تھے۔ افغانی، وزیر اور محسودؒ سبھی انہیں اپنا سمجھتے تھے اور وہ سب کو اپنا خیال کرتے تھے۔ ۲۹ ۱۴ھ کو عید الاضحیٰ کے دن انہوں نے یادوں کے جھروکوں کو وا کیا۔ آیئے ہم بھی ان خوش گوار اور معطر یادوں سے اپنے دامن بھر لیں۔

مقدیشو کا سفر:

ابو عبد الرحمٰن اس علاقے سے مقدیشو کا سفر کر رہے تھے، چونکہ وہ مقامی تھے لہٰذا ان کے لیے سفر میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ کینیا سے مقدیشو کا فاصلہ تقریباً ایک ہزار یا پندرہ سو کلومیٹر تک ہے، اور آپ کو گھنے جنگل میں سفر کرنا پڑتا ہے، درخت اتنے لمبے اور گھنے ہیں کہ سورج کی روشنی بھی ان میں سے نہیں گزر سکتی۔ یہ بہت لمبا اور خطرناک جنگل ہے، شیر، سانپ اور ہر طرح کے خطرناک جنگلی جانور اس میں پائے جاتے ہیں۔ وہ پک اپ میں سفر کر رہے تھے۔ صومالی سنگل کیبن پک اپ پسند کرتے ہیں، اس کے پچھلے حصے میں بنچ رکھ لیتے ہیں اور آمنے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔ صومالی بھی پختونوں کی طرح ہیں، جو مرضی کریں لیکن کسی حال میں بھی نماز نہیں چھوڑتے۔ جب انہوں نے سفر شروع کیا تو ہر نماز کے وقت پر ڈرائیور گاڑی روکتا اور سب لوگ نماز ادا کرتے لیکن ایک شخص ایک طرف ہو کر پر بیٹھا رہتا۔

دوسرے دن وہ آدمی میرے دوست ابو عبد الرحمٰن کے ساتھ بیٹھا تھا کہ انہوں نے اُس سے بات شروع کی ''بھائی تم نماز کیوں نہیں پڑھتے، تم مسلمان ہو، باقی سب لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تمہیں شرمندگی محسوس نہیں ہوتی؟ دیکھو نماز چھوڑنے والے کی قبر میں بہت بڑے سانپ ہوں گے''۔ اس نے جواب دیا، ''بھائی مجھے خوفزدہ کرنے کی کوشش مت کرو، میں سانپوں، بچھوؤں سے نہیں ڈرتا، اپنے کام سے کام رکھو اور مجھے اکیلا چھوڑ دو۔'' انہوں نے کہا ٹھیک ہے جزاک اللہ خیر...... تیسرے روز فجر کے وقت لوگوں نے نماز پڑھی اور سفر دوبارہ شروع کیا۔ تقریباً صبح دس بجے کے قریب، ابو عبد الرحمٰن اوپر دیکھ رہے تھے کہ اچانک اُن کی نظر پڑی درخت سے نیچے اترتے ہوئے ایک بہت بڑے سانپ پر پڑی۔ سانپ سیدھا اس بے نمازی کے اوپر جا گرا۔ صومالیہ کے لوگ، بنگالیوں کی طرح لنگی پہنتے ہیں۔ سانپ اس آدمی کی لنگی میں گھس گیا۔ سب لوگ حیرانی اور پریشانی کے عالم میں یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ ڈرائیور نے شور سن کر گاڑی روکی۔ گاڑی رُکتے ہی وہ شخص گاڑی سے باہر کود گیا اور خوف سے چلّانا شروع کر دیا۔ سانپ اُس کے گرد لپٹ تو رہا تھا لیکن اس کو کاٹ نہیں رہا تھا۔ خوف کے عالم میں اس نے اپنے کپڑے اتار کر پھینک دیے۔ سب لوگ حیران کھڑے تھے انہیں کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں۔ پانچ منٹ تک یہ سلسلہ چلتا رہا اور پھر سانپ اچانک جنگل میں غائب ہو گیا۔ لوگوں نے اس آدمی کو کپڑے پکڑائے اور وہ پہن کر گاڑی میں سوار ہو گیا لیکن اُس کے اوسان بحال نہیں ہوئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد جب سفر دوبارہ شروع ہوا تو ابو عبد الرحمٰن نے اس سے کہا، بھائی یہ قبر کا سانپ نہیں تھا بلکہ دنیا کا سانپ تھا اور تم خوف سے مر رہے تھے، جب میں نے تمہیں نماز کا کہا تو تم نے جواب دیا کہ میں سانپوں، بچھوؤں سے نہیں ڈرتا، اسے بہت شرمندگی ہوئی۔ بہر حال وہ مقدیشو پہنچ گئے۔ ابو عبد الرحمٰن اپنے کام سے چلا گئے اور وہ شخص اپنی منزل کی طرف۔ دو تین ماہ بعد ایک روز ابو عبد الرحمٰن اپنے کسی کام سے جا رہے تھے کہ کسی نے انہیں دور سے آواز دی، جب وہ قریب آیا تو اس نے ابو عبد الرحمٰن سے پوچھا، ''بھائی آپ نے مجھے پہچانا؟'' انہوں نے کہا آپ کو پہلے دیکھا تو ہے لیکن ابھی مجھے یاد نہیں۔ اس نے کہا کہ میں وہی ہوں جس کے ساتھ سانپ والا حادثہ پیش آیا تھا لیکن اب میں نے توبہ کر لی ہے اور باقاعدگی سے نماز پڑھتا ہوں۔

ابو مصعب الزرقاوی شہیدؒ:

ابو مصعب الزرقاویؒ، میں ان کو افغانستان کے زمانے سے جانتا ہوں ہماری کئی مرتبہ ملاقات ہوئی لیکن بہت مختصر، بس سلام دعا کی حد تک۔ اُس وقت وہ اتنے معروف نہیں تھے ان کا ہرات میں ایک چھوٹا سا مرکز تھا۔ میں اکثر جہادی کاموں کے سلسلے میں ہرات جایا کرتا تھا اور ہمیشہ ان کے مرکز کے قریب ٹھہرتا تھا۔ سقوط کے وقت جب ہم قندھار سے نکلے تو میں اور زرقاوی شہیدؒ اکٹھے تھے، ہم قندھار سے کوئٹہ گئے اور پھر وہاں سے ایران۔ ایران سے وہ عراق چلے گئے اور ہم واپس کراچی آ گئے۔ اس وقت ابھی عراق میں صدام کا دور تھا، یعنی وہ امریکہ کے حملے سے پہلے عراق چلے گئے، لیکن افغانستان میں مَیں ان کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا۔ بلکہ کل مجھے ایک پرانا ساتھی ملا ہم دوستوں کو یاد کر رہے تھے اس نے مجھے کہا، ازمرے! آپ کو یاد ہے جب ہم ہرات جایا کرتے تھے، تو وہاں اکثر ہوٹل میں ہماری شیخ زرقاوی سے ملاقات ہوا کرتی تھی۔ وہ کتنے خاموش اور سادہ آدمی تھے، کوئی اُنہیں نہیں جانتا تھا۔ پھر اللہ نے اُنہیں کیسی سربلندی عطا کی۔

اسی طرح ابو حمزہ مہاجرؒ جو ابو مصعب شہیدؒ کے بعد مسئول تھے، وہ بھی

23 مارچ: صوبہ ہلمند ....ضلع سنگین..................مجاہدین سے لڑائی کے دوران 4 انٹیلی جنس سروس اہلکار کمانڈر محمد نبی سمیت ہلاک

افغانستان میں غیر معروف تھے۔ ہم ایران میں بہت عرصہ اکٹھے رہے اور ہم کہا کرتے تھے آپ عراق جائیں اور ہم فلاں جگہ جائیں گے۔ پھر وہ بھی عراق چلے گئے اور جب ہم نے سنا کہ وہ شیخ زرقاوی کے نائب بن گئے ہیں تو ہمیں حیرت ہوئی کیونکہ وہ ایک داعی و مبلّغ تھے عسکری مزاج نہیں رکھتے تھے مگر اللہ جسے چاہتا ہے بلندی عطا کرتا ہے۔

ابوهاجر عبدالعزیز المقرن شہیدؒ:

ان کا بھی عجیب قصہ ہے۔ کمیونسٹ دور کے آخری ایام میں افغانستان میں کمیونسٹوں کے خلاف جہاد ختم ہوا تو وہ تاجکستان چلے گئے۔ وہاں سے وہ سعودیہ واپس گئے۔ جب ریاض میں دھماکے ہوئے تو وہ گرفتار کر لیے گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ رہا ہوئے۔ پھر جب بوسنیا کا جہاد شروع ہوا تو وہ وہاں چلے گئے۔ بوسنیا کے بعد صومالیہ کے جہاد میں شرکت کے لیے صومالیہ پہنچ گئے۔ اس وقت وہاں اوگادین (ایتھوپیا) میں لڑائی ہو رہی تھی۔ وہاں مجاہدین کو دشمن تک پہنچنے کے لیے تقریباً ایک ہزار کلومیٹر چلنا تھا اور راستے میں پانی یا کھانے کا بھی کوئی انتظام نہیں تھا۔ یہ بہت تھکا دینے والا سفر تھا، چلتے چلتے وہ ایتھوپین فوج کی کمین کی زد میں آ کر ساتھیوں سے جدا ہو گئے۔ وہ اکیلے چلتے رہے، سخت پیاس کے عالم میں جب انہوں نے ایک کنوئیں پر پہنچ کر پیاس بجھانی شروع کی تو انہیں نہیں پتہ تھا کہ یہ تو وہاں پہلے سے گھات لگائے ایتھوپین فوجیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔

ان کی گرفتاری کے بعد ایتھوپین حکومت نے انہیں ٹی وی پر ثبوت کے لیے دکھایا کہ عرب ''دہشت گرد'' بھی ایتھوپیا میں لڑنے کے لیے آتے ہیں۔ ایک سال تک وہ ایتھوپیا میں قید رہے پھر اُنہیں سعودی حکومت کے حوالے کر دیا گیا جہاں وہ ڈیڑھ سال تک قید رہے۔ رہا ہونے کے بعد ۹۹۔۲۰۰۰ء میں وہ دوبارہ افغانستان آ گئے۔ سقوط کے بعد وہ دوبارہ سعودیہ چلے گئے اور وہاں انہوں نے بہت سے اچھے کام کیے۔

خواب اور اُن کی تعبیریں:

مجھے خواب بہت کم آتے ہیں، لیکن پچھلے دنوں میں مَیں نے کچھ اچھے خواب دیکھے ہیں، میں نے اپنے دوست عبدالقادر سے ان کا ذکر کیا ہے۔ ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں مَیں روزے رکھ رہا تھا، میرا خیال تھا کہ کسی دن افطار پر جامِ شہادت نوش کروں گا۔ میں نے اپنے دوست ابو ہمام کو خواب میں دیکھا جو تقریباً چھ ماہ قبل شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے گھر دوپہر کے کھانے پر بلایا لیکن میں سمجھا کہ انہوں نے رات کو بلایا ہے۔ غلط فہمی کی وجہ سے میں نہ گیا۔ وہ شام کو آئے اور ناراض ہونے لگے کہ آپ میری دعوت پر کھانا کھانے کیوں نہیں آئے۔ میں نے انہیں بتایا کہ واللہ میں سمجھا آپ نے شام کو بلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے اب افطار کا وقت ہونے والا ہے، چلو میرے ساتھ میرے گھر چلو۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ جب دروازے پر پہنچے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ گاڑی چلایئے میں دروازہ کھولتا ہوں۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور میں گاڑی چلا کر اندر چلا گیا۔ جب ہم اندر پہنچے تو وہاں ایک کمرہ تھا۔ ایک اور بھائی بھی ابو ہمام کے ساتھ وہاں رہ رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ از مرئے! ہم نے آپ کو دوپہر کو کھانے پر بلایا تھا آپ کیوں نہیں آئے۔ میں نے بتایا کہ مجھے غلط فہمی ہوئی تھی۔ لیکن میں شام کے کھانے کے لیے آ گیا ہوں۔ اسی لمحے میری آنکھ کھل گئی۔ میں اس خواب کے بعد بہت خوش ہوں کیوں کہ میں نے بہت سے بھائی دیکھے ہیں جنہوں نے شہادت سے پہلے اسی طرح کے خواب دیکھے تھے۔ آپ کسی شہید کو خواب میں دیکھیں اور وہ آپ کو اپنے پاس بلا رہا ہو یا کھانے کی دعوت دے رہا ہو تو اس کی تعبیر ان شاء اللہ شہادت ہی ہوتی ہے، واللہ اعلم۔

ابو علی تیونسی، جب وہ شہید ہوئے تو اس سے ایک ہفتہ قبل میں ان سے ملا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے نے خواب میں شیخ ابراہیم کو دیکھا ہے۔ وہ میرے پاس آئے اور مجھے ایک سفید گھوڑا دیا۔ ابو علی نے مجھے بتایا کہ میرا خیال ہے کہ شاید شہادت کا وقت آ گیا ہے۔ میں نے اُن سے مذاق میں کہا کہ اس خواب سے کچھ نہیں ہوتا آپ اتنے عرصے سے ہمارے ساتھ ہیں۔ لیکن سبحان اللہ! اس خواب کے صرف چار دن بعد وہ شہید ہو گئے۔

اسی طرح حاجی صابر کا قصہ ہے۔ شیخ یعقوب نے خواب میں دیکھا کہ حاجی صابر کو لایا گیا ہے اور وہ اس طرح ہیں جیسے سو رہے ہوں، لوگ کہہ رہے ہیں حاجی صابر شہید ہو گئے ہیں۔ شیخ یعقوب نے یہ خواب حاجی صابر کو ان کی شہادت سے صرف ایک گھنٹہ قبل سنایا۔ اُن کے جانے سے پہلے اُنہوں نے حاجی صابر بتایا کہ میں نے آپ کو یوں شہید دیکھا ہے۔ حاجی صابر بہت خوش ہوئے، اور اُن سے کہا جزاک اللہ خیر، آپ نے مجھے بہت اچھی خوش خبری سُنائی ہے۔ اور اس کے ایک گھنٹے بعد وہ شہید ہو گئے۔ یہ شہادت کی منزل، عظیم منزل ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہر کسی کو یہ منزل عطا نہیں کرتا۔ یہ صرف انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جن کے دل بہت صاف ہوتے ہیں۔ ہم نے بہت سے شہدا کو دیکھا ہے جو بہت زیادہ عبادت کرنے والے نہیں تھے مگر ساتھیوں کی بہت زیادہ خدمت کرنے والے اور انتہائی اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ بے شک عبادت اس راستے کی ایک اہم منزل ہے لیکن اصل اہمیت معاملات کی ہے، اگر آپ کے اخلاق اچھے نہیں ہیں تو عبادت کا چنداں فائدہ نہیں۔ کیوں کہ عبادت تو انسان کے صرف ذاتی فائدے کے لیے ہے۔ لیکن اخلاق اور معاملات امت کے لیے اور دوسرے بھائیوں کے نفع کے لیے ہوتے ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

26 مارچ: صوبہ ننگرہار.........کوٹ اور سرخ رود اضلاع.........بارودی سرنگ دھماکے.........2 پولیس گاڑیاں تباہ.........7 سیکورٹی اہل کار ہلاک.........7 زخمی

فولادی عزم

شکورشفق

امارت اسلامی افغانستان نے ۵ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۴ اپریل ۲۰۱۵ء کوملک بھرمیں موسم بہار کے آغاز پر'' عزم آپریشن'' کا اعلان کیا۔

اطلاعات کے مطابق عزم آپریشن کی پہلی کارروائی افغانستان میں موجود صلیبی جارحیت پسندوں کے مرکزی اڈے بگرام پر ہوئی۔اس کارروائی کے ساتھ ملک کے تمام صوبوں،اضلاع،عام شاہراہیں امریکی فوجی اڈے،کٹھ پتلی فوج کے مراکز،فوجی چوکیاں اس مبارک آپریشن کا ہدف بنے رہے۔جن میں سیکڑوں غیرملکی جارحیت پسند اور کٹھ پتلی فوج کے اہل کار ہلاک ہونے کے علاوہ بڑی تعداد میں فوجی زخمی بھی ہوئے۔

امارت اسلامی کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد اور قاری محمد یوسف احمدی کے مطابق:عزم آپریشن کے پہلے دن ملک کے طول وعرض میں امریکی جارحیت کے خلاف ان کے کئی اہم جنگی مراکز،فوجی میٹنگز،دفاعی چوکیوں اورفوجی قافلوں پر ۳۲۷ چھوٹے اور بڑے حملے ہوئے جن میں دشمن کو ہماری توقع کے برعکس بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچا۔

ہرسال معمول کے مطابق امارت اسلامی موسم بہار کے آغاز پر صلیبی جارحیت کے خلاف نئے نام سے آپریشن کا اعلان کرتی ہے گزشتہ سالوں کے نصرت،فتح،بدر،خالد بن ولید اورخیبر کے مبارک ناموں کے تحت تاریخی آپریشنز اس کی چند روشن مثالیں ہیں۔ جس کے نتیجے میں امریکی جارحیت پسندوں کو بھاری نقصانات اٹھانے پڑے اور ان کا غرور خاک میں مل گیا۔اس طویل جنگ نے ان کی معاشی قوت کی کمر توڑ کر رکھ دی۔

سیاسی اورفوجی مبصرین کے مطابق امارت اسلامی کی جانب سے شروع کئے گئے طوفانی آپریشن سے کٹھ پتلی حکومت کو شدید خطرات لاحق ہوگئے ہیں اور صلیبی جارحیت پسندوں کے مذموم عزائم خاک میں ملا دیئے ہیں۔دوسری جانب ان پروپیگنڈوں کا بھی دندان شکن جواب دیا جب میڈیا پر یہ کہا جانے لگا کہ'' طالبان اب لڑنے سے اکتا چکے ہیں اوران میں طویل جنگ لڑنے کی ہمت نہیں''۔

یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ امارت اسلامی کے مجاہدین صرف چند صوبوں اور اضلاع تک محدود نہیں بلکہ ملک کے ہرکونے میں منظم،متحد اور ہرقسم کے بڑے حملوں کی طاقت رکھتے ہیں۔

جی ہاں!فولادی عزم کے قوی جھٹکوں نے ثابت کر دکھایا کہ امارت اسلامی کے مجاہدین ماضی کی نسبت نئے جنگی تجربات اورعصری جنگی مہارتوں سے واقف ہو چکے ہیں جن سے استفادہ کرتے ہوئے مجاہدین نے دشمن کو اتنا خوف زدہ کر دیا ہے کہ مجاہدین کے خوف سے بزدل جنرل اور کمانڈرز کے حوصلے پست ہوگئے ہیں۔وہ خوف کی اس فضا سے نکلنے کے لیے اپنا زیادہ تر وقت منشیات کے استعمال میں لگاتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ میدان جنگ سے دور رہیں۔جب کہ دوسری جانب مجاہدین کے حوصلے نہایت ہی بلند ہیں۔اور ہرقدم پر فتوحات حاصل کر رہے ہیں اور ملک کی آزادی اور استقلال تک فولادی عزم اور بلند حوصلوں کے ساتھ سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ملک میں جاری جہادی کارروائیوں پر نظر رکھنے والوں کے مطابق عزم آپریشن گزشتہ چودہ سالوں میں کم وقت میں سب سے زیادہ فتوحات کے لحاظ سے سب سے مہلک آپریشن ثابت ہوا ہے جو ملک کے ہرکونے تک پھیل چکا ہے اور مسلسل طور پر کامیابیوں کی نوید سنائی دے رہی ہے۔ان کے مطابق مجاہدین مستقبل میں بھی اپنی کارروائیاں اسی طرح جاری رکھیں گے۔

ملک کے طول وعرض میں سٹریجک اہمیت کے حامل مختلف علاقے مغربی جارحیت پسندوں اوران کے کاسہ لیسوں کے قبضے سے چھڑانے اور امارت اسلامی کے پرچم لہرانے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں۔ملک کے مختلف علاقوں میں متعدد اضلاع پر مجاہدین کا قبضہ اور دشمن کا فرار اس کی واضح مثالیں ہیں۔

مختصر یہ کہ عزم آپریشن کی شاندار کامیابیوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ افغانستان کا مستقبل روشن ہے اور افغان عوام بہت جلد اپنی سرزمین کی آزادی کی نوید سنیں گے۔عزم کا کامیاب آپریشن ہمارے پیارے ملک کی آزادی افغان عوام کے امنگوں کا ترجمان،عقیدوی اوراسلامی آزادی کا پیغام لیے دشمن پر بجلی بن کر گری ہے اوران کے تمام مذموم عزائم خاک میں ملا دیئے ہیں اوران کو ظالمانہ جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا ہےاور جن شیطانی مقاصد کی لیے وہ افغانستان پر حملہ آور ہوئے تھے ان کی تمام آرزوئیں فوجیوں سمیت یہاں دفن ہوں گی۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔

☆☆☆☆☆

'' میرے محبوب بھائیو اور بہنو!!! یہ دین باتوں کا دین نہیں،یہ وہ مذہب نہیں جس میں زیادہ سے زیادہ علم دکھاوے کے لیے پیش کیا جائے...... یہ دین تو آپ کی اللہ عزوجل کی راہ میں قربانی دینے کے لیے رضامندی کا نام ہے''۔

شیخ انوار العولقی رحمہ اللہ

26مارچ:صوبہ زابل........................صدر مقام قلات شہر........................فوجی چوکی پرحملہ........................فوجی گاڑی تباہ........................2فوجی ہلاک........................3زخمی

پنج شیر تک فتوحات کا تسلسل

حبیب مجاہد

صوبہ پنج شیر افغانستان کے شمال میں کوہ ہندوکش کے پہاڑی سلسلے کے جنوبی کنارے پر واقع ہے۔جس کے شمال میں تخاراور بغلان،مغرب میں پروان،جنوب میں کاپیسااور لغمان جبکہ مشرق میں اس کی سرحدیں نورستان اور بدخشان سے ملتی ہیں۔

پنج شیر کوہ ہندوکش کے دوفرعی سلسلوں کے درمیان واقع ایک لمبی وادی ہے جو شمال مشرق سے جنوب مغرب کی جانب پھیلی ہوئی ہے۔اس وادی میں پہاڑوں کا ایک دلکش سلسلہ موجود ہے۔صوبہ پنج شیر سات اضلاع پریان،بازارک،عنابہ،شتل،خنج،روخہ اور درہ عبداللہ خیل پر مشتمل ہے۔

پنج شیر امارت اسلامی کے دور حکومت میں مخالف جنگ جوؤں کا اہم مرکز تھا۔یہ ان علاقوں میں سے ایک علاقہ تھا جسے طالبان دور میں بھی فتح نہ کیا جا سکا۔پنج شیر کی فتح کے لیے طالبان نے کئی بار بڑے بڑے آپریشن کیے لیکن یہ علاقہ چونکہ بلند و بالا پہاڑوں کے حصار میں ہے،اور اس میں داخل ہونے کا صرف ایک راستہ ہے اس لیے طالبان کے لیے وہاں اپنے ساتھی داخل کرانے میں مشکلات پیش آ رہی تھیں۔

امریکی جارحیت کے آغاز کے ساتھ امریکی جارحیت پسند خاص طور پر سی آئی اے کے ایجنٹس سب سے پہلے یہاں طیاروں سے اتر کر زمین پر آئے۔اور نظار شوریٰ کے رہنماؤں فہیم،یونس قانونی،ڈاکٹر عبداللہ وغیرہ سے افغانستان کی جارحیت کے بارے میں صلاح ومشورے کیے۔

غیرملکی جارحیت پسند اوران کے ڈالرز پر ناچنے والی کٹھ پتلیاں جارحیت کے آغاز میں کابل کی طرح پنج شیر پر بھی خاص توجہ مرکوز کیے ہوئے تھے۔اوراس علاقے کو اپنی سیاحت کے لیے سب سے پرامن علاقہ سمجھتے تھے۔ان کی کوشش تھی کہ جارحیت کے خلاف شروع ہونے والی جہادی لہر پنج شیر تک نہ پہنچ سکے،کیونکہ یہ علاقہ جارحیت پسندوں اوران کے کاسہ لیسوں کیلیے خاص اہمیت کا حامل تھا۔

لیکن الحمدللہ پنج شیر کے مجاہد دوست عوام کی جانب سے امارت اسلامی کی حمایت اور مدد کی برکت سے وہاں امارت کی تشکیلات فعال اور کارروائیوں کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

پنج شیر میں گزشتہ کئی سالوں سے مجاہدین خفیہ طوراپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں،اور کئی مرتبہ دشمن پر فدائی حملے بھی کیے گئے۔صوبے کا ہیڈکوارٹر اور امریکی جارحیت پسندوں کے ہوائی اڈے کو کئی مرتبہ مارٹر گولوں کا نشانہ بنایا گیا اس کے علاوہ مختلف مقامات میں دشمن پر بارودی سرنگوں کے دھماکے بھی کیے گئے۔

رواں سال عزم آپریشن کا آغاز نے ملک کے مختلف علاقوں میں جہاں جہادی کارروائیوں میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔وہاں صوبہ پنج شیر میں بھی جہادی کارروائیاں نئے انداز سے شروع ہوئیں یعنی کچھ علاقوں میں خفیہ جہادی کارروائیاں اب اعلانیہ کارروائیوں میں تبدیل ہوگئیں ہیں۔

پنج شیر کا وہ علاقہ جہاں مجاہدین اب بھی اعلانیہ کارروائیاں کرتے اور کئی گاؤں اور علاقے مجاہدین کے قبضے میں ہیں وہ اس صوبے کا جنوب مشرقی ضلع درہ عبداللہ خیل ہے۔جہاں اس سے قبل بھی مجاہدین موجود تھے لیکن اس مرتبہ مجاہدین بڑی کارروائیوں کے قابل ہوگئے ہیں۔اس ضلع کی سرحدیں صوبہ کاپیسا کے ضلع نجراب اور صوبہ لغمان کے ضلع دولت شاہ سے ملتی ہیں۔

رواں سال ۵ مئی کو ضلع درہ عبداللہ خیل کے مرکزی ہیڈکوارٹر پر امارت اسلامی کے مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں اس ضلع کا مرکز فتح اور دشمن سے بھاری مقدار میں اسلحہ بھی غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ لگا۔الامارہ ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ تاریخ کو مجاہدین نے اس ضلع کے ہیڈکوارٹر اور پولیس اسٹیشن پر رات کے دس بجے حملہ کیا جس کے نتیجے میں یہ مراکز مکمل طور پر فتح ہوئے۔

رپورٹ کے مطابق مجاہدین نے مذکورہ مراکز پر حملے سے قبل مراکز کے اطراف میں واقع علاقے فتح اور بعد میں ضلع کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا۔ہیڈکوارٹر پر حملے سے قبل ۷ گاؤں جن میں خوجہ،عبداللہ خیل،تنخو،بزگران،قلعہ اور دہن گزمہ شامل ہیں مکمل طور پر دشمن کے وجود سے پاک کر دیئے گئے۔حملے کے نتیجے میں ۵ رینجر گاڑیاں تباہ اور ۲ کرولا گاڑیاں جل کر خاکستر ہوگئیں۔ضلعی ہیڈکوارٹر میں ۳ پولیس ہلاک اور خفیہ ایجنسی کے متعدد اہلکار اور کمانڈر زخمی ہوئے۔

ہیڈکوارٹر میں مجاہدین کو ۵ کلاشن کوف،ایک ہیوی مشین گن،۳ راکٹ لانچر اور مختلف قسم کے درجنوں صندوق جو گولیوں سے بھرے ہوئے تھے غنیمت کے طور پر مل گئے۔جب کہ دشمن کی جوابی فائرنگ کے نتیجے میں دو مجاہدین بھی زخمی ہوئے۔مجاہدین کا کہنا ہے کہ انہوں نے احتیاط اور حکمت عملی کے تحت مذکورہ مراکز کو خالی چھوڑ کر نواحی علاقوں میں پوزیشنیں سنبھال لی ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ضلع کے تمام داخلی راستوں پر مجاہدین کا کنٹرول ہے۔

(بقیہ صفحہ ۶۳ پر)

27 مارچ:صوبہ زابل .... ضلع ارغنداب .... فوجی اڈے پر میزائل حملے .... 5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

تم ہی تو غم ہمارا ہو

ضرار خان

میں ناشتے میں یا کھانے میں دونوالے سے زیادہ نہیں کھاتا تھا۔ آج وہاں ڈیوٹی پر اہل کار بھی کم ہی آئے تھے تو آپس کی گپ شپ جاری تھی۔ ایک ساتھی وہاں ایسا تھا جس کا کمرہ درمیان میں تھا اور اُس کے زندان کا جنگلہ نہیں تھا شاید وہ کمرہ سٹور کے لیے بنایا گیا تھا مگر قیدی زیادہ ہونے کی وجہ سے اُن کو وہاں رکھا گیا تھا وہ ایک خاص ٹائم میں وہاں سے نکلتے تھے جب دیواروں پر لگے کیمرے بند ہوتے تھے۔ وہ ساتھی نکلا ہوئے تھے اور سب ساتھیوں کو سلام کر رہے تھے، اب میرے پاس آئے، مجھے سلام کیا، حال احوال پوچھا......اسد اللہ بھائی کو میرے کچھ پیغامات دیے، اب میں عبدالرحمٰن کے لیے پیغام دینا ہی چاہتا تھا کہ اہل کاروں کی آوازیں آنے لگیں اور وہ ساتھی واپس اندر چلا گیا......کچھ دیر بعد ہی مجھے پھر سے تفتیش کے لیے بلالیا گیا، اب پھر میرے سامنے وہی شاہ تھا......مجھے دیکھتے ہی اُس کے چہرے کے رنگ بدلنے لگ جاتے تھے، وہ ساری بات عبدالرحمٰن بھائی کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہ رہا تھا......جب کہ میں عبدالرحمٰن بھائی کے متعلق باتیں گول کرتا گیا جس پر وہ غضب ناک ہوگیا اور گھنٹی بجائی، چار سے پانچ اہل کار اندر داخل ہوئے، شاہ نے گالیاں بکیں اور اُن کو حکم دیا کہ اس کی طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہو رہی یہ ہمیں چکمہ دیتا ہے......اس کے بعد تشدد کا ایک نیا طریقہ استعمال کیا جانے لگا، وہ یہ تھا کہ کچھ ضربیں مارنے کے بعد جسم کے زخمی حصوں کو دبایا جاتا جب جسم نرم ہوتا پھر مزید پیٹا جاتا......یہ تو یاد نہیں کہ کتنا وقت یہ چلتا رہا مگر میرے پرانے زخم بھی بالکل تازہ ہوگئے تھے اور کچھ نئے بھی لگ چکے تھے......مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ان کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میں کہانی گول کر رہا ہوں اور کہاں سے بات کو گھما دیتا ہوں......

کچھ دیر بعد شاہ نے کہا تم ابھی مجھ سے واقف نہیں ہو کہ میں کیا کرسکتا ہوں، میں تمہارا پورا گھر یہاں اٹھالاؤں گا اور گھر کی خواتین تک کے نام لے کر کہنے لگا کہ ان کو بھی نہیں چھوڑوں گا......اس کی ساری باتوں کو اب تک میں ہوائی دھمکیاں ہی سمجھ رہا تھا مگر یہ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ ان کے لیے یہ سب کرنا کچھ مشکل نہیں......کیونکہ اسد اللہ بھائی کی اہلیہ کو یہ لوگ پکڑ کر قید کر چکے تھے......میرے گھرانے کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کو بیان کرنے سے میری زبان قاصر ہے......اب جب اُن لوگوں نے دیکھا کہ جسم کے کم ہی حصے ایسے ہیں جن پر مارا نہیں گیا تو میرے پاؤں کے نیچے والے حصوں پر ضربیں لگا شروع کر دی گئیں تھیں، ان کی شدت اس قدر تھی کہ مجھے لگتا شاید اب میرے دماغ کی شریانیں پھٹ جائیں گی......ایک انسان جتنا بھی مضبوط ہو مگر آخر گوشت پوست بنا ہوا ہوتا ہے اور میں تو خود کو مضبوط بھی نہیں گمان کرتا......

میں نے مار سے بچنے کے لیے کہا کہ بتاتا ہوں سب بتاتا ہوں......اس پر وہ رُک گئے، میں زمین پر بیٹھ گیا اور پاؤں کو ملنے لگا، ایسا محسوس ہو رہا تھا کسی نے میرے تلووں کو آگ میں ڈال دیا ہے شدید جلن ہو رہی تھی......کچھ دیر بیٹھنے کے مجھے کہا کرسی پر بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا اور کہا آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں؟ اس پر شاہ کی آنکھیں غصے سے نکالیں اور تمہیں سب پتہ ہے......میں نے کہا کہ عبدالرحمٰن میرا دوست ہے، ہم نے جہاد کشمیر کے دوران میں اکٹھے رہے معسکر میں بھی ٹائم گزارا......میں نے ایسی ہی سرسری معلومات دیں جب میں بات مکمل کر چکا تو شاہ نے کہا نہیں ہمیں کچھ نیا بتاؤ اُس کے بارے میں......میں نے کہا میں تو یہی جانتا ہوں اس پر وہ پھر غصے میں آ گیا اور پھر سے وہی سلسلہ شروع ہوگیا......قصہ مختصر یہ کہ انہی باتوں پر اب ایک ہفتے سے زیادہ ہو چکا تھا......صبح، دوپہر، شام اور کبھی رات کو یہی سلسلہ ستم چلایا جاتا رہا......غالباً ایک ہفتے بعد یا اس سے کچھ زیادہ ہوگا کہ ایک ملازم جو اُن کا اپنا بندہ تھا میرے پاس آیا اور کہا یار! تُو کیا چاہتا ہے؟ مرنا ہے تو ویسے ہی مر جا، ایسے اپنی جان کو کیوں تکلیف دیتا ہے؟ یہ کچھ نرم گوشہ رکھتا تھا، اکثر مار پیٹ کے دوران بھی ہاتھ ہلکا رکھتا تھا......مغرب کے بعد کا وقت تھا جب اس نے مجھ سے میرے زندان کے سامنے کھڑے ہو کر بات کرنی شروع کی......

مجھے لگا شاید وہ کچھ سمجھانا چاہتا ہے اس لیے ہر بات کو غور غور سے سنتا رہا اور اُس کے ارادے بھی جانے کی کوشش بھی کرتا رہا......اُس نے کہا ان لوگوں کو جو بات معلوم ہو جائے وہ یہ ہر صورت میں منوانے کی کوشش کرتے ہیں مگر اُس نے مجھ سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ عبدالرحمٰن کے بارے میں جو جانتے ہو وہ سب بتا دو۔ اگر ایسا کہتا تو میں اُس کے بارے میں شک میں پڑ جاتا اب یہ شاید اللہ کی طرف سے مدد تھی کیونکہ صبح سے مجھے اُلٹیاں آ رہیں تھیں اور طبیعت انتہائی خراب کیفیت میں تھی۔ پھر اُس نے کہا تمہیں کیا معلوم یہ کیسے ظالم لوگ ہیں! یہاں ایک کمرہ ایسا ہے جس میں دو غیر ملکی خاندان بند ہیں......یہ سن کر میری کیفیت بالکل بدل گئی اور میں نے پہلی بار کھل کر اُس سے سوال کیا اور پوچھا کہ ”وہ کیوں بند ہیں اور کس نے بند کیا ہے، کتنے افراد ہیں؟“ اُس نے کہا ”یہ چار لوگ ہیں، دو مرد ہیں دو عورتیں ہیں، ان کا تعلق فلسطین سے ہے......ان میں ایک عورت حاملہ ہے جس کی حالت انتہائی ابتر ہے، ان سب کو ایک ہی کمرے میں بند کیا ہوا ہے اور اُس (حاملہ) کو لیڈی ڈاکٹر تک نہیں مہیا کی جا رہی ہے“......

27 مارچ: صوبہ قندہار ....ضلع خاکریز ....مجاہدین کا گھات لگا کر ایک فوجی گاڑی پر حملہ ....7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

میں نے پوچھا ''ان کا مطالبہ کیا ہے؟''......اُس اہل کار نے کہا ''یہ کسی عرب ملک سے آرہے تھے اور وزیرستان جا رہے تھے، اب ان کے ہتھے چڑھ گئے ہیں، یہ لوگ اُنہیں اب اسرائیل کے حوالے کرنے والے ہیں......وہ بہت فریادیں کر رہے ہیں کہ ہمیں مار دو، ہماری بیویوں کو بے شک مار دو مگر اسرائیل کے حوالے مت کرنا، وہ یہودی ہمارے ساتھ اور ان کے ساتھ جو حشر کریں گے وہ تمہیں معلوم نہیں......مگر اب تک ایسا لگتا ہے کہ اُن کو اسرائیل کے حوالے کر دیا جائے گا''......میں نے پوچھا ''جو فلسطینی بہن بیمار ہیں کیا اُن کو بھی کے حوالے کیا جائے گا؟''......اُس اہل کار نے کہا ''وہ تشویش ناک حالت میں ہے اور انتہائی تکلیف میں ہے مگر اُن کو ایک ہی کمرے میں رکھا گیا ہے، مرد ایک طرف منہ کر کے بیٹھے ہوتے ہیں اور عورتیں ایک طرف''......کمرے کا سائز میں شاید پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ۸ بائے ۸ ہوگا۔ یہ سن کر بہت پریشان ہوا اور مزید کچھ یاد نہیں رہا کہ وہ کیا کیا بولتا رہا......بس واپس آ کر لیٹ گیا، دیر تک یہی سوچتا بھی رہا اور دُعا کرتے کرتے رونے لگا......بہت دیر تک روتا رہا تو ساتھ والے (توقیر) بھائی نے آواز سن لی، وہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور مجھ سے پوچھنے لگے ''کیوں پریشان ہو مت رو، ان شاء اللہ روز قیامت اللہ تعالیٰ آپ کے بدلے ان کافر کے غلاموں کو آگ سے ماریں گے''......میں نے توقیر بھائی کو فلسطینی قیدیوں کا سارا معاملہ بتایا......یہ سب سن کر وہ بھی اداس ہو گئے، اسی طرح ہم اداسی میں اپنے بستروں پر لیٹے نجانے کس وقت سو گئے......

اگلے دن اُسی اہل کار نے ایک بہت اچھا کام کیا کہ توقیر بھائی کو وضو کے بہانے نکال کر لے گیا اور عبدالرحمٰن سے ملا دیا......جب توقیر بھائی واپس آئے تو مجھے بتایا کہ عبدالرحمٰن اپنے بارے میں سب کچھ بتا چکا ہے اب مجھے سن کر مجھے غصہ تو آیا کہ میں اُس کے راز چھپانے کی کوشش میں تھا لیکن اُس نے خود ہی اپنے متعلق بتا دیا مگر ساتھ ہی اطمینان بھی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کمزور کی وجہ سے اُس کے راز فاش نہیں کروائے......اب دوسرا اچھا کام اُس نے اہل کار نے یہ کیا کہ میرے متعلق رپورٹ دی کہ یہ بندہ اب مزید شاید زندہ نہ رہے اس لیے اس کا علاج لازمی ہے......اس رپورٹ کے ہوتے ہیں فوراً بہت سے اہل کار آ گئے، مجھے اٹھایا اور ہاتھ پاؤں معمول کے مطابق ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑ دیے......میں یہ سمجھا کہ شاید پھر سے تشدد کا عمل شروع ہونے والا ہے جس کے لیے ذہنی طور پر خود کو تیار کر رہا تھا......مگر مجھے باہر نکال کر گاڑی میں بٹھالیا گیا، اب وہاں بیٹھے اہل کار مجاہدین کے بارے میں بہت سی باتیں بک رہے تھے، امیر مومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کا نام سے کر اپنے کفر اور بدباطنی کا اظہار کر رہے تھے......

مجھے آرمی کے کسی ہسپتال میں لے جایا گیا اور راستے میں کہا گیا کہ اپنا منہ بند رکھنا ہے، بس جو پوچھا جائے وہ بتانا ہے......آرمی وردی میں ملبوس ڈاکٹر کے سامنے آنکھیں پر لگی پٹیاں کھولی گئیں تو اُس نے سوال کیا کہ کیا مرض ہے؟ میں نے ایک دو باتیں بتائیں، جس پر اُس نے کمر پر سے قمیض اٹھا کر مجھے سانس لینے کو کہا اور اُس کے ساتھ کھڑی لیڈی ڈاکٹر نے ایک آلہ میری کمر پر لگایا۔ جیسے ہی خاتون ڈاکٹر نے میری کمر دیکھی تو اُس کی زبان سے بے ساختہ ''آہ!!!'' نکلی......جس اُس کے سینئر ڈاکٹر نے سن لیا اور اُس گھور کر دیکھا جس پر وہ خاتون ڈاکٹر دُبک گئی......میرے مرض کے متعلق مجھے سے سوال کرنے کے بعد مجھے کمرے سے باہر بھیج دیا گیا، کچھ دیر تک وہاں کسی جگہ بیٹھائے رکھا گیا پھر ایک اہل کار آیا جس نے آتے ہی مجھے آرام سے اٹھنے کو کہا......اس کا لہجہ دیکھ کر لگا کہ شاید ان کے دلوں میں رحم در آیا ہے......کیونکہ جب ہسپتال لا رہے تھے تو یہ لوگ مغلظات بک رہے تھے مگر اب کافی دھیمے انداز میں مخاطب تھے......جب گاڑی میں بیٹھا دیا گیا تو اُن میں سے ایک کہنے لگا کہ ''تم کیوں گھبرا گئے ہو کچھ بھی نہیں ہوگا''......ان کی نرم دلی کو بھی دیکھ کر میں دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہا تھا!!!ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ کسی بھی انٹیلی جنس ایجنسی کی بڑی ناکامی یہ ہوتی ہے کہ کوئی قیدی اُن کی قید میں مر جائے اور وہ اُس سے مطلوبہ معلومات نہ لیں سکیں......ڈاکٹر نے میرے بارے میں اُن کو کچھ ایسا ہی کہا تھا جس پر یک دم ہی الٹی گنگا بہنے لگ گئی تھی......واپس زندان میں لایا گیا تو توقیر بھائی اور دیگر کوٹھڑیوں میں بند ساتھی میرے منتظر تھے کہ معلوم نہیں کیا معاملہ ہوا ہو......میں نے آتے ہی بتایا کہ یہ سب کچھ پیش آیا ہے......ساتھیوں نے کہا ''ان شاء اللہ آسانی آنے والی ہے، آپ پر آزمائش ختم ہونے والی ہے، بس مشکل دن تو گئے مگر آسانی میں آ کر وہ سب کچھ نہ بتا دینا جو مشکل میں نہیں بتایا''......اگلے دن مغرب کے بعد وہی اہل کار میرے پاس آیا، میری صحت سے متعلق پوچھا......میں نے پہلا سوال یہی کیا ''اُن فلسطینی بھائیوں کا کیا حال ہے؟''......مگر وہ خاموش رہا اور کہا: ''ان باتوں کو چھوڑ و اور یہ یاد رکھو کہ تم نے جو کچھ چھپایا ہے وہ اب نہیں بتانا اور جو بتایا ہے اُسی پر قائم رہنا''......میں کہا ''میں نے سب کچھ بتا دیا جو معلوم تھا''......وہ تھوڑا مسکرایا اور چلا گیا۔

اگلے دن پھر مجھے تفتیش والے کمرے میں بلایا گیا تھا سامنے شاہ اور باقی تین افسر موجود تھے......مجھے شاہ نے کہا ''دیکھ تیری حالت اب ایسی ہو چکی ہے کہ بس اب اس کے بعد تیری موت ہے کیونکہ مجھے لگتا ہے تو مزید جینا نہیں چاہتا اسی لیے ہمیں سب کچھ نہیں بتا رہا، میں تجھے ایک اور موقع دے رہا ہوں، جو پوچھوں آرام سے بتا دینا نہیں تو تیری لاش کسی گلی کے کونے پر لاوارث پڑی ہوگی''......یقین جانیں ان الفاظ نے مجھے خوف زدہ کرنے کے بجائے مزید قوت دے دی......بے شک یہ اللہ کی طرف سے نصرت تھی کہ وہ درندہ سارے حربے آزمانے کے بعد بے بسی کے عالم میں یہ سب بول رہا تھا، میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ جیسے کمزور بندے کو اس قدر ہمت دی......شاہ بولا ''تمہیں خوب معلوم ہے کہ عبدالرحمٰن نے کیا کچھ کیا ہے اور وہ کس کا ساتھ ہے''......میں نے عبدالرحمٰن کے متعلق وہی کچھ بتایا جو اس سے قبل میں بتاتا چلا آ رہا تھا......جب میں بتا

28 مارچ: صوبہ ہلمند......ضلع نوزاد......مجاہدین کے حملے......7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

چکا تو کہنے لگے ہم یہی تو تم سے سنا چاہ رہے تھے...... میں نے کہا کہ کہ آپ مجھے کہہ رہے تھے کچھ نیا بتاؤ مجھے تو بس یہی معلوم ہے......اس پر وہ مجھے ''بے وقوف'' کہتے ہوئے ہنسنے لگا......اب بات علی بھائی کی طرف آئی تو میں کہا'' مجھ میں ہمت نہیں کہ میں کچھ چھپا سکوں، لہٰذا صاف بات ہے کہ میں نہیں جانتا وہ کہاں رہتا ہے، وہ کبھی اپنے ٹھکانے کے متعلق نہیں بتاتا تھا، بس ملتا تھا اور نکل جاتا تھا''......اب وہ وہی سوالات کر رہے تھے جن کے بارے میں عبدالرحمٰن بھائی بتا چکے تھے...... جب اُن کے سوالات ختم ہو گئے تو مجھے ایک دوسرے کمرے میں لے گئے، وہاں ایک فارم سا تھا جس پر میرے ہاتھوں کی تمام انگلیوں کے نشانات لیے گئے، آنکھوں کی رنگت، پاؤں کے سائز تک نوٹ کیے گئے...... چہرے کا ایک ایک نشان نوٹ کیا گیا...... پھر دوبارہ زندان میں ڈال دیا گیا......

کچھ دن بعد وہ اہل کار دوبارہ آیا تو میں نے پھر وہی سوال کیا کہ '' فلسطینیوں کا کیا بنا؟''......تو اُس کہا'' اُس خاتون نے اُسی حالت میں ولادت کا مرحلہ طے کیا اور کمرے میں موجود دیگر افراد نے چہرے دوسری طرف کیے ہوئے تھے''...... میں نے پوچھا'' تمہاری معلومات کے مطابق تمہاری حکومت نے کیا فیصلہ کیا اب تک؟'' اُس نے کہا'' اب تو اُنہیں اسرائیل کے حوالے کر دیا گیا''...... یہ الفاظ سن کر مجھے اپنی دل کی دھڑکن بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی''...... میں نے چلاّ کر کہا'' تم مسلمان ہو؟ یہ ہے تمہارا سلامی ملک؟ اس لیے تم تنخواہیں لیتے ہو کہ ہماری اُمت کی بہنیں بیٹیاں یہودیوں کو بیچو گے ؟تمہیں خود سے بھی شرم نہیں آتی ؟''...... یہ سن وہ کہنے لگا'' میں نے تو اُنہیں یہودیوں کے حوالے نہیں کیا نا''...... میں نے کہا'' تم بھی تو انہی کے اہل کار ہو''......وہ خاموشی سے چلا گیا اور میں واپس آ کر بیٹھ گیا تو قیر بھائی یہ سب سن رہے تھے اور اب وہ دعا کے لیے بیٹھ چکے تھے......وہ اس قدر دُعا میں روئے کہ مجھے لگا بس اب میرا دل پھٹ جائے گا...... یہ ہے اس ناپاک فوج کا اصلی چہرہ! پاکستان کی عوام سمجھتی ہے کہ یہ اسرائیل کے دشمن ہیں اور اسرائیل ان کا دشمن ہے...... جب کہ حقیقت میں یہ یہ ڈالر کی اولاد ہیں، جو ڈالر کے لیے اُمت کی بیٹیاں تو بیچ ہی چکے ہیں اب کچھ بعید نہیں کہ اپنے گھر کی خواتین بھی بیچ دیں!!!

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: پنج شیر تک فتوحات کا تسلسل

پنج شیر کے لیے امارت اسلامی کے مسئول کا کہنا ہے کہ مستقبل میں مجاہدین کا اس صوبے کے دوسرے اضلاع تک اپنی کارروائیاں پھیلانے کا منصوبہ ہے اور ان شاء اللہ دوسرے اضلاع کی فتح کی خبر بھی آپ بہت جلد سنیں گے۔

پنج شیر میں ایک ایسے وقت میں جہادی کارروائیاں عروج پر پہنچ گئیں ہیں جہاں اس صوبے کے پڑوس صوبہ بدخشاں میں بھی جہادی کارروائیوں کی لہر آسمان کو چھو رہی ہے...... پنج شیر کے ضلع پریان سے ملحقہ بدخشان کا ضلع جُرم وہ علاقہ ہے، جہاں مجاہدین نے کچھ عرصہ قبل دشمن پر کاری ضرب لگائی تھی اور دشمن فوج کے ۶۰۰ اہل کاروں پر مشتمل ایک بڑے گروپ کو مکمل طور پر میدان بدر کیا جس میں بڑی تعداد میں فوجی ہلاک ہوئے۔

ضلع جُرم میں مجاہدین کی مضبوط افرادی قوت پنج شیر میں جہادی تحریک کو سہارا فراہم کرے گی۔ دونوں علاقوں کے مجاہدین مل کر اس وادی سے امریکی اور ان کے کاسہ لیسوں کا خاتمہ کریں گے۔ ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

دنیا بھر کی تحریکات جہاد کی قیادت کرنے والے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی سیرت، اخلاص، بے لوثی، سادگی، قناعت، استغنیٰ اور دنیا سے بے رغبتی، اُن کے جہادی منہج، صفوفِ جہاد کی مضبوطی اور استحکام کے لیے اُن کی کاوشوں، متحدہ کفر کے لشکروں پر مکمل طور پر حاوی رہنے کے راز، اہل ایمان کی محبت سے بھرے کردار، اُن کے افکار و اعمال، سیاسی و جہادی زندگی کے گوشوں کے احاطے اور قافلہ جہاد کے قائد کے طور پر اُن کی حکیمانہ پالیسیوں اور مدبرانہ قیادت کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے ادارہ نوائے افغان جہاد اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد و رحمت سے '' خصوصی نمبر'' کا اجرا کرے گا...... جو قارئین حضرت امیر المؤمنین رحمہ اللہ کے کردار اور سیرت سے متعلق تحریر لکھنا چاہیں وہ ۲۵ اگست تک درج ذیل برقی پتہ پر اپنی تحریر ارسال فرمادیں......

nawaeafghan@yandex.com

مدیر نوائے افغان جہاد

29مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع گریشک............مجاہدین کا ایک فوجی چوکی پر حملہ............متعدد فوجی ہلاک اور زخمی

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۳ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں فوجی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں ایک فوجی اہل کار کے ہلاک اور ۶ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۵ جون: ڈیرہ اسماعیل خان کے نواحی علاقے پروا گاؤں میں مجاہدین نے مختیار حسین نامی رافضی دہشت گرد کو ہدفی کارروائی کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا۔

۲۵ جون: کرم ایجنسی کے علاقے اورکزئی میں سیکورٹی چیک پوسٹ کے قریب بارودی سرنگ دھماکے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۸ جون: پشاور کے علاقے یکہ توت میں فائرنگ سے پولیس کانسٹیبل ہلاک ہوگیا۔

۲۸ جون: شمالی وزریستان کے علاقے شوال میں مجاہدین کے حملے میں ایک فوجی اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۹ جون: کوئٹہ میں جان محمد روڈ پر پولیس کی گاڑی پر فائرنگ سے پولیس افسر محمد نعیم ہلاک ہوگیا۔

یکم جولائی: جعفرآباد کی پولیس چوکی میر حسن پر حملے میں ایک اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲ جولائی: سوات کے علاقے شموزئی میں مسلم لیگ (ن) کے رہ نما اور سابق یوسی ناظم عدالت خان کو قتل کر دیا گیا۔

۲ جولائی: چارسدہ کے اتمانزئی بازار میں اے این پی کے علاقائی صدر دوست محمد عرف خان بابا کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

۴ جولائی: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں سیکورٹی فورسز کی پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۲ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۵ جولائی: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں فوجی گاڑی پر بارودی سرنگ حملے میں کیپٹن سمیت ۹ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۵ جولائی: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے غازیزہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۴ فوجیوں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۶ جولائی: کوئٹہ کے جوائنٹ روڈ کے قریب فائرنگ سے پولیس اہل کار ہلاک ہوگیا۔

۶ جولائی: کوئٹہ کے علاقے مشرقی بائی پاس کے قریب مجاہدین سے جھڑپ میں ایف سی کے ۱۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ جولائی: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں فوجی چوکی پر حملے میں ایک فوجی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۸ جولائی: تحریک طالبان پاکستان کے سنائپرز نے وزیرستان میں صوبیدار مختار گل کو دوران ڈیوٹی سنائپر کے ذریعے نشانہ بنایا، صوبیدار موقع پر ہلاک ہوگیا۔

۸ جولائی: مردان میں شہباز گڑھی میں گشت پر مامور پولیس اہل کار ساجد حسین کو مجاہدین نشانہ بنایا اور قتل کر دیا۔

۸ جولائی: وسطی کرم کے علاقے میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک فوجی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۱ جولائی: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے پیر غار میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۴ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۲ جولائی: خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ کے علاقے سندانہ میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۵ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۳ جولائی: مجاہدین کے ہاتھوں نوشہرہ میں جی ٹی روڈ پر ایک پولیس اہل کار ہلاک ہوگیا۔

۱۳ جولائی: بلوچستان میں دو پولیس اہل کاروں کو گھروں کے اندر نشانہ بنایا گیا۔

۱۸ جولائی: مجاہدین نے اپنے خفیہ ذرائع سے اطلاع ملنے پر سابقہ فوجی میجر اور موجودہ ایس پی ایلیٹ فورس خیر الخطیب کو علاقہ سلیم خان میں اس کے گھر کے قریب نشانہ بنا کر قتل کر دیا گیا۔

۱۸ جولائی: ڈیرہ اسماعیل خان میں مجاہدین نے فوجی کیمپ پر حملہ کر کے کئی فوجی اہل کاروں کو ٹھکانے لگایا جب کہ مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

ضرورت ہے......

بدخشاں سے وہ جب لوٹا

شہر میں دوستوں سے یہ کہا اُس نے

''دہائی ہے، دہائی ہے......

لہو میں تر صلیبوں کی!

محاذوں کو ضرورت ہے طبیبوں کی!''

یہ سُن کر اک مسیحا نے

دوا دارُو، مرہم پٹی کے کچھ اسباب

کچھ آلے جراحت کے

سجا کے اپنے بستے میں

شکستہ حال رہبر سے کہا

رستہ کہاں پر ہے؟

طبیبِ بے خبر یوں ایک دن چھپتا چھپاتا

جب محاذِ شوق پر پہنچا!

وہاں دیکھا تو یہ دنیا ہی کوئی اور تھی گویا!

کوئی زخموں سے چُورا چُور

مشغولِ عبادت تھا

کوئی امکاں کے تنکے جوڑ کر

محوِ ریاضت تھا

شکستہ بازوؤں کو تھام کر

شکر کا اظہار کرتا تھا

کوئی مصنوعی پاؤں باندھ کر بھی

خدمتِ انصار کرتا تھا!

کوئی آنکھیں گنوا کر

غیرتِ ایمان کے نغمے سناتا تھا

بھلا کر اپنے زخموں کو

کوئی اکرامِ مہماں کے لیے

قہوہ بناتا تھا!

نئی دنیا!...... جہاں پر چوٹ اور زخموں کے معنی

اور ہی کچھ تھے

طبیبِ باخبر نے تب

پلٹ کر شہر میں سب دوستوں کو

خط میں یہ لکھا......

دہائی ہے، دہائی ہے

'طبیبوں کو ضرورت ہے محاذوں کی!'

احسن عزیز شہیدؒ

شہادت رتبۂ اولیٰ محبت کے قرینوں میں!

''شہادت کا صلہ اتنا عظیم الشان ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جنت میں رہنے والوں میں کوئی ایسا نہیں جو دوبارہ دنیا میں آنا چاہے سوائے شہید کے! وہ شہادت کا صلہ دیکھ کر تمنا کرے گا کہ میں دوبارہ دنیا میں جاؤں اور پھر شہید ہوں، پھر جاؤں اور پھر شہید ہوں...... خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل فرماتے ہیں ''لو ددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل'' [میں تمنا کرتا ہوں کہ میں راہِ خدا میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں]

صاحبو! شہادت میں کچھ تو لذت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اس کی تمنا فرماتے ہیں۔ آہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر کیا گزرتی ہوگی جو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر آئی، ورنہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ضابط تھے......شہید جب جان دینے کے لیے بڑھتا ہے تو زبانِ حال سے حق تعالیٰ کی جناب میں یوں کہتا ہے:

مجرم عشق توام می کشند وغو غائیست
تو نیز برسر بام آ خوش تماشائیست

''تیرے عشق کے جرم میں مجھے قتل کرتے ہیں، فریاد تو خود بھی تو چھت پر آ کر دیکھ کہ کتنا اچھا تماشا ہے''

یعنی وہ محبوب حقیقی سے عرض کرتا ہے کہ لوگ آپ کے عشق کے جرم میں مجھے قتل کر رہے ہیں...... ذرا آپ بھی ایک نظر یہ تماشا دیکھ لیجیے...... پھر چونکہ مسلمان کو یقین ہے کہ حق تعالیٰ دیکھ رہے ہیں تو محبوب کے سامنے اس کے نام پر جان دینے کی اسے کیا کچھ لذت آتی ہوگی، اس کو وہی جان سکتا ہے!''۔

[حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، خطبات حکیم الامتؒ جلد ۹، صفحہ ۷۰، ۷۱]